http://ataunnabi.blogspot.in

فہرست

اداریہ، ماہ ربیع الاول میں ان ہدایات پر عمل ضروری ہے 5
سوال 1: آپ لوگ جو بارہ ربیع الاول کو حضور ﷺ کا یوم ولادت مناتے ہیں،
یہ اصل میں ولادت کی تاریخ ہے ہی نہیں؟ 8
سوال 2: رسول اللہ ﷺ کی ظاہری حیات میں ربیع الاول کا مہینہ کم و
بیش 63 مرتبہ آیا۔ کیا آپ ﷺ نے کبھی اپنی ولادت کا دن منایا؟ 16
سوال 3: کیا صحابہ کرام علیہم الرضوان نے کبھی عید میلاد النبی ﷺ کا انعقاد کیا؟ 21
سوال 4: کیا جشن عید میلاد النبی ﷺ منانا بدعت ہے؟ 29
سوال 5: جشن ولادت کو ''عید'' کیوں کہتے ہو۔ اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں،
ایک عید الفطر اور دوسری عید الاضحٰی، یہ تیسری عید، عید میلاد النبی ﷺ کہاں سے آ گئی؟ 39
سوال 6: کیا علمائے اُمّت اور محدثین کے اقوال و افعال سے جشن عید میلاد النبی ﷺ
منانے کا ثبوت ملتا ہے؟ 58
سوال 7: لفظ ''میلاد النبی ﷺ'' آپ لوگوں نے ایجاد کیا ہے حالانکہ بڑے بوڑھے
بارہ ربیع الاول کو ''بارہ وفات'' کہتے تھے؟ 97
سوال 8: اسلام میں یادگار منانے کی کوئی حیثیت نہیں لہذا یادگار منانا ناجائز ہے؟ 101
سوال 9: مروجہ میلاد النبی ﷺ ایک ظالم، عیاش بادشاہ شاہ اربل کی ایجاد ہے؟ 104
سوال 10: آپ لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ محافل میلاد میں حضور ﷺ کی آمد ہوتی ہے،
اس لئے کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں؟ 112
سوال 11: جس طرح عیسائی حضرت عیسٰی علیہ السلام کی پیدائش کا دن مناتے ہیں،
اسی طرح آپ لوگ بارہ ربیع الاول کے دن حضور ﷺ کا یوم ولادت مناتے ہیں،
لہذا یہ عیسائیوں کی رسم ہے؟ 117
سوال 12: عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر آپ لوگ جو جھنڈے لگاتے ہیں،

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اس کی کیا اصل ہے؟ 118

سوال 13: جو نبی ﷺ بہتے دریا سے وضو کرنے والوں کو بھی پانی کے اسراف سے بچنے کی تعلیم دے گئے، آپ ﷺ کا نام لے کر وسائل کا اسراف (چراغاں) کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ اگر اس خرچ کو جمع کیا جائے تو ہزاروں بے روزگاروں کو کاروبار کرایا جا سکتا ہے؟ 120

سوال 14: کیا رحمت کائنات ﷺ کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو عظیم نعمت عطا فرمائی، اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کرنے کا طریقہ اس رسول ﷺ کے اسوہ اور اس کی لائی ہوئی شریعت کو اختیار کرنا نہیں ہے؟ 121

سوال 15: کیا رحمت عالم ﷺ سے محبت کا سب سے بڑا ثبوت زندگی گزارنے کے لئے آپ کے طریقوں پر چلنا نہیں ہے؟ 122

سوال 16: آپ لوگ شب میلاد النبی ﷺ کو شب قدر سے بھی افضل کہتے ہیں اور اس رات کو شب بیداری بھی کرتے ہیں؟ 122

سوال 17: کیا عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر چراغاں کرنا جائز ہے؟ 127

سوال 18: کیا عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر چوری کی بجلی سے چراغاں کرنا جائز ہے؟ 133

سوال 19: کیا کبھی جشن آمد رسول ﷺ کا جلوس صحابہ کرام علیہم الرضوان نے نکالا؟ 134

سوال 20: کیا جشن عید میلاد النبی ﷺ منانا فرض یا واجب ہے، جس کے منانے پر اتنا زور دیتے ہیں اور نہ منانے والوں کو برا بھلا کہتے ہیں؟ 136

سوال 21: دن مقرر کر کے میلاد کیوں مناتے ہو؟ دن مقرر کر کے عبادت کرنا ناجائز ہے؟ 137

سوال 22: کیا نبی علیہ السلام کا مقام ولادت مقدس جگہ ہے؟ کیا اس کی تعظیم ہم پر لازم ہے؟ 138

نبی ﷺ کی تلواریں 140

رسول اللہ ﷺ کی زرہیں 141

حضور ﷺ کے 38 نامور کمانڈر صحابہ رضی اللہ عنہم 143

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ماہ ربیع الاول میں ان ہدایات پر عمل ضروری ہے

محافل میلاد اور ماہ ربیع الاول میں ہر اُس چیز سے بچنا چاہئے جو شریعت سے متصادم ہو لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ محافل میلاد ہی کو بند کردیا جائے بلکہ عقل مندی کا تقاضا یہ ہے کہ جو باتیں ماہ ربیع الاول اور محافل میلاد میں غیر شرعی نظر آئیں، ان کو ختم کیا جائے اور محافل میلاد کو زیادہ سے زیادہ مقامات پر منعقد کیا جائے جیسا کہ کعبۃ اللہ میں بتوں کے ہونے کی وجہ سے وہاں پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کو منع نہیں کیا گیا تھا بلکہ اس برائی (یعنی بتوں) کو دور کردیا گیا لہٰذا اگر کسی جگہ خلاف شرع بات یا کام نظر آئے تو آپ اس کی روک تھام کے لئے مناسب اقدام کریں مثلاً:

1......کسی جگہ میوزک کے ذریعے محفل نعت سجائی گئی ہو تو اس کو منع کیا جائے گا اور اگر ایسا کرنا ناممکن یا مشکل ہو تو وہاں سے جانے سے گریز فرمائیں۔

2......اسی طرح عورتوں کا اتنی آواز سے نعت پڑھنا کہ اجنبی مردوں تک آواز پہنچے، یہ منع ہے۔

3......عورتوں کی محفل میلاد میں عورتوں کا بلاحجاب بن سنور کر مووی بنوانا پھر اسے میڈیا پر چلوانا جسے ہر شخص دیکھے اور سنے، سخت منع ہے۔

4......محافل میلاد کو اتنا طویل کرنا کہ نماز کا وقت ہی جاتا رہے، ناجائز وحرام ہے،

http://ataunnabi.blogspot.in
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہاں اگر نماز با جماعت کا اہتمام ہو تو کوئی حرج نہیں۔

5......محافل میلاد میں وقت کی پابندی کا خیال رکھا جائے تاکہ لوگ دل جمعی کے ساتھ محفل میں شامل رہیں۔

6......محافل میلاد میں خطاب کے لئے مستند عالم دین کو بلوائیں تاکہ وہ احادیث اور مستند واقعات عوام تک پہنچائیں، نام نہاد اسکالرز کو ہرگز نہ بلوائیں۔

7......محافل میلاد، چراغاں اور نذر و نیاز کیلئے مسلمانوں کو ڈرا دھمکا کر پرچیوں اور بھتوں کے ذریعے چندہ وصول نہ کریں بلکہ احسن طریقے سے لوگوں کو سمجھا کر فنڈ مانگیں جو فنڈ دیں ان سے لے لیں، جو نہ دیں، ان سے کچھ نہ کہیں، خاموشی سے واپس لوٹ آئیں۔

8......ایسے راستے میں محافل میلاد کا انعقاد کرنا جو کہ عوام الناس کی عام آمد و رفت کے لئے استعمال ہوتا ہو، وہاں رکاوٹ کھڑی کر کے محافل میلاد کرنا مکروہ تحریمی ہے کہ حقوق العباد کا معاملہ ہے۔

9......محافل میلاد میں بلند آواز سے بے دریغ مائک اور ساؤنڈ سسٹم کا استعمال کرنا کہ اطراف کے گھروں میں بیمار، بچے، بوڑھے اور نوکری پیشہ افراد جن کو صبح کام پر جانا ہوتا ہے، ان کے آرام میں خلل پڑے، اس سے بچنا چاہئے کیونکہ یہ حقوق العباد کا معاملہ ہے۔ اس معاملے میں قیامت کے دن پوچھا جائے گا (اگر محفل کرنی ہے تو آواز کم سے کم رکھیں اور رات گئے تک جاری نہ رکھیں، وقت پر ختم کر دیں۔)

10......محافل میلاد میں باوضو اور اچھے لباس کے ساتھ شرکت کریں۔ نعت شریف اور ذکر مصطفی ﷺ متوجہ ہو کر سنیں، ہماری توجہ نہ ہو اور ہم اپنے عمل سے بے اعتنائی اور لاپرواہی کا مظاہرہ کر رہے ہوں، یہ مناسب نہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

11...... نذر و نیاز کا اہتمام کریں مگر آدھی رقم لٹریچر کی تقسیم پر خرچ کریں یعنی بارہویں والے آقا ﷺ کی سیرت پر مبنی رسالے، عید میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت کے پمفلٹ اور کتابچہ خوب تقسیم کریں تاکہ لوگ علم کی دولت سے بہرہ مند ہوں۔

12...... اس مبارک و پرمسرت موقع پر غریب و نادار طلبہ کی امداد کریں، کھانے، کپڑے اور ضروریات زندگی کی تقسیم کا اہتمام کریں۔

13...... غریب بستیاں جس میں یتیم، مسکین، بیوہ عورتوں اور محتاجوں کی بڑی تعداد رہتی ہے، ان کی بھرپور مدد کی جائے، تاکہ وہ لوگ بھی اس خوشی میں شامل ہوجائیں۔

14...... جلوس میلاد میں غیر شرعی امور سے بالکل اجتناب کریں، سنجیدگی کا مظاہرہ کریں۔ نیاز یا لنگر پھینکنے سے پرہیز کریں، عزت کے ساتھ شرکاء جلوس کے ہاتھوں میں دیں (خواتین کو ہرگز ہرگز جلوس میں نہ لائیں)

15...... جلوس کے گشت کے دوران نماز کا وقت ہوجائے تو جلوس روک کر باجماعت نماز ادا کریں، پھر آگے بڑھیں۔

16...... اگر رات شب بیداری کی وجہ سے نماز یا جماعت فوت ہوجانے کا اندیشہ ہو تو شب بیداری نہ کریں اور نماز باجماعت کا خصوصی خیال رکھیں۔

17...... چراغاں دیکھنے کے لئے بھی خواتین کی آمدورفت کو روکا جائے تاکہ تماشا نہ بنے اور لوگ اس کو بنیاد بنا کر میلاد منانے والوں پر طعنہ زنی نہ کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح معنوں میں ادب کے ساتھ میلاد منانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

صدائیں درودوں کی آتی رہیں گی جنہیں سن کے دل شاد ہوتا رہے گا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

خدا اہلسنت کو آباد رکھے محمد (ﷺ) کا میلاد ہوتا رہے گا

سوال 1: آپ لوگ جو بارہ ربیع الاول کو حضور ﷺ کا یوم ولادت مناتے ہیں، یہ اصل میں ولادت کی تاریخ ہے ہی نہیں؟

جواب: اس کا جواب آپ کو صحابہ کرام علیہم الرضوان، تابعین، محدثین اور جمہور علماء کے اقوال کی روشنی میں دیتے ہیں۔ یاد رہے کہ سرور کائنات ﷺ کی تاریخ ولادت میں محققین کا اختلاف ہے مگر جس تاریخ پر جمہور علماء متفق ہیں، وہ تاریخ بارہ ربیع الاول ہے۔

1: حضرت جابر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

روایت: رواہ ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ عن عفان عن سعید بن میناء عن جابر و ابن عباس انہما قال ولد رسول اللہ ﷺ عام الفیل یوم الاثنین الثانی عشر من شہر ربیع الاول وفیہ بعث و فیہ عرج بہ الی السماء و فیہ ھاجر و فیہ مات و ھذا المشھور عند الجمھور واللہ اعلم بالصواب

ترجمہ: حضرت جابر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دونوں سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ عام الفیل روز دوشنبہ بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئے اور اسی روز حضور ﷺ کی بعثت ہوئی۔ اسی روز معراج ہوئی اور اسی روز ہجرت کی اور جمہور اہل اسلام کے نزدیک یہی تاریخ بارہ ربیع الاول مشہور ہے۔ واللہ اعلم بالصواب (سیرت ابن کثیر، جلد

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اول،ص 199)

2:امام ابن جریر طبری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

ولد رسول اللہ ﷺ یوم الاثنین عام الفیل لاثنتی عشرۃ لیلۃ مضت من شھر ربیع الاول

ترجمہ:رسول اللہ ﷺ کی ولادت سوموار کے دن ربیع الاول کی بارہویں تاریخ کو عام الفیل میں ہوئی (تاریخ طبری،جلددوم،ص 125)

3:علامہ ابن خلدون علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

ولد رسول اللہ ﷺ عام الفیل لاثنتی عشرۃ لیلۃ خلت من ربیع الاول لاربعین سنۃ من ملك کسریٰ انو شیروان

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت عام الفیل میں ماہ ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو ہوئی۔نوشیرواں کی حکمرانی کا چالیسواں سال تھا(تاریخ ابن خلدون،جلددوم،ص 710)

4:علامہ ابن ہشام علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

ولد رسول اللہ ﷺ یوم الاثنین لاثنتی عشرۃ لیلۃ خلت من شھر ربیع الاول عام الفیل

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ سوموار بارہ ربیع الاول کو عام الفیل میں پیدا ہوئے (السیرۃ النبوۃ ابن ہشام،جلداول،ص 171)

5:علامہ ابوالحسن علی بن محمد الماوردی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

لانہ ولد بعد خمسین یوما من الفیل وبعد موت ابیہ فی یوم الاثنین

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

الثانی عشر من شهر ربیع الاول

ترجمہ: واقعہ اصحاب فیل کے پچاس روز بعد اور آپ کے والد کے انتقال کے بعد حضور ﷺ بروز سوموار بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئے (اعلام النبوۃ ص 192)

6: علامہ ابن جوزی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

ولد ﷺ یوم الاثنین لعشر خلون من ربیع الاول عام الفیل وقیل للیلتین خلتا منه قال ابن اسحاق ولد رسول الله ﷺ یوم الاثنین عام الفیل لاثنتی عشرۃ لیلة مضت من شهر ربیع الاول

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت بروز سوموار دس ربیع الاول کو عام الفیل میں ہوئی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ربیع الاول کی دوسری تاریخ تھی اور امام ابن اسحاق فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت مبارکہ روز دوشنبہ بارہ ربیع الاول عام الفیل میں ہوئی (الوفا لابن جوزی ص 90)

7: امام ابوالفتح محمد بن محمد بن عبداللہ بن محمد یحیی بن سید الناس الشافعی الاندلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

ولد سیدنا ونبینا محمد رسول الله ﷺ یوم الاثنین لاثنتی عشرۃ لیلة مضت من شهر ربیع الاول عام الفیل قیل بعد الفیل بخمیس یوما

ترجمہ: ہمارے آقا اور ہمارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ سوموار کے روز بارہ ربیع الاول شریف کو عام الفیل میں پیدا ہوئے۔ بعض نے کہا ہے کہ واقعہ فیل کے پچاس روز بعد حضور ﷺ کی ولادت ہوئی (عیون الاثر، جلد اول، ص 26)

8: امام محمد بن زہرہ علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

الجمهرة العظمیٰ من علماء الروایة علی ان مولدہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فی ربیع الاول من عام الفیل فی لیلة الثانی عشر منه وقد وافق میلادہ بالسنة الشمیمة نسیان

ترجمہ: علماء روایت کی ایک عظیم کثرت اس بات پر متفق ہے کہ یوم میلاد عام الفیل، ماہ ربیع الاول کی بارہ تاریخ ہے (خاتم النبیین، امام محمد ابوزہرہ، جلد اول، ص 115)

9: گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

بداں کہ جمہور اہل سیر وتواریخ برآنند کہ تولد آنحضرت ﷺ در عام الفیل ابو درازچہل روز یا پنجاہ و پنج روز وایں قول اصح اقوال است مشہور آنست کہ در ربیع الاول بدود و بعضے علماء دعویٰ اتفاق بریں قول نمودہ ودوازدہم ربیع الاول بود (مدارج النبوۃ، جلد دوم، ص 15)

ترجمہ: خوب جان لو کہ جمہور اہل سیر وتواریخ کی یہ رائے ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیدائش عام الفیل ہوئی اور واقعہ فیل کے چالیس روز یا پچپن روز بعد اور یہ دوسرا قول سب اقوال سے زیادہ صحیح ہے کہ ربیع الاول کا مہینہ تھا اور بارہ تاریخ تھی۔ بعض علماء نے اس قول پر اتفاق کا دعویٰ کیا ہے یعنی سب علماء اس پر متفق ہیں۔

10: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

جس سال واقعہ اصحاب فیل پیش آیا، اسی سال ماہ ربیع الاول میں دوشنبہ کے دن آنحضرت ﷺ کی ولادت ہوئی۔ جمہور کے نزدیک یہی قول صحیح ہے۔ (البتہ تاریخ ولادت کی تعیین میں اختلاف ہے، بعض دوسری اور بعض نے تیسری اور بعض نے بارہویں تاریخ بیان کی ہے)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

(سیرت الرسول ﷺ ص 12 ،مطبوعہ دار الاشاعت اردو بازار، کراچی)

11: غیر مقلدین اہلحدیث فرقے کے پیشوا نواب سید محمد صدیق حسن خان لکھتے ہیں:

ولادت شریف مکہ مکرمہ میں وقت طلوع فجر کے روز دوشنبہ شب دوازدہم ربیع الاول عام الفیل کو ہوئی (الشمامۃ العنبر یہ مولد خیر البریہ، ص 7)

12: دیو بندی مکتبہ فکر کے مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع لکھتے ہیں:

الغرض جس سال اصحاب فیل کا حملہ ہوا، اس کے ماہ ربیع الاول کی بارہویں تاریخ کے انقلاب کی اصل غرض ''آدم'' اولاد آدم کا فخر، کشتی نوح کی حفاظت کا راز، ابراہیم کی دعا۔ موسیٰ وعیسیٰ کی پیش گوئیوں کا مصداق یعنی ہمارے آقائے نامدار محمد رسول اللہ ﷺ رونق افزائے عالم ہوتے ہیں (سیرت خاتم الانبیاء، ص 18 ،مطبوعہ مشتاق بک کارنر، اردو بازار، لاہور)

ان تمام دلائل سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان، تابعین، محدثین اور جمہور علماء کے نزدیک سرور کونین ﷺ کی ولادت کی تاریخ بارہ ربیع الاول ہے، لہذا اب تمام ماہر فلکیات کی تحقیق کو پس پشت ڈال کر فقط محدثین کی بات کو قبول کیا جائے گا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب سیرۃ الرسول میں ولادت کی تاریخ بارہ ربیع الاول تحریر کی ہے

سیرت الرسول ۱۲

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ نسب یہ ہے۔

محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان، یہاں تک متفق علیہ ہے اور اس کے بعد حضرت آدم علیہ السلام تک بہت سے اختلافات ہیں۔

اور والدہ ماجدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ ہیں۔

ولادت باسعادت: جس سال واقعہ اصحاب فیل[1] پیش آیا اسی سال ماہ ربیع الاول میں دوشنبہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت[2] ہوئی۔ جمہور کے نزدیک یہی قول صحیح ہے، البتہ تاریخ ولادت کی تعیین میں اختلاف ہے بعض نے دوسری اور بعض نے تیسری اور بعض نے بارہویں تاریخ بیان کی ہے نیز اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہیں۔

[1] اصحاب فیل کا واقعہ یہ ہے کہ ابرہہ بادشاہ حبش نے اپنے یہاں ایک گرجا (یمن) میں بنایا تھا اس کی عظمت بڑھانے کیلئے بیت اللہ کو منہدم کرنے کے واسطے ایک بڑی فوج اور ہمت سے ہاتھیوں سے حملہ آور ہوا اللہ تعالیٰ نے اس کی فوج کو چھوٹے چھوٹے پرندوں کے ذریعہ کنکریوں سے ہلاک کرا دیا۔

[2] حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ حضرت کی ولادت کے بعد آسمان سے ایک سفید بادل اترا اور اس بادل نے آنحضرت کو اٹھا لیا اور میری آنکھوں سے غائب ہو گئے اور میں نے ایک آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے کہ ان کو مشرق و مغرب کی تمام سیر کراؤ تاکہ سب اس کی صفت سے واقف ہو جائیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

مفتی محمد شفیع نے اپنی کتاب میں میلاد کی تاریخ بارہ ربیع الاول تحریر کی
کتاب کا عکس ملاحظہ فرمائیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر
نہایت جامع و مستند سوانح حیات

سیرت خاتم الانبیاء

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ

ناشر
مشتاق بک کارنر
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

23

پانچ سو ستر برس اور موسیٰ علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک ایک ہزار تین سو چھبیس برس اور عیسیٰ علیہ السلام اور خاتم الانبیاء ﷺ کے درمیان چھ سو برس کا فاصلہ گزرا ہے۔

اس حساب سے ہمارے رسول مقبول ﷺ تک پانچ ہزار بیس سال ہوئے اور حضرت آدم علیہ السلام کی عمر مشہور قول کے مطابق چالیس کم ایک ہزار سال ہوئی ہے۔ اس لیے آدم علیہ السلام کے دنیا میں تشریف لانے سے تقریباً چھ ہزار سال بعد یعنی ساتویں ہزار سال میں حضرت خاتم الانبیاء ﷺ رونق افروز ہوئے۔ (تاریخ ابن عساکر عن محمد بن اسحاق جلد ۱ ص ۱۴۴)

الغرض جس سال اصحاب فیل کا حملہ ہوا اس کے ماہ ربیع الاول کی بارہویں تاریخ روز دو شنبہ[1] دنیا کی عمر میں ایک نرالا دن ہے کہ آج پیدائش عالم کا مقصد لیل و نہار کے انقلاب کی اصلی غرض، آدم اور اولاد آدم کا فخر، کشتی نوح کی حفاظت کا راز، ابراہیم کی دعا اور موسیٰ و عیسیٰ کی پیشین گوئیوں کا مصداق یعنی ہمارے آقائے نامدار محمد رسول اللہ ﷺ رونق افروز عالم ہوتے ہیں ادھر دنیا کے بت کدوں میں آفتاب نبوت کا ظہور ہوتا ہے، ادھر ملک فارس[2]

---

(1) اس پر اتفاق ہے کہ ولادت باسعادت ماہ ربیع الاول میں دو شنبہ کے دن ہوئی لیکن تاریخ کی تعیین میں چار قول مشہور ہیں، دوسری، آٹھویں، دسویں، بارہویں۔ حافظ مغلطائی نے دوسری تاریخ کو اختیار فرما کر دوسرے اقوال کو مرجوح قرار دیا ہے۔ مگر مشہور قول بارہویں تاریخ کا ہے۔ یہاں تک کہ ابن الجزار نے اس پر اجماع نقل کر دیا اور اسی کو کامل ابن اثیر میں اختیار کیا گیا ہے اور محمود پاشا فلکی مصری نے جو نویں تاریخ کو بذریعہ حسابات اختیار کیا ہے یہ جمہور کے خلاف بے سند قول ہے اور حسابات پر بوجہ اختلاف مطالع ایسا اعتماد نہیں ہو سکتا کہ جمہور کی مخالفت اس کی بناء پر کی جائے۔

(2) كذا في المواهب قال الحافظ ابن حجر صححه ابن حبان والحاكم كذا في المواهب اللدنية

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

نواب سید محمد صدیق حسن خان نے اپنی کتاب میں میلاد کی تاریخ بارہ ربیع الاول تحریر کی ہے

کتاب کا عکس

الشمامۃ العنبریۃ

من

مولد خیر البریۃ

سنہ ۱۳۰۵ھ

تکریم المؤمنین بتقویم

مناقب الخلفاء الراشدین

سنہ ھ

تصنیف نواب عالیجاہ سید محمد صدیق حسن خاں مرحوم مغفور

۷

مآثبد الاسنہ من سبیل — جاء الحق و انتہی والحمد للہ

ولادت شریف مکہ مکرمہ میں وقت طلوع فجر کے روز دوشنبہ شب دوازدہم
ربیع الاول عام الفیل کو ہوئی جمہور علماء کا قول یہی ہے ابن جوزی نے اس پر اتفاق
نقل کیا ہے مختار اہل حدیث یہ ہے کہ مشہور ربیع الاول کو پیدا ہوئے قال القسطلانی
ابن عباس و جبیر بن مطعم بھی اسی طرف گئے ہیں مختار اہل معرفت تواریخ بھی یہی ہے
اسکو حمیدی و ابن حزم و قضاعی نے اختیار کیا ہے [illegible]
کہا دہم اور بعض نے کہا دوازدہم ماہ مذکور کہا اول اسکی بھی تصحیح ہے کہا
روز دوشنبہ دوازدہم ربیع الاول کو پیدا ہوئے بالاتفاق انتہی [illegible]
کسی نے حضرت سے صوم دوشنبہ کا سوال کیا فرمایا ذلک یوم ولدت فیہ
وانزلت علی فیہ النبوۃ رواہ مسلم اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دن کو پیدا ہوئے
اسی دن ہجرت بھی کی تھی اور اسی دن مکہ فتح ہوا تھا اور سورہ مائدہ اتری
بعض نے کہا وقت طلوع فجر کے پیدا ہوئے زرکشی نے کہا صحیح یہی ہے کہ دن کو
پیدا ہوئے مواہب لدنیہ میں کہا کہ حضرت شب کو پیدا ہوئے مکہ میں
ایک یہودی تجارت کرتا تھا اوس نے کہا ای معشر قریش آج کی رات تم میں
پیغمبر اس امت کا پیدا ہوا ہے اوسکے دو دوش کے درمیان ایک علامت
[illegible] قول ابن عمر [illegible]
[illegible] مکان ولادت میں اختلاف [illegible]

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سوال 2: رسول اللہ ﷺ کی ظاہری حیات میں ربیع الاول کا مہینہ کم وبیش 63 مرتبہ آیا۔ کیا آپ ﷺ نے کبھی اپنی ولادت کا دن منایا؟

جواب: سب سے پہلے میلاد کا لغوی معنیٰ ملاحظہ فرمائیں۔

لفظ میلاد کے لغوی معنیٰ:

ومیلاد الرجل: اسم الوقت الذی ولد فیه اور انسان کا میلاد اس وقت کا نام ہے جس میں اس کی پیدائش ہوتی ہے (لسان العرب، جلد 3، ص 468)

☆ لغت کی معرفت کتب ''المعجم الوسیط دوسری جلد ص 1056 اور تاج العروس من جواہر القاموس جلد 5 ص 327 میں ہے۔ المیلاد: وقت الولادۃ یعنی میلاد سے مراد وقت ولادت ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

سرور کونین ﷺ اپنے میلاد کے دن روزہ رکھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اظہار تشکر و امتنان فرماتے۔ سرکار ﷺ کا یہ عمل حدیث شریف سے ثابت ہے۔

حدیث شریف: عن ابی قتادة الانصاری رضی الله عنه ان رسول اللهﷺ سئل عن صوم الاثنین فقال فیه ولدت وفیه انزل علی (مسلم شریف، جلد دوم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلثۃ ایام من کل شہر، حدیث 2646، ص 88، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ سے سوموار کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اسی دن میں پیدا ہوا تھا اور اسی دن مجھ پر (پہلی) وحی نازل ہوئی تھی۔

اے میرے آقا ﷺ کے غلامو! خوش ہوجاؤ اور خوب جشن ولادت منایا کرو کیونکہ اپنی ولادت کا جشن تو خود آقا ﷺ نے منایا ہے۔ اس کرۂ ارض پر بسنے والے کسی بھی عالم دین (بشرطیکہ وہ صحیح عالم ہو) سے نبی ﷺ کے پیر کے روزے کے متعلق دریافت کیجئے، اس کا جواب یہی ہوگا کہ نبی پاک ﷺ نے اپنی آمد کی خوشی منائیں اور غلام اپنے آقا ﷺ کا جشن ولادت نہ منائیں؟ یہ کیسی محبت ہے؟

یہی وجہ ہے کہ مسلمان ہر سال زمانے کی روایات کے مطابق جشن ولادت مناتے ہیں۔ کوئی روزہ رکھ کر مناتا ہے، کوئی قرآن مجید کی تلاوت کرکے مناتا ہے۔ کوئی نعت پڑھ کر مناتا ہے، کوئی مسلمانوں کو کھانا کھلا کر مناتا ہے، کوئی جلوس نکال کر مناتا ہے اور کوئی چراغاں کرکے مناتا ہے۔ الغرض کہ ہر مسلمان اپنے اپنے طریقہ سے جشن ولادت مناتے ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نویں صدی کے مجدد امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے جانور ذبح کر کے اپنا میلاد منایا' لہذا ہمارے لئے مستحب ہے کہ ہم بھی حضور ﷺ کے یوم ولادت پر خوشی کا اظہار کریں' کھانا کھلائیں اور عبادات بجالائیں

حسن المقصد في عمل المولد

للإمام جلال الدين عبد الرحمن السيوطي

٨٤٩ هـ - ٩١١ هـ

دراسة وتحقيق
مصطفى عبد القادر عطا

دار الكتب العلمية

وهل هذا فينبغي أن يتحرى بيوم بعينه، حتى يطابق قصة موسى عليه السلام في يوم عاشوراء.

ومن لم يلاحظ(١٨٦) ذلك لا يبالي بعمل المولد في أي يوم في الشهر، بل توسع قوم فنقلوه إلى يوم من السنة، وفيه ما فيه، فهذا ما يتعلق بأصل عمله.

ما يجب أن يقتصر عليه عمل المولد:

وأما ما يعمل فيه فينبغي أن يقتصر فيه على ما يفهم الشكر لله تعالى من نحو ما تقدم ذكره من التلاوة، والإطعام، والصدقة، وإنشاد شيء من المدائح النبوية والزهدية المحركة للقلوب إلى فعل الخير، والعمل للآخرة.

ما يجب تجنبه:

وأما ما يتبع ذلك من السماع واللهو وغير ذلك، فينبغي أن يقال: ما كان من ذلك مباحاً بحيث يقتضي السرور(١٨٧) بذلك اليوم، لا بأس بإلحاقه به، وما كان حراماً أو مكروهاً فيمنع، وكذا ما كان خلاف الأولى. انتهى.

ما ورد في عقيقة النبي ﷺ عن نفسه بعد البعث:

— قلت: وقد ظهر لي تخريجه على أصل آخر، وهو ما أخرجه البيهقي، عن أنس رضي الله عنه، أن النبي ﷺ عق عن نفسه بعد النبوة(١٨٨).

---

(١٨٦) في أ: ومن أن لم.

(١٨٧) في أ: لا يقتضي السرور.

(١٨٨) في السنن الكبرى ٩/٣٠٠. قال البيهقي: قال عبد الرزاق: إنما تركوا عبد الله بن محرر، وهو الذي روى عن أنس عن قتادة عن عبد الله بن محرر. قال هذا الحديث. وفي مجمع الزوائد للهيثمي ٤/٥٩. عن أنس رضي الله عنه أن النبي ﷺ عق عن نفسه بعدما بعث نبياً. قال الهيثمي: رواه البزار والطبراني في الأوسط، ورجال الطبراني رجال الصحيح خلا الهيثم بن جميل وهو ثقة، وشيخ الطبراني أحمد بن مسعود الخياط المقدسي ليس هو في الميزان. اهـ.

٦٤

http://ataunnabi.blogspot.in

حسن المقصد في عمل المولد

للإمام جلال الدين عبد الرحمن السيوطي

٨٤٩ هـ - ٩١١ هـ

دراسة وتحقيق
مصطفى عبد القادر عطا

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

مع أنه قد ورد أن جده عبد المطلب عقّ عنه في سابع ولادته، والعقيقة لا تعاد مرة ثانية، فيحمل ذلك على أن الذي فعله النبي ﷺ إظهاراً للشكر على إيجاد الله تعالى إياه، رحمة للعالمين، وتشريفاً[١٨٩] لأمته، كما كان يصلي على نفسه، لذلك[١٩٠] فيستحب لنا أيضاً إظهار الشكر بمولده بالاجتماع الإخوان[١٩١]، وإطعام الطعام، ونحو ذلك من وجوه القربات، وإظهار المسرات.

قول الحافظ شمس الدين الجزري:

ثم رأيت إمام القراء الحافظ شمس الدين ابن الجزري[١٩٢] قال في كتابه [المسمى][١٩٣] عرف التعريف بالمولد الشريف، ما نصه:

وقد رؤي أبو لهب [بعد موته][١٩٤] في النوم، فقيل له: ما حالك؟ فقال: في النار، إلا أنه يخفف عني كل ليلة اثنين، وأمص من بين أصبعي هاتين ماء بقدر هذا - وأشار برأس إصبعه - وإن ذلك بإعتاقي لثويبة عندما بشرتني بولادة النبي ﷺ وبإرضاعها له.

فإذا كان أبو لهب الكافر، الذي نزل القرآن بذمه جوزي [في النار][١٩٥]

---

(١٨٩) في ط: تشريع.

(١٩٠) في ا: كذلك.

(١٩١) في ط: بالاجتماع وإطعام الطعام

(١٩٢) هو: محمد بن عبد الله، شمس الدين الجزري الشافعي، خطيب، محدث، من أهل الجزيرة، رحل إلى عدن، وكتب بعض أهلها إلى الملك عمر (الرسولي) بتعز. مات بعد سنة ٦٦٠هـ، له [المختصر في الرد على أهل البدع]. انظر: تاريخ ثغر عدن ٢٢١، BROCK S I:366، والأعلام للزركلي ٦/٢٢٢).

(١٩٣) ما بين المعقوفين سقطت من ا.

(١٩٤) ما بين المعقوفين سقطت من ا.

(١٩٥) ما بين المعقوفين سقطت من (أ) وكتبت على الهامش.

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اصل عبارت: ماوردفی عقیقة النبیّ ﷺ عن نّفسهٖ بعد البعث:

قلت وظهرلی تخریجه علٰی اصلٍ آخر، وهوما اخرجه البیهقی، عن انس، رضی الله عنه "ان النبیّ ﷺ عقّ عن نفسه بعد النبوة"

مع انّه قدوردان جدّه عبدالمطّلب عقّ عنه فی سابع ولادته، والعقیقةُ لاتعاد مرّةٍ ثانیةً، فیحمل ذٰلك علٰی انّ الذّی فعله النبیّ صلی الله علیه وسلّم اظهار اللشّکر علٰی ایجاد الله تعالیٰ ایّاه، رحمةٌ للعّالمین وتشریفاً لامّته، کما کان یصلّی علٰی نفسه، لذلك فیستحبّ لنا ایضاً اظهار الشکر بمولدهٖ اجتماع الاخوان واطعام الطّعام، ونحوذٰلك من وجوهٖ القربات، واظهار المسّرات

ترجمہ: یوم میلاد النبی ﷺ منانے کے حوالے سے ایک اور دلیل مجھ پر ظاہر ہوئی ہے جسے امام بیہقی علیہ الرحمہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضور ﷺ نے اعلان نبوت کے بعد خود اپنا عقیقہ کیا، باوجود اس کے کہ آپ ﷺ کے دادا عبدالمطلب آپ کی ولادت کے ساتویں روز آپ کا عقیقہ کر چکے تھے اور عقیقہ دو مرتبہ نہیں کیا جاتا۔ پس یہ واقعہ اسی پر محمول کیا جائے گا کہ آپ ﷺ نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمۃ للعالمین اور اپنی امت کے مشرف ہونے کی وجہ سے اپنی ولادت کی خوشی کے اظہار کے لئے خود عقیقہ کیا۔ اس طرح ہمارے لئے مستحب ہے کہ ہم بھی حضور ﷺ کے یوم ولادت پر خوشی کا اظہار کریں اور کھانا کھلائیں اور دیگر عبادات بجالائیں اور خوشی کا اظہار کریں (ص 65-64)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

سوال 3: کیا صحابہ کرام علیہم الرضوان نے کبھی عید میلاد النبی ﷺ کا انعقاد کیا؟

جواب: کسی بھی اچھے کام کو یہ کہہ کر غلط قرار دینا کہ یہ کام صحابہ کرام علیہم الرضوان نے نہیں کیا لہذا ہمیں بھی نہیں کرنا چاہئے، سراسر بے وقوفی پر مبنی ہے۔

بے شمار ایسے کام ہیں جو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے نہیں کئے اور مسلمان اسے کر رہے ہیں بلکہ یہ سوال اور اعتراض اٹھانے والے وہابی، دیوبندی بھی بڑے زور و شور سے یہ کام کرتے ہیں۔

1: دور رسالت اور دور صحابہ کرام علیہم الرضوان میں عیدین اور حج کے اجتماعات کے علاوہ کوئی تین روزہ اجتماع نہیں ہوتا تھا، نہ وقت مقرر کر کے خصوصی دعا ہوتی تھی اور نہ ہی وقت مقرر کر کے کوئی سہ روزہ لگاتا تھا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

2: دورِ رسالت اور دورِ صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سیرت کانفرنس، محمد رسول اللہ ﷺ کانفرنس، ختم نبوت کانفرنس، اہلحدیث کانفرنس وغیرہا کبھی منعقد نہیں ہوئیں۔

3: دورِ رسالت اور دورِ صحابہ کرام علیہم الرضوان میں ختم بخاری، جلسہ دستار فضیلت اور نہ ہی اپنے دار العلوم کا سو سالہ جشن منایا گیا؟

4: کیا کبھی صحابہ کرام علیہم الرضوان نے خلفائے راشدین کے ایام منائے؟ ان کے ایام پر راستوں کو بلاک کر کے کبھی جلوس اور ریلیاں نکالیں؟ کبھی تحفظ حرمین ریلی، کبھی توہین آمیز خاکوں کے خلاف جلوس نکالے؟

5: کیا کبھی صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اپنے آپ کو سلفی، محمدی، اہلحدیث اور غرباء اہلحدیث کہا؟

6: کیا کبھی دورِ رسالت اور دورِ صحابہ کرام علیہم الرضوان میں مساجد میں قرآن مجید اور تسبیح وغیرہ رکھی جاتی تھیں؟

7: قرآن مجید پر اعراب، قرآن مجید کا مختلف زبانوں میں ترجمہ، اس پر غلاف چڑھانا اور اعلیٰ طباعت میں کبھی دورِ رسالت اور دورِ صحابہ کرام علیہم الرضوان میں تھا؟

8: کیا احادیث کی کتب بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، ابو داؤد، نسائی، ریاض الصالحین وغیرہا دورِ صحابہ کرام علیہم الرضوان میں تھیں؟

9: کیا جمعہ میں مروجہ عربی خطبہ اور خطبے سے پہلے تقریر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے کیں؟

10: کیا ایمان مفصل، ایمان مجمل اور چھ کلمے پڑھنا اور یاد کرنا صحابہ کرام علیہم الرضوان کے دور میں تھا؟

یہ تمام کام صحابہ کرام علیہم الرضوان نے نہیں کئے مگر آج پوری دنیا کے لوگ یہ کام کر رہے ہیں یہ کہہ کر ان کاموں پر بدعت کا فتویٰ کیوں نہیں لگایا جاتا کہ یہ کام صحابہ کرام

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

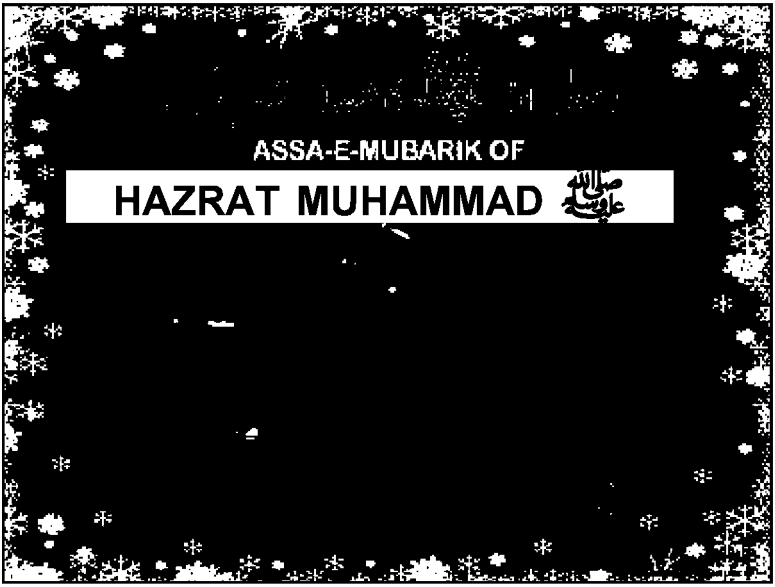

علیہم الرضوان نے نہیں کئے لہذا ان کاموں کو بند کر دیا جائے۔

معلوم ہوا کہ اصل نشانہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کا یوم ولادت ہے ورنہ اتنا شور نہ مچایا جاتا۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ہر سال میلاد النبی ﷺ نہ منانے کی وجہ:

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نزدیک کائنات کی تمام خوشیوں سے بڑھ کر خوشی جشن آمد رسول ﷺ کی تھی مگر وصال محبوب ﷺ کے بعد اگر انہوں نے آپ ﷺ کا یوم ولادت اہتمام کے ساتھ نہیں منایا تو اس کی ایک خاص وجہ یہ تھی کہ یہ وہی ربیع الاول کا مہینہ ہے جس میں سرور کائنات ﷺ کا وصال بھی ہوا۔ جس طرح صحابہ کرام کے نزدیک سب سے بڑی خوشی جشن آمد رسول ﷺ کی تھی۔ اس سے کہیں زیادہ غم وصال محبوب ﷺ کا تھا، وہ رات

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

دن چہرۂ مصطفی ﷺ کا دیدار کیا کرتے تھے، وہ ہمہ وقت صحبت مصطفی ﷺ میں بیٹھا کرتے تھے۔ وہ دیدارِ مصطفی ﷺ کو کائنات کی سب سے بڑی دولت سمجھتے تھے۔ جب ماہ ربیع الاول میں آقا ﷺ پردہ فرما گئے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان پر قیامت ٹوٹی، ہر صحابی غم سے نڈھال اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کی یاد میں آنسو بہاتا رہتا۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان ساری زندگی اپنے آقا ﷺ کی جدائی کے غم میں غمگین رہے اور اس طرح ولادت کی خوشی پر غم غالب آ گیا، سو وہ وصال کے غم میں جشن ولادت کی خوشی کا اظہار نہ کر سکتے تھے۔

مگر جیسے جیسے وقت گزرا، صدمے اور غم کا اثر زائل ہوتا گیا۔ جب تبع تابعین کا دور گزر گیا تو بعد میں آنے والوں نے چونکہ ولادت اور صحبت مصطفی ﷺ کے احوال کو دیکھا تھا، نہ وصال کے غم و ہجر کا مشاہدہ کیا تھا۔ امتداد زمانہ سے رفتہ رفتہ خوشی کا پہلو غم پر غالب آتا چلا گیا اور وقت کے ہاتھ نے جدائی کے زخم پر مرہم رکھ دیا۔ افرادِ اُمّت اس نعمت عظمیٰ کی خوشی کے مقابلے میں غم بھول گئے اور انہیں یقین آ گیا کہ آپ ﷺ کی حیات و وصال دونوں اُمّت کے لئے سراپا خیر ہے، لہذا اس کے بعد جشن آمد رسول ﷺ کی خوشیاں ہر طرف منائی جانے لگیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

نویں صدی کے مجدد امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ اپنی کتاب ”حسن المقصد فی عمل المولد“ کے صفحہ نمبر 54 پر فرماتے ہیں کہ سید عالم ﷺ کی ولادت کی خوشی میں ربیع الاول شریف میں خوشی کا اظہار کیا جائے، غم نہ منایا جائے کیونکہ شریعت نے وصال پر نوحہ اور جزع سے منع کیا ہے

حسن المقصد في عمل المولد

للإمام جلال الدين عبد الرحمن السيوطي

٨٤٩ هـ - ٩١١ هـ

دراسة وتحقيق
مصطفى عبد القادر عطا

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

لصلاة التراويح [سُنّة][١٠٣]؛ فلا نمنع من الاجتماع[١٠٤] لصلاة التراويح لأجل هذه الأمور التي قُرِنَت بها.

كلا، بل نقول: أصل الاجتماع لصلاة التراويح سُنّة وقُربة، وما ضُمَّ إليها من هذه الأمور قبيح [و][١٠٥] شنيع.

وكذلك نقول: أصل الاجتماع لإظهار شعار[١٠٦] المولد مندوب وقُربة، وما ضُمَّ إليه[١٠٧] من هذه الأمور مذموم ممنوع.

وقوله[١٠٨]: مع أن الشهر الذي ولد فيه... إلى آخره.

— جوابه أن يقال: ولادته[١٠٩] ﷺ أعظم النعم علينا، [و][١١٠] وفاته أعظم المصائب لنا[١١١]، والشريعة حَثَّتْ على إظهار شكر النعم والصبر والسكون والكتم عند المصائب. وقد أمر الشارع[١١٢] بالعقيقة[١١٣] عند الولادة وهي إظهار [و][١١٤] شكر وفرح بالمولود[١١٥]، ولم يأمر عند الموت بذبح ولا[١١٦] بغيره،

(١٠٣) ما بين المعقوفتين سقطت من ط.

(١٠٤) في ط: قبل بحضور ذم الاجتماع.

(١٠٥) ما بين المعقوفتين سقطت من أ.

(١٠٦) في أ: إجماع شعار المولد.

(١٠٧) في أ: إليها.

(١٠٨) في أ: وقول.

(١٠٩) في ط: جوابه أن يقال لأجل ولادته

(١١٠) ما بين المعقوفتين سقطت من أ.

(١١١) في ط: لنا.

(١١٢) في ط: الشرع.

(١١٣) العقيقة: عق عن ولده - من باب رد - إذا ذبح عنه يوم أسبوعه. وكذا إذا حلق عقيقته، وهي الشعر الذي يولد عليه كل مولود من الناس والبهائم، ومنه سميت الشاة التي تذبح عن المولود يوم أسبوعه عقيقة.

(١١٤) ما بين المعقوفتين سقطت من أ.

(١١٥) في أ: وفرح بالولد.

(١١٦) في أ: ولا.

٥٤

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حسن المقصد في عمل المولد

للإمام جلال الدين عبد الرحمن السيوطي

٨٤٩ هـ - ٩١١ هـ

دراسة وتحقيق

مصطفى عبد القادر عطا

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

بل نهى عن النياحة وإظهار التضجر[١١٧]، فدلت قواعد الشريعة على أنه يحسن في هذا[١١٨] الشهر إظهار الفرح بولادته ﷺ[١١٩] غير إظهار الحزن فيه بوفاته.

وقد قال ابن رجب[١٢٠] في كتاب اللطائف في ذم الرافضة، حيث اتخذوا يوم عاشوراء مأتماً لأجل قتل الحسين [رضي الله عنه][١٢١]: لم يأمر الله [تعالى][١٢٢] ولا رسوله [ﷺ][١٢٣] باتخاذ أيام مصائب الأنبياء وموتهم مأتماً، فكيف بمن هو دونهم؟

قول الإمام أبو عبد الله ابن الحاج في عمل المولد:

وقد تكلم الإمام أبو عبد الله بن الحاج[١٢٤] في كتابه «المدخل» على عمل

---

(١١٧) في ط: الفرح.

(١١٨) في ا: هذا.

(١١٩) في ط: دون.

(١٢٠) هو: عبد الرحمن بن أحمد بن رجب السلامي البغدادي ثم الدمشقي، أبو الفرج، زين الدين، حافظ الحديث، من العلماء. ولد في بغداد ونشأ وتوفي في دمشق، ولد سنة ٧٣٦هـ، وتوفي سنة ٧٩٥هـ. من كتبه: شرح جامع الترمذي، وجامع العلوم والحكم، فضائل الشام وغيرهم (انظر: ذيل طبقات الحفاظ للسيوطي، والمنهج الأحمد، وشذرات الذهب ٦: ٣٣٩، والفهرس التمهيدي ٣٩٢، ٤٠٩، ٤٦٤، ٤٩٩، والذيل على طبقات الحنابلة، والدرر الكامنة ٢/ ٣٢١، والفارس ٢/ ٢٦، والأعلام ٣/ ٢٩٥).

(١٢١) ما بين المعقوفين سقطت من ط

(١٢٢) ما بين المعقوفين سقطت من ط

(١٢٣) ما بين المعقوفين سقطت من ط.

(١٢٤) هو: محمد بن محمد بن محمد بن الحاج، أبو عبد الله العبدري المالكي الفاسي، نزيل مصر، فاضل. تفقه في بلاده، وقدم مصر، وحج، وكف بصره في آخر عمره وأقعد. وتوفي بالقاهرة سنة ٧٣٧هـ عن نحو ٨٠ عاماً. له مدخل الشرع الشريف، وشموس الأنوار وكنوز الأسرار، وبلوغ القصد والمنى في خواص أسماء الله الحسنى (انظر: الديباج المذهب ٣٢٧، والدرر الكامنة ٤/ ٢٣٧، وشجرة النور ٢١٨، والأعلام ٧/ ٣٥).

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اصل عبارت: جوابه ان یّقال: ولادته اعظم النعم علینا (و) وفاته اعظم المصائب بنا والشّریعة حثت علی اظهار شکر النعم والصّبر والسّکون والکتم عند المصائب وقد امر الشارع بالعقیقة عند الولادةٍ وهی اظهارٌ (و) شکر وفرح بالمولود ولم یامر عند الموت بذبح ولا بغیره، بل نهی عن النیاحة واظهار الضجر، فدلّت قواعد الشّریعة علی انّه یحسن فی هٰذا الشهر اظهار الفرح بولادته ﷺ غیر اظهار الحزن فیه بوفاته

ترجمہ: بے شک آپ ﷺ کی ولادت باسعادت ہمارے لئے نعمت عظمیٰ ہے اور آپ ﷺ کا وصال ہمارے لئے بڑی مصیبت ہے۔تاہم شریعت نے نعمت پر اظہار شکر کا حکم دیا ہے۔اسی لئے شریعت نے ولادت کے موقع پر عقیقہ کا حکم دیا ہے اور بچے کے پیدا ہونے پر اللہ کے شکر اور ولادت پر خوشی کے اظہار کی ایک صورت ہے لیکن موت کے وقت جانور ذبح کرنے جیسی کسی چیز کا حکم نہیں دیا بلکہ نوحہ اور جزع وغیرہ سے بھی منع کر دیا ہے۔لہذا شریعت کے قواعد کا تقاضا ہے کہ ماہ ربیع الاول میں آپ ﷺ کی ولادت باسعادت پر خوشی کا اظہار کیا جائے نہ کہ وصال کی وجہ سے غم کا۔(ص54،ص55)

(امام سیوطی کی اس بات سے واضح ہو گیا کہ اب فقط ولادت کی خوشیاں منائی جائیں گی اور ان شاء اللہ قیامت تک جشن عید میلاد النبی کی بہاریں جاری رہیں گی۔)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

عیدین کی نماز کے بعد دعا اکابرِ دیوبند سے ثابت ہے، اس لئے جائز ہے

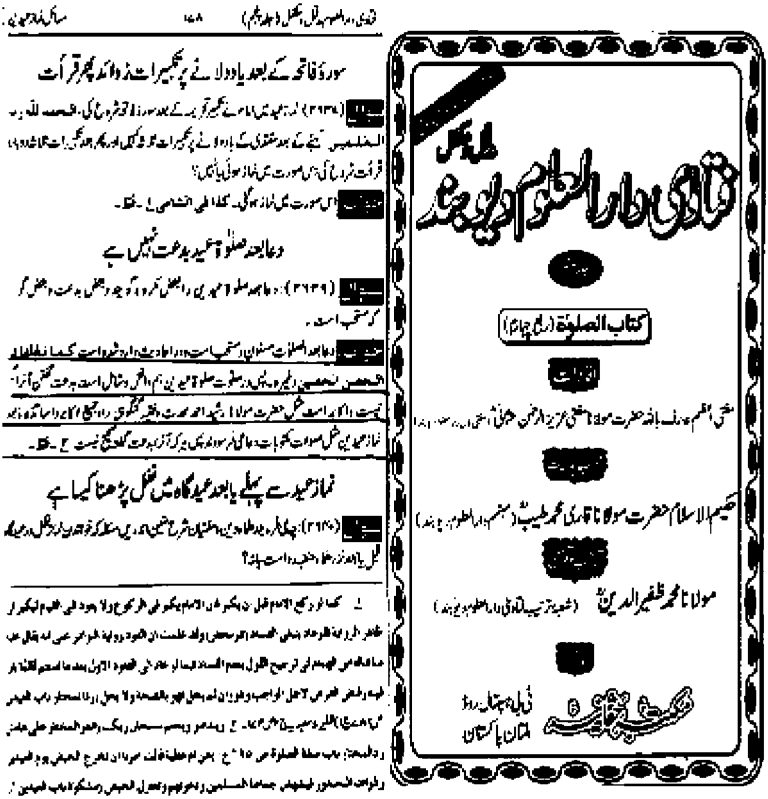

☆عیدین کی نماز کے بعد دعا زمانہ رسالت وصحابہ سے ثابت نہیں مگر اکابر سے ثابت ہونے کی وجہ سے جائز ہے تو پھر

ہمارا سوال: جشن عید میلاد النبی ﷺ منانا جو کہ محدثین سے ثابت ہے، اس پر بدعت کا فتویٰ کیوں؟

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

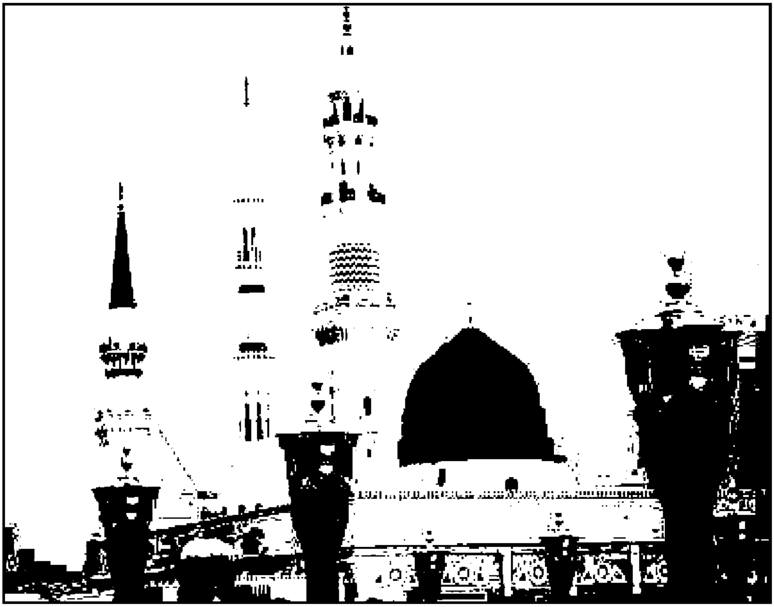

سوال 4: کیا جشن عید میلاد النبی ﷺ منانا بدعت ہے؟

جواب: الحمدللہ! ہم نے جشن عید میلاد النبی ﷺ منانے کو سنّت ثابت کر دیا ہے لہذا اب کوئی شخص بھی میلاد منانے کو بدعت نہیں کہہ سکتا بلکہ محدثین اور علمائے اسلام نے جشن عید میلاد النبی ﷺ کو بدعت کہنے کی نفی فرمائی ہے چنانچہ امام ابو شامہ علیہ الرحمہ (متوفی 665ھ) امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ (متوفی 911ھ) امام شمس الدین سخاوی علیہ الرحمہ (متوفی 902ھ) اور حضرت امام ابن حجر ہیتمی المکی علیہ الرحمہ (متوفی 973ھ) کے اقوال ملاحظہ ہوں:

1: شارح صحیح مسلم امام نووی علیہ الرحمہ (متوفی 665ھ) کے شیخ امام ابوشامہ عبدالرحمن بن اسماعیل علیہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

الرحمہ اپنی کتاب الباعث علی انکار البدع الحوادث میں لکھتے ہیں:

ومن احسن ما ابتدع فی زماننا من ھذا القبیل ما کان یفعل بمدینة اربل، جبرھا اللہ تعالیٰ، کل عام فی الیوم الموافق لیوم مولد النبی ﷺ من الصدقات والمعروف واظھار الزینة والسرور، فان ذالك مع ما فیه من الاحسان الی الفقراء مشعر بمحبة النبی ﷺ، وتعظیمه وجلالته فی قلب فاعله وشکر اللہ تعالیٰ علی ما من به من ایجاد رسوله الذی ارسله رحمة للعالمین ﷺ وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین

(ابوشامہ، الباعث علی انکار البدع والحوادث ص 23-24)

''اور اسی (بدعت حسنہ) کے قبیل پر ہمارے زمانے میں اچھی بدعت کا آغاز شہر ''اربل'' خدا تعالیٰ اسے حفظ وامان عطا کرے، میں کیا گیا۔ اس بابرکت شہر میں ہر سال میلاد النبی ﷺ کے موقع پر اظہار فرحت ومسرت کے لئے صدقات وخیرات کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اس سے جہاں ایک طرف غرباء ومساکین کا بھلا ہوتا ہے، وہیں حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات گرامی کے ساتھ محبت کا پہلو بھی نکلتا ہے اور پتہ چلتا ہے کہ اظہار شادمانی کرنے والے کے دل میں اپنے نبی ﷺ کی بے حد تعظیم پائی جاتی ہے اور ان کی جلالت وعظمت کا تصور موجود ہے۔ گویا وہ اپنے رب کا شکرادا کررہا ہے کہ اس نے بے پایاں لطف واحسان فرمایا کہ اپنے محبوب رسول ﷺ کو (ان کی طرف) بھیجا جو تمام جہانوں کے لئے رحمت مجسم ہیں اور جمیع انبیاء ورسل پر فضیلت رکھتے ہیں''

شیخ ابوشامہ شاہ اربل مظفر ابوسعید کوکبری کی طرف سے بہت بڑے پیمانے پر میلاد

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

شریف منائے جانے اور اس پر خطیر رقم خرچ کئے جانے کے بارے میں اس کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مثل هذا الحسن يندب اليه و يشكر فاعله ويثنى عليه

(سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، جلد اول، ص 363)

''اس نیک عمل کو مستحب گردانا جائے گا اور اس کے کرنے والے کا شکریہ ادا کیا جائے اور اس پر اس کی تعریف کی جائے''

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

نویں صدی کے مجدد امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ اپنی کتاب ''حسن المقصد فی عمل المولد'' کے صفحہ نمبر 3 پر فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا میلاد منانا، واقعات بیان کرنا، ضیافت کرنا یہ آپ ﷺ کی تعظیم میں سے ہے۔ اس اہتمام کرنے والے کو میلاد پر اظہار فرحت ومسرت کی بناء پر ثواب سے نوازا جاتا ہے۔

حُسن المقصِد في عمل المولد

للإمام جلال الدين عبد الرحمن السيوطي

٨٤٩ هـ - ٩١١ هـ

دراسة وتحقيق
مصطفى عبد القادر عطا

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله، وسلام على عباده الذين اصطفى، وبعد. فقد وقع السؤال عن عمل المولد النبوي في شهر ربيع الأول،

ما حكمه من حيث الشرع؟

هل هو محمود أو مذموم؟

وهل يثاب فاعله، أم لا؟[1]

- والجواب [عندي][2]: أن أصل عمل المولد الذي هو اجتماع الناس، وقراءة ما تيسر من القرآن، ورواية الأخبار الواردة في مبدأ [أمر][3] النبي ﷺ، وما وقع في مولده من الآيات، ثم يمد لهم سماطاً يأكلونه، وينصرفون من غير زيادة على ذلك من البدع [الحسنة][4] التي يثاب عليها صاحبها، لما فيه من تعظيم قدر النبي ﷺ، وإظهار الفرح والاستبشار بمولده [ﷺ][5] الشريف.

---

(١) في ط: أم لا.
(٢) ما بين المعقوفين سقطت من أ.
(٣) ما بين المعقوفين سقطت من أ.
(٤) ما بين المعقوفين سقطت من أ.
(٥) ما بين المعقوفين سقطت من أ.
(٦) ما بين المعقوفين سقطت من أ.

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

☆ ''ان اصل عمل المولد الذی ھو اجتماع النّاس و قرأۃُ ما تیسّر من القرآن وروایۃ الاخبار الواردۃ فی مبدا (امر) النبی ﷺ وما وقع فی مولدہٖ من الایات ثمّ یمدّلھم سماطا یاکلونہ، وینصرفون من غیر زیادۃ علی ذلک من البدع (الحسنۃ) الّتی یثاب علیھا صاحبھا لما فیہٖ من تعظیم قدر النّبی ﷺ واظھار الفرح والاستبشار بمولدہٖ الشریف''

ترجمہ: رسول پاک ﷺ کا میلاد منانا جو کہ اصل میں لوگوں کے جمع ہوکر بہ قدر سہولت قرآن خوانی کرنے اوران روایات کا تذکرہ کرنے سے عبارت ہے جو آپ ﷺ کی ولادت مبارکہ کے معجزات اور خارق العادت واقعات کے بیان پر مشتمل ہوتا ہے پھر اس کے بعد ان کی ضیافت کا اہتمام کیا جاتا ہے اور وہ تناول ماحضر کرتے ہیں اور وہ اس بدعت حسنہ میں کسی اضافہ کے بغیر لوٹ جاتے ہیں اور اس اہتمام کرنے والے کو حضور ﷺ کی تعظیم اور آپ ﷺ کے میلاد پر اظہار فرحت ومسرت کی بناء پر ثواب سے نوازا جاتا ہے۔ (ص41)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

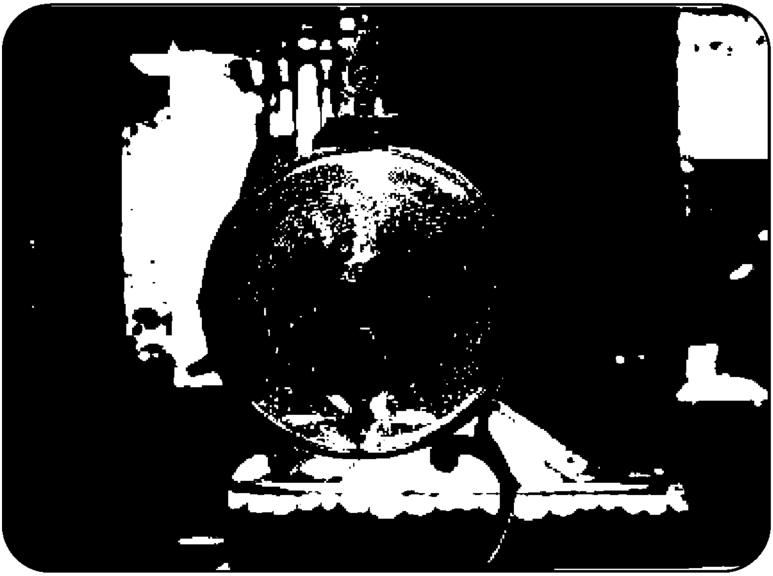

3: امام شمس الدین السخاوی علیہ الرحمہ (متوفی 902ھ)

امام شمس الدین محمد بن عبد الرحمن سخاوی اپنے فتاویٰ میں میلاد النبی ﷺ منانے کے بارے میں فرماتے ہیں:

وانما حدث بعدها بالمقاصد الحسنة، والنية التى للاخلاص شاملة، ثم لازال اهل الاسلام فى سائر الاقطار والمدن العظام يحتفلون فى شهر مولده ﷺ وشرف وكرم بعمل الولائم البديعة، والمطاعم المشتملة على الامور البهية والبديعة، ويتصدقون فى لياليه بأنواع الصدقات، ويظهرون المسرات ويزيدون فى المبرات، بل يعتنون بقراءة مولده الكريم، ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عظيم عميم، بحيث كان مما جرب كما قال الامام شمس الدين بن الجزرى المقرى، انه امان تام فى ذالك العام وبشرى تعجل بنيل ما ينبغى ويرام

(المورد الروی فی مولد النبی ونسبہ الطاہر، ص 13,12)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

”(محفل میلاد النبی ﷺ) قرون ثلاثہ کے بعد صرف نیک مقاصد کے لئے شروع ہوئی اور جہاں تک اس کے انعقاد میں نیت کا تعلق ہے تو وہ اخلاص پر مبنی تھی۔ پھر ہمیشہ سے جملہ اہل اسلام تمام ممالک اور بڑے بڑے شہروں میں آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے مہینے میں محافل میلاد منعقد کرتے چلے آرہے ہیں اور اس کے معیار اور عزت وشرف کو عمدہ ضیافتوں اور خوبصورت طعام گاہوں (دسترخوانوں) کے ذریعے برقرار رکھا۔ اب بھی ماہ میلاد کی راتوں میں طرح طرح کے صدقات وخیرات دیتے ہیں اور خوشیوں کا اظہار کرتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرتے ہیں۔ بلکہ جونہی ماہ میلاد النبی ﷺ قریب آتا ہے، خصوصی اہتمام شروع کردیتے ہیں اور نتیجتاً اس ماہ مقدس کی برکات اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے فضل عظیم کی صورت میں ان پر ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ بات تجرباتی عمل سے ثابت ہے جیسا کہ امام شمس الدین بن جزری مقری نے بیان کیا ہے کہ ماہ میلاد کے اس سال مکمل طور پر حفظ وامان اور سلامتی رہتی ہے اور بہت جلد تمنائیں پوری ہونے کی بشارت ملتی ہے۔

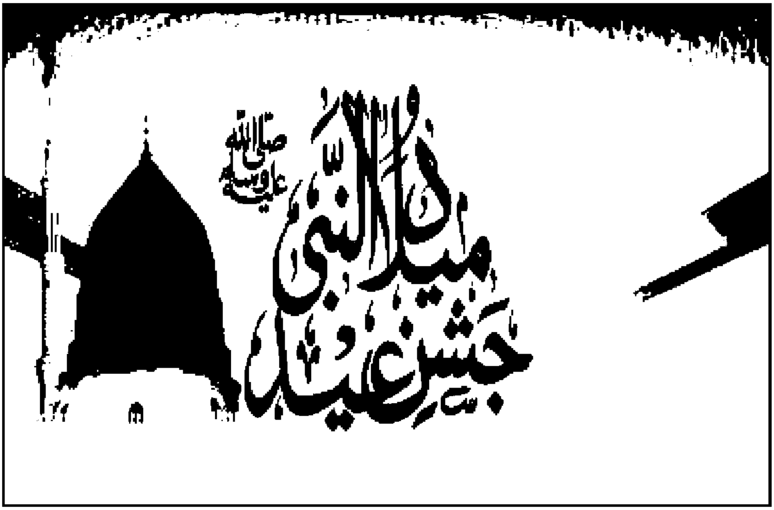

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

نویں صدی کے محدث امام ابن حجر ہیتمی المکی علیہ الرحمہ اپنی کتاب ''الفتاویٰ الحدیثیہ'' میں فرماتے ہیں کہ ہمارے ہاں میلا دو اذکار کی جو محفلیں منعقد ہوتی ہیں، وہ زیادہ تر نیک کاموں پر مشتمل ہوتی ہیں

الفتاوى الحديثية

تأليف

خاتمة الفقهاء والمحدّثين

شيخ الإسلام أحمد بن محمد بن علي بن حجر الهيتمي المكّي المصري

الشافعي السعدي الأنصاري شهاب الدين، أبي العباس

(ت ٩٧٤ هـ)

طبعة جديدة مدقّقة ومصحّحة

قدم لها

محمد عبد الرحمن المرعشلي

الناشر

قديمي كتب خانه آرام باغ كراچي

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

جرى ذلك الخلاف كذلك يجري هنا، إذ لا فارق يعتد هنا به، كيف والإمام الرباني المترجم بشيخ الكل في الكل أبو القاسم القشيري رحمه الله تعالى يجزم بأنه لا يجوز وقوعها في الدنيا لأحد غير نبينا ﷺ ولا على وجه الكرامة وادعى أن الأمة اجتمعت على ذلك، فإذا أجمعوا على امتناع وقوعها كان زاعمه لنفسه مخالفاً للإجماع مدعياً ما قد يترتب عليه نقص، فمن ثم قالوا بكفره وقتله بما مر.

فإن قلت: حكى عن الأشعري قول بوقوعها فكيف الإجماع حينئذٍ؟

قلت: إن صح الإجماع فواضح أنه لا ينظر إليه وأنّ قائله إنما قاله لظنه أن لا إجماع، وإن لم يصح كان هذا القول في غاية الشذوذ ولا ينظر إليه أيضاً، ولا يمنع وجوده التكفير لزاعم ما قدمته بشرطه.

[مطلب: الاجتماع للموالد والأذكار وصلاة التراويح مطلوب ما لم يترتب عليه شر وإلا فيمنع منه]

٩٠ ـ وسئل نفع الله به: عن حكم الموالد والأذكار التي يفعلها كثير من الناس في هذا الزمان هل هي سنة أم فضيلة أم بدعة؟ فإن قلتم إنها فضيلة فهل ورد في فضلها أثر عن السلف أو شيء من الأخبار، وهل الاجتماع للبدعة المباح جائز أم لا؟ وهل إذا كان يحصل بسببها أو سبب صلاة التراويح اختلاط واجتماع بين النساء والرجال ويحصل مع ذلك مؤانسة ومحادثة ومعاطاة غير مرضية شرعاً، وقاعدة الشرع مهما زحمت المفسدة خرّت المصلحة، وصلاة التراويح سنة، ويحصل بسببها هذه الأسباب المذكورة فهل يمنع الناس من فعلها أم لا يضر ذلك؟

فأجاب بقوله: الموالد والأذكار التي تفعل عندنا أكثرها مشتمل على خير، كصدقة، وذكر، وصلاة وسلام على رسول الله ﷺ ومدحه، وعلى شرّ بل شرور لو لم يكن منها إلا رؤية النساء للرجال الأجانب، وبعضها ليس فيها شرّ لكنه قليل نادر، ولا شكّ أن القسم الأول ممنوع للقاعدة المشهورة المقررة أنّ درء المفاسد مقدّم على جلب المصالح، فمن علم وقوع شيء من الشرّ فيما يفعله من ذلك فهو عاص آثم، وبفرض أنه عمل في ذلك خيراً، فربما خَيْرُهُ لا يساوي شرّه ألا ترى أن الشارع ﷺ اكتفى من الخير بما تيسر وفَطَم عن جميع أنواع الشر حيث قال: «إذا أمرتكم بأمر فأتوا منه ما استطعتم، وإذا نهيتكم عن شيء فاجتنبوه» فتأمله تعلم ما قررته من أن الشرّ وإن قلّ لا يُرَخّصُ في شيء منه، والخير يكتفى منه بما تيسر. والقسم الثاني سنّة تشمله الأحاديث الواردة في الأذكار المخصوصة والعامة.

كقوله ﷺ: «لا يقعد قوم يذكرون الله تعالى إلا حفّتهم الملائكة، وغشيتهم الرحمة، ونزلت عليهم السكينة، وذكرهم الله تعالى فيمن عنده» رواه مسلم

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

امام احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیتمی مکی علیہ الرحمہ سے پوچھا کہ فی زمانہ منعقد ہونے والی محافل میلاد اور محافل اذکار سنت ہیں یا نفل یا بدعت؟ تو انہوں نے جواب دیا:

اصل عبارت: الموالد والاذکار التی تفعل عندنا اکثرھا مشتمل علی خیر، کصدقة، وذکر، و صلاۃ و سلام علی رسول اللہ ﷺ علیه وسلم ومدحه

ترجمہ: ہمارے ہاں میلاد واذکار کی جو محفلیں منعقد ہوتی ہیں، وہ زیادہ تر نیک کاموں پر مشتمل ہوتی ہیں مثلاً ان میں صدقات دیئے جاتے ہیں (یعنی غرباء کی امداد کی جاتی ہے) ذکر کیا جاتا ہے، حضور ﷺ پر درود وسلام پڑھا جاتا ہے اور آپ ﷺ کی مدح کی جاتی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اس صندوق میں سے ایک میں رسول اللہ ﷺ کا قلم مبارک
اور دوسرے میں رسول اللہ ﷺ کی چادر مبارک ہے

سوال 5: جشن ولادت کو ”عید“ کیوں کہتے ہو۔ اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں، ایک عید الفطر اور دوسری عید الاضحیٰ، یہ تیسری عید، عید میلاد النبی کہاں سے آ گئی؟

جواب: اصل میں آپ لوگ ”عید“ کی تعریف سے ہی واقف نہیں اگر کچھ علم پڑھ لیا ہوتا تو ایسی بات نہ کرتے۔

عید کی تعریف اور جشن میلاد کو عید کہنے کی وجہ

ابو القاسم امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی 502ھ) عید کی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ”عید اسے کہتے ہیں جو بار بار لوٹ کر آئے، شریعت میں یہ لفظ یوم الفطر اور یوم النحر کے لئے خاص نہیں ہے۔ عید کا دن خوشی کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''عید کے ایام کھانے پینے اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ وقت گزارنے کے لئے ہیں'' اس لئے ہروہ دن جس میں خوشی حاصل ہو، اس دن کے لئے عید کا لفظ مستعمل ہوگیا ہے جیسا کہ اللہ عزوجل کا حضرت عیسٰی علیہ السلام کی دعا سے متعلق ارشاد ہے کہ ''ہم پر آسمان سے خوان (کھانا) اتار کہ وہ ہمارے (اگلوں پچھلوں کے لئے) عید ہو'' اور عید انسان کی اس حالت خوشی کو کہتے ہیں جو بار بار لوٹ کر آئے اور ''العائدۃ'' ہر اس منفعت کو کہتے ہیں جو انسان کو کسی چیز سے حاصل ہو''

علامہ راغب اصفہانی رحمتہ اللہ علیہ کے مذکورہ بالا کلام سے معلوم ہوا کہ عید ہر اس دن کو کہتے ہیں

1: جس میں انسان کو کوئی خوشی حاصل ہو

2: جس میں اللہ عزوجل کی طرف سے کوئی خصوصی رحمت ونعمت عطا ہوئی ہو۔

3: جسے کسی خوشی کے موقع سے کوئی خاص مناسبت ہو۔

الحمدللہ عزوجل علی احسانہ! بارہ ربیع الاول کے موقع پر یہ تینوں صورتیں ہی جمع ہوتی ہیں۔ آپ خود ہی فیصلہ کیجئے کہ ایک مسلمان کے لئے حضور نبی کریم ﷺ کے ولادت پاک کے دن سے بڑھ کر کیا خوشی ہوسکتی ہے؟ اس خوشی کے سبب بھی بارہ ربیع الاول کو عید کا دن قرار دیا جاتا ہے۔

آپ ﷺ جن کے صدقے ہمیں خدا کی پہچان ملی، ایمان کی لازوال دولت ملی، قرآن جیسا بابرکت تحفہ ملا جن کے صدقے زندگی گزارنے کا ڈھنگ آیا اور جن کی ذات اقدس ہمارے لئے سراپا رحمت ہے ان سے بڑھ کر کون سی رحمت اور کون سی نعمت ہے؟ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حواری خوان نعمت عطا ہونے والے دن کو عید کہہ سکتے ہیں اور وہ دن ان کے اگلوں پچھلوں کے لئے یوم عید ہوسکتا ہے تو ہم بدرجہ اولیٰ اس بات کے مستحق

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

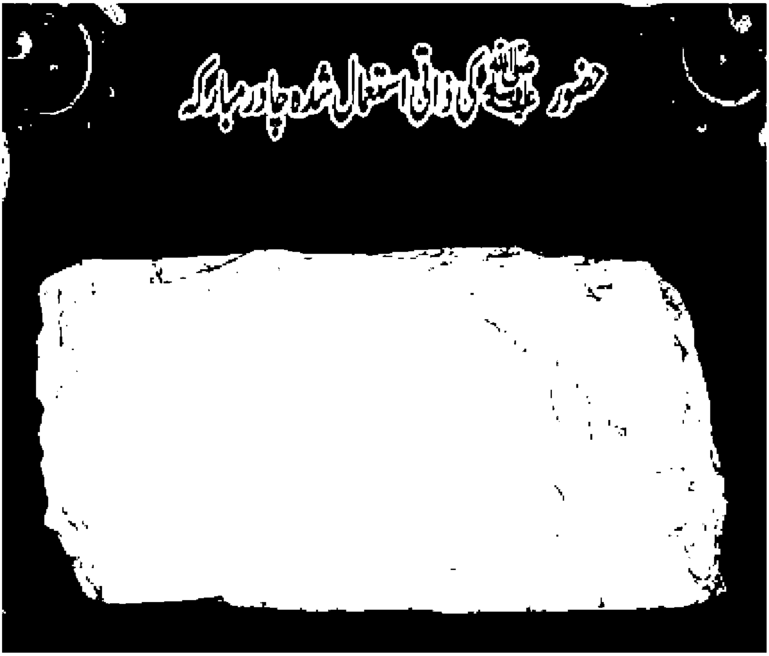

ہیں کہ امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روز ولادت کو عید میلاد النبی ﷺ کا نام دیں اور عید منائیں۔

کہتے ہیں کہ ''کسی معتبر کتاب میں یوم میلاد کو عید نہیں لکھا گیا'' فی الوقت میرے پاس موجود کتاب کے اعتبار کے لئے صرف اتنا ہی کہوں گا کہ اشرف علی تھانوی صاحب نے اور تمام علمائے دیو بند نے اس کتاب کو اپنی تحریروں کی وقعت ظاہر کرنے کے لئے حوالہ دے کر جگہ جگہ اس کا ذکر کیا ہے اور نشر الطیب تو اس کتاب کے حوالوں سے بھری ہوئی ہے اور معترضین کی مزید تسلی کے لئے عرض ہے کہ اس کتاب کے عربی متن کے اردو ترجمہ پر تعریفی تقاریظ علمائے دیو بند نے لکھی ہیں۔ اس کتاب کا نام ''مواہب اللدنیہ'' ہے ترجمہ کو ''سیرۃ محمدیہ'' بھی کہا جاتا ہے۔

امام احمد بن محمد بن ابی بکر الخطیب قسطلانی رحمتہ اللہ علیہ کی یہ کتاب پانچ سو برس پرانی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہے۔اس کی شرح ''زرقانی'' آٹھ ضخیم جلدوں میں علامہ ابوعبداللہ محمد زرقانی نے لکھی جو اہل علم میں بہت قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ 1338 ہجری میں جن علمائے دیوبند نے اس کتاب پر تعریفی تقاریظ لکھیں ان کے نام بھی ملاحظہ فرمالیں۔

☆ جناب محمد احمد مہتمم دارالعلوم دیوبند و مفتی عالیہ عدالت ممالک سرکار آصفیہ نظامیہ ☆ جناب محمد حبیب الرحمن مددگار مہتمم دارالعلوم دیوبند ☆ جناب اعزاز علی مدرس، مدرسہ دیوبند ☆ جناب سراج احمد رشیدی مدرس، مدرسہ دیوبند ☆ جناب محمد انور معلم، دارالعلوم دیوبند

اس کتاب کے صفحہ 75 پر امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''اللہ تعالیٰ اس مرد پر رحم کرے جس نے آنحضرت ﷺ کی ولادت کے مبارک مہینہ کی راتوں کو ''عیدین'' اختیار کیا ہے تاکہ اس کا یہ (عید) اختیار کرنا ان لوگوں پر سخت تر بیماری ہو جن کے دلوں میں سخت مرض ہے اور عاجز کرنے والی لادوا بیماری، آپ کے مولد شریف کے سبب ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

نویں صدی کے محدث حضرت امام قسطلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحمتیں نازل فرماتا ہے جو میلاد النبی ﷺ کی رات بہ طور عید مناتا ہے اور جس (بدبخت) کے دل میں عناد اور دشمنی کی بیماری ہے، وہ اپنی دشمنی میں اور زیادہ سخت ہو جاتا ہے

المواهب اللدنية بالمنح المحمدية

تأليف

الشيخ أحمد بن محمد القسطلاني

المتوفى ٩٢٣هـ سنة

شرحه وعلق عليه

مأمون بن محيي الدين الجنان

طبعة جديدة كاملة

الجزء الأول

دار الكتب العلمية
DKI

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

[ذكر رضاعه[1] ﷺ]

وأرضعته ﷺ ثويبة، عتيقة أبي لهب، أعتقها حين بشرته بولادته عليه السلام.

— وقد رؤي أبو لهب بعد موته في النوم فقيل له ما حالك؟ فقال: في النار، إلا أنه خفف عني كل ليلة إثنين، وأمص من بين أصبعي هاتين ماء[2]، وأشار برأس أصبعه وأن ذلك بإعتاقي لثويبة عندما بشرتني بولادة النبي ﷺ وبإرضاعها له.

— قال ابن الجزري[3]: فإذا كان هذا أبو لهب الكافر، الذي نزل القرآن بذمه جوزي في النار بفرحه ليلة مولد النبي ﷺ به، فما حال المسلم الموحد من أمته عليه السلام الذي يسر بمولده، ويبذل ما تصل إليه قدرته في محبته ﷺ، لعمري إنما يكون جزاؤه من الله الكريم أن يدخله بفضله العميم جنات النعيم.

— ولا زال أهل الإسلام يحتفلون بشهر مولده عليه السلام[4]، ويعملون الولائم، ويتصدقون في لياليه بأنواع الصدقات، ويظهرون السرور، ويزيدون في المبرات. ويعتنون بقراءة مولده الكريم، ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم.

— ومما جرب من خواصه أنه أمان في ذلك العام، وبشرى عاجلة بنيل البغية والمرام، فرحم الله امرءاً اتخذ ليالي شهر مولده المبارك أعياداً، ليكون أشد علة على من في قلبه مرض وأعيا داء.

---

(١) انظر زاد المعاد بشرح المراغب ١/ ٦٢.

(٢) أخرجه البخاري في كتاب النكاح باب (٢١) رقم الحديث (٥١٠١).

(٣) هو محمد بن محمد بن محمد بن علي بن يوسف. أبو الخير شمس الدين العمري الدمشقي ثم الشيرازي الشافعي الشهير بابن الجزري، (٧٥١ هـ - ٨٣٣ هـ). حافظ، مقرىء. توفي في شيراز. الأعلام ٧/ ٤٥. شذرات الذهب ٧/ ٢٠٤ الضوء اللامع ٩/ ٢٥٥ رقم الترجمة (٦٠٨) مفتاح السعادة ٢/ ٨٥ هدية العارفين ٢/ ١٨٧.

(٤) أول من أحدث فعل ذلك كوكبري. مظفر الدين ابن الأمير زين الدين أبي الحسن علي بن بكتكين التركماني. أبو سعيد الملك المظفر صاحب إربل المتوفي بإربل سنة (٦٣٠ هـ). وقال ابن كثير: «كان يعمل المولد الشريف في ربيع الأول، ويحتفل فيه احتفالاً هائلاً». البداية والنهاية ١٣/ ١٤٧.

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اصل عبارت: وقد روعی ابو لھب بعد موته فی النوم، فقیل لـه: ما حالک؟ قال: فی النار، الا انه خفف کل لیلة اثنتین وامص من بین اصبعی ھاتین ماء، واشار الی راس اصبعیه، وان ذلک باعتاقی لثویبة عندما بشرتنی۔ بولادة النبی صلی اللہ علیه وسلم وبارضاعھا له

قال ابن الجوزی: فاذا کان ابو لھب الکافر الذی نزل القرآن بذمه جوزی فی النار بفرحة لیلة مولد النبی صلی اللہ علیه وسلم، فما حال المسلم من امته بسر بمولده، ویبذل ماتصل الیه قدرته فی محبته صلی اللہ علیه وآله وسلم؟ لعمری! انما کان جزاؤه من اللہ الکریم ان یدخله بفضله جنات النعیم

ولایزال اھل الاسلام یحتفلون بشھر مولده صلی اللہ علیه وآله وسلم ویعملون الولایم ویتصدقون فی لیالیه بانواع الصدقات ویظھرون السرور ویزیدون فی المبرات ویعتنون بقراءة مولده الکریم ویظھر علیھم من مکانه کل فضل عمیم ومماجرب من خواصه انه امان فی ذلک العام وبشری عاجل بنیل البغیة والمرام، فرحم اللہ امرا اتخذلیالی شھر مولده المبارک اعیاد الیکون اشد غلبة علی من فی قلبه مرض وعناد

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

☆امام قسطلانی فرماتے ہیں (م 943ھ)

ابولہب کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو اس سے پوچھا گیا۔ اب تیرا کیا حال ہے؟ کہنے لگا: آگ میں جل رہا ہوں، تاہم ہر پیر کے دن (میرے عذاب میں) تخفیف کر دی جاتی ہے اور انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا کہ میری ان دو انگلیوں کے درمیان سے پانی (کا چشمہ) نکلتا ہے (جسے میں پی لیتا ہوں) اور یہ (تخفیفِ عذاب میرے لئے) اس وجہ سے ہے کہ میں نے ثویبہ کو آزاد کیا تھا جب اس نے مجھے محمد (ﷺ) کی ولادت کی خبر دی اور اس نے آپ ﷺ کو دودھ بھی پلایا تھا۔

امام ابن جزری کہتے ہیں۔ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کے موقع پر خوشی منانے کے اجر میں ابولہب کے عذاب میں بھی تخفیف کر دی جاتی ہے۔ جس کی مذمت (میں) قرآن حکیم میں (ایک مکمل) سورت نازل ہوئی ہے۔ تو اُمت محمدیہ کے اس مسلمان کو ملنے والے اجر و ثواب کا کیا عالم ہوگا جو آپ کے میلاد کی خوشی مناتا ہے اور آپ ﷺ کی محبت و عشق میں حسب استطاعت خرچ کرتا ہے؟ خدا کی قسم! میرے نزدیک اللہ تعالیٰ ایسے مسلمان کو (اپنے محبوب ﷺ کی خوشی منانے کے طفیل) اپنے فضل کے ساتھ اپنی نعمتوں بھری جنت عطا فرمائے گا۔

اور ہمیشہ سے مسلمانوں کا یہ دستور رہا ہے کہ ربیع الاول کے مہینے میں میلاد کی محفلیں منعقد کرتے ہیں، دعوتیں کرتے ہیں، اس کی راتوں میں صدقات و خیرات اور خوشی کے اظہار کا اہتمام کرتے ہیں۔ ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ ان دنوں میں زیادہ سے زیادہ نیک کام کریں۔ اس موقع پر وہ ولادت باسعادت کے واقعات بھی بیان کرتے ہیں۔

میلاد شریف منانے کے خصوصی تجربات میں محفل میلاد منعقد کرنے والے سال بھر امن و عافیت میں رہتے ہیں اور یہ مبارک عمل ہر نیک مقصد میں جلد کامیابی کی بشارت کا سبب بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحمتیں نازل فرماتا ہے جو میلاد النبی ﷺ کی شب بطور عید مناتا ہے اور جس (بدبخت) کے دل میں عناد اور دشمنی ہے وہ اپنی دشمنی میں اور زیادہ سخت ہوتا ہے

(المواہب اللدنیہ، جلد اول، ص 78، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

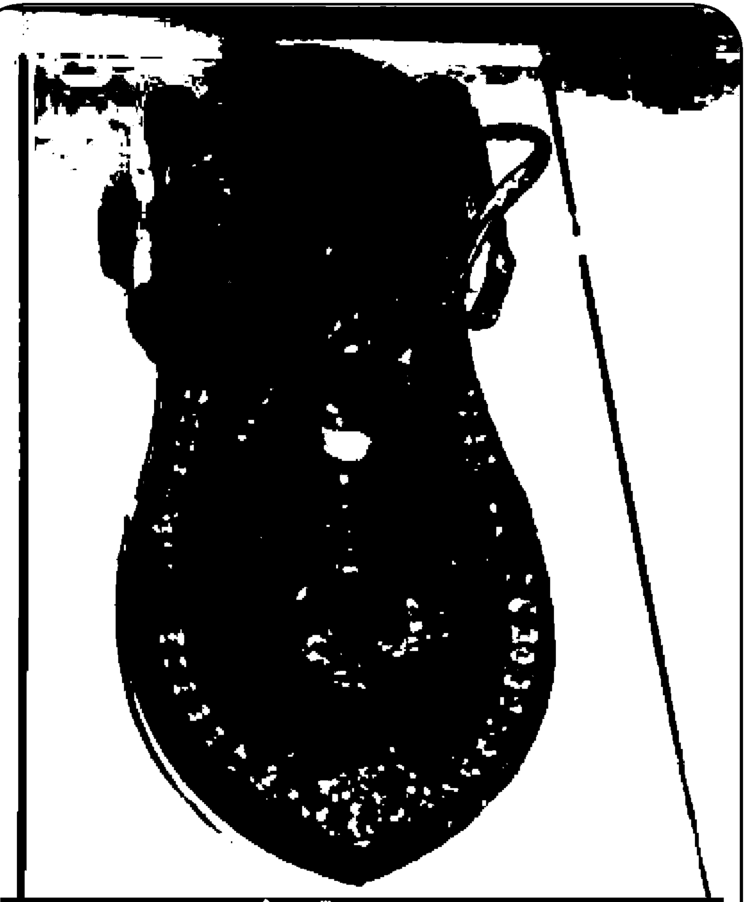

تاجدار کائنات ﷺ کا نعل پاک

الیوم اکملت لکم دینکم
کا یوم نزول عید کے طور پر منانا

جب سورۃ المائدہ کی تیسری آیت (الیوم اکملت لکم دینکم) نازل ہوئی تو یہودی اسے عام طور پر زیر بحث لاتے ہوئے مسلمانوں کے ساتھ مکالمہ کرتے تھے۔ درج

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ذیل حدیث میں اسی حوالہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ایک یہودی کا مکالمہ بیان کیا گیا ہے اور اس سے میلاد النبی ﷺ کا دن بہ طور عید منانے پر استشہاد کیا گیا ہے۔

1۔امام بخاری (194-256ھ) الصحیح میں روایت کرتے ہیں:

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ان رجلا من الیھود قال لہ: یاامیر المومنین! آیۃ فی کتابکم تقرؤونھا، لو علینا معشر الیھود نزلت، لاتخذنا ذلك الیوم عیداً، قال: ای آیۃ؟ قال (الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا) قال عمر: قد عرفنا ذلك الیوم، والمکان الذی نزلت فیہ علی النبی ﷺ، وھو قائم بعرفۃ یوم جمعۃ

(بخاری، کتاب الایمان، باب زیادۃ الایمان ونقصانہ، جلد 1، حدیث 45، ص 25)

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک یہودی نے ان سے کہا: اے امیر المومنین! آپ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ آیت ہم گروہ یہود پر اترتی تو ہم اس کے نزول کا دن عید بنا لیتے۔ آپ نے پوچھا کون سی آیت؟ اس نے کہا (آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو (بہ طور) دین (یعنی مکمل نظام حیات کی حیثیت سے) پسند کر لیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس دن اور جس جگہ یہ آیت حضور نبی اکرم ﷺ پر نازل ہوئی، ہم اس کو پہچانتے ہیں۔ آپ ﷺ اس وقت جمعہ کے دن عرفات کے مقام پر کھڑے تھے''

اس حدیث میں قابل غور نکتہ یہ ہے کہ یہودی نے سوال کیا کہ اگر تکمیل دین کی یہ آیت

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہم پر اترتی تو ہم اس کے نزول کا دن عید کے طور پر مناتے، آپ ایسا کیوں نہیں کرتے؟ انہیں مغالطہ تھا کہ شاید مسلمان اسے عام دن کے طور پر ہی لیتے ہیں۔ یہاں جواب بھی اسی نوعیت کا ہونا چاہئے تھا، مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے۔

قد عرفنا ذلك اليوم، والمكان الذى نزلت فيه

''ہم اس دن اور مقام کو خوب پہچانتے ہیں جہاں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی''

وہ دن جمعہ اور حج کا تھا اور وہ جگہ جہاں آیت کا نزول ہوا، عرفات کا میدان تھا۔ ظاہراً سوال اور جواب کے مابین کوئی ربط اور مطابقت دکھائی نہیں دیتی لیکن درحقیقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جواب سوال کے عین مطابق ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرفہ اور یوم الجمعہ کے الفاظ سے ہی اس کا مکمل جواب دے دیا اور اشارۃً بتادیا کہ یوم حج اور یوم جمعہ دونوں ہمارے ہاں عید کے دن ہیں۔ ہم انہیں سالانہ اور ہفتہ وار عید کے طور پر مناتے ہیں۔ پس یہودی کا اس جواب سے خاموش رہنا اور دوبارہ سوال نہ کرنا بھی اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وضاحت کے بعد لاجواب ہو کر رہ گیا تھا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جواب کو مکمل وضاحت قرار دیتے ہوئے حافظ ابن حجر عسقلانی (773-852ھ) تبصرہ کرتے ہیں۔

عندی ان ھذہ الروایۃ اکتفی فیھا بالاشارۃ

(فتح الباری، جلد اول، حدیث 45، ص 105)

"میرے نزدیک اس روایت میں اشارہ کرنے پر ہی اکتفا کیا گیا ہے"

2: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جواب کی تصریح حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی ہوتی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں ایسی قوم کو جانتا ہوں کہ اگر ان پر یہ آیت نازل ہوتی تو وہ اسے عید کے طور پر مناتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کون سی آیت؟ میں نے کہا

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا

(سورۃ المائدہ پارہ 5، آیت 3)

"آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو (بہ طور) دین (یعنی مکمل نظام حیات کی حیثیت سے) پسند کر لیا"

اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

انی لاعرف فی ای یوم انزلت: (الیوم اکملت لکم دینکم) یوم جمعۃ ویوم عرفۃ، وھما لنا عیدان

(المعجم الاوسط، جلد اول، حدیث 830، ص 253)

"میں پہچانتا ہوں کہ کس دن الیوم اکملت لکم دینکم نازل ہوئی، جمعہ اور عرفات کے دن، اور وہ دونوں دن (پہلے سے) ہی ہمارے عید کے دن ہیں"

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

مذکورہ بالا روایات ثابت کرتی ہیں کہ یہودی کا نظریہ درست تھا۔اسی لئے اس کی توثیق کی گئی ورنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس وقت اس کی تردید کردیتے اور فرماتے کہ شریعت نے ہمارے لئے عید کے دن مقرر کر رکھے ہیں، لہذا ہم اس دن کو بہ طور عید نہیں منا سکتے۔ بہ الفاظ دیگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودی کو باور کرایا کہ اگر یہ دن تمہارے نصیب میں ہوتا تو تم اس دن ایک عید مناتے مگر ہم تو یوم عرفہ اور یوم جمعہ دو عیدیں مناتے ہیں۔

3۔اس معنی کی تائید کتب حدیث میں مذکور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے اس واقعہ سے بھی ہوتی ہے جسے حضرت عمار بن ابی عمار رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔وہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت:

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا

تلاوت کی تو آپ کے پاس ایک یہودی کھڑا تھا۔اس نے کہا:

لو انزلت ھذہ علینا لاتخذنا یومھا عیداً

”اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس کے نزول کا دن عید کے طور پر مناتے“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

فانھا نزلت فی یوم عیدین: فی یوم الجمعۃ ویوم عرفۃ

(ترمذی شریف، کتاب تفسیر القرآن، باب من سورۃ المائدہ، حدیث 3044، جلد 5، ص 250)

”بے شک یہ آیت دو عیدوں یعنی جمعہ اور عرفہ (حج) کے دن نازل ہوئی“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہودی کا قول رد نہیں کیا بلکہ اس کی تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ اس آیت کا نزول جمعہ اور عرفہ (حج) کے دن ہوا جنہیں مسلمان

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

پہلے ہی عیدوں کے طور پر مناتے ہیں۔

ان احادیث سے اس امر کی تائید ہوتی ہے کہ نزولِ نعمت کے دن کو بطور عید منانا جائز ہے۔ جس طرح تکمیلِ دین کی آیت کا یومِ نزول روزِ عید ٹھہرا، اِسی طرح وہ دن جب حضور رحمتِ عالم ﷺ خود دنیا میں تشریف لائے اور جن کے صدقے ہمیں صرف یہ آیت نہیں بلکہ مکمل قرآن جیسی نعمت عطا ہوئی، اس دن کو بطور عید کیوں نہیں منایا جاسکتا؟

حقیقت تو یہ ہے کہ عید میلاد منانا اصل حلاوتِ ایمان ہے مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ حُبّ رسول ﷺ کو ایمان کی بنیاد تسلیم کیا جائے ورنہ یہ حقیقت سمجھ میں نہیں آسکتی۔ وہ ذات اقدس جن کے صدقے تمام عالم کو عیدیں نصیب ہوئیں، ان کا جشنِ میلاد منانے کے لئے دل میں گنجائش نہ ہونا کون سی کیفیتِ ایمان کی نشاندہی کرتا ہے؟ حضور نبی اکرم ﷺ پر نازل ہونے والی سورۃ المائدۃ کی یہ آیت بہت بڑی خوش خبری اور بشارت کی آئینہ دار تھی۔ جس دن اس آیت کا نزول ہوا وہ دن عید الجمعہ اور عید الحج کی خوشیاں لے کر طلوع ہوا۔ لہٰذا اہلِ ایمان کے لئے یہ نکتہ سمجھ لینا کچھ مشکل نہیں کہ جس مبارک دن نبی آخر الزماں حضور محمد مصطفی ﷺ کی ولادت مبارکہ ہوئی، وہ سب عیدوں سے بڑی عید کا دن ہے۔ جمہور اہلِ اسلام محافلِ میلاد کے ذریعے اپنی دلی مسرت کا اظہار اور بارگاہِ ایزدی میں اس نعمتِ ابدی کے حصول پر ہدیۂ شکر بجالاتے ہیں۔ اس دن اظہارِ مسرت و انبساط عین ایمان ہے۔ جمہور امتِ مسلمہ مداومت سے اس معمول پر عمل پیرا ہے اور رسولِ محتشم ﷺ کا یومِ ولادت ''12 ربیع الاول'' ہر سال بڑے تزک و احتشام سے عید کے طور پر مناتی ہے۔

بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے سوا کسی دن کے لئے عید کا لفظ استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ ہم یہی سوال حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف لے جاتے ہیں کہ کیا عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے سوا کسی دن کے لئے عید کا لفظ استعمال کر سکتے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہیں یا نہیں؟ ان کی طرف سے جواب آتا ہے:

فانهما نزلت فی یوم عیدین: فی یوم الجمعة ویوم عرفة

''بے شک یہ آیت دو عیدوں یعنی جمعہ اور عرفہ (حج) کے دن نازل ہوئی''

اس جواب پر یہ اعتراض بھی کیا جا سکتا ہے کہ یوم عرفہ تو عید الاضحیٰ کا دن ہے۔ ہمارا جواب یہ ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے یوم جمعہ کو بھی یوم عید قرار دیا ہے۔ اور اگر ان اجل صحابہ کے قول کے مطابق جمعہ کا دن عید ہوسکتا ہے تو پھر میلاد مصطفی ﷺ کا دن عید کیوں نہیں ہوسکتا؟ بلکہ وہ تو عید الاعیاد (عیدوں کی عید) ہے کہ ان صاحب لولاک ﷺ کے صدقہ اور وسیلہ سے پوری نسل انسانی کو قرآن حکیم جیسے بے مثل صحیفہ آسمانی اور ہدایت ربانی سے فیض یاب ہونے کا موقع ملا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

شیخ ابن تیمیہ اپنی کتاب "اقتضاء الصراط المستقیم" کے صفحہ نمبر 268 پر لکھتا ہے کہ جولوگ حضور ﷺ کی محبت و تعظیم میں ان کی ولادت کے دن کو مناتے ہیں، ان کے لئے اجر و ثواب ہے

النصارى الذين يتخذون أمثال أيام حوادث عيسى عليه السلام أعياداً، أو اليهود. وإنما العيد شريعة، فما شرعه الله اتبع، وإلا لم يحدث في الدين ما ليس منه.

وكذلك ما يحدثه بعض الناس، إما مضاهاة للنصارى في ميلاد عيسى عليه السلام، وإما محبة للنبي ﷺ وتعظيماً له. والله قد يثيبهم على هذه المحبة والاجتهاد، لا على البدع، من اتخاذ مولد النبي ﷺ عيداً. مع اختلاف الناس في مولده، فإن هذا لم يفعله السلف، مع قيام المقتضي له، وعدم المانع منه، ولو كان هذا خيراً محضاً، أو راجحاً، لكان السلف رضي الله عنهم أحق به منا، فإنهم كانوا أشد محبة لرسول الله ﷺ وتعظيماً له منا، وهم على الخير أحرص. وإنما كمال محبته وتعظيمه في متابعته وطاعته واتباع أمره، وإحياء سنته باطناً وظاهراً، ونشر ما بعث به، والجهاد على ذلك بالقلب واليد واللسان. فإن هذه طريقة السابقين الأولين من المهاجرين والأنصار، والذين اتبعوهم بإحسان. وأكثر هؤلاء الذين تجدهم حرصاء على أمثال هذه البدع، مع ما لهم فيها من حسن القصد والاجتهاد الذي يرجى لهم به المثوبة، تجدهم فاترين في أمر الرسول عما أمروا بالنشاط فيه، وإنما هم بمنزلة من يحلي المصحف ولا يقرأ فيه، أو يقرأ فيه ولا يتبعه، وبمنزلة من يزخرف المسجد ولا يصلي فيه، أو يصلي فيه قليلاً، وبمنزلة من يتخذ المسابيح والسجادات المزخرفة. وأمثال هذه الزخارف الظاهرة التي لم تشرع، ويصحبها من الرياء والكبر والاشتغال عن المشروع ما يفسد حال صاحبها، كما جاء في الحديث: «ما ساء عمل قوم قط إلا زخرفوا مساجدهم»(1).

واعلم أن من الأعمال ما يكون فيه خير لاشتماله على أنواع من المشروع، وفيه أيضاً شر من بدعة وغيرها، فيكون ذلك العمل خيراً بالنسبة إلى الإعراض عن الدين بالكلية كحال المنافقين والفاسقين.

وهذا قد ابتلي به أكثر الأمة في الأزمان المتأخرة. فعليك هنا بأدبين:

أحدهما: أن يكون حرصك على التمسك بالسنة باطناً وظاهراً في خاصتك وخاصة من يطيعك، واعرف المعروف، وأنكر المنكر.

الثاني: أن تدعو الناس إلى السنة بحسب الإمكان، فإذا رأيت من يعمل هذا ولا يتركه

(1) أخرجه ابن ماجه في (4) كتاب المساجد والجماعات، (2) باب: تشييد المساجد، الحديث (741). وأخرجه المتقي الهندي في كنز العمال، الحديث: 20824، وذكره أبو نعيم في حلية الأولياء، الحلية: 1/152.

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اصل عبارت: وکذٰلك مایحدّثه بعض النّاس اما مضاھاۃ للنّصارٰی فی میلاد عیسٰی علیه السّلام، واما محبّۃً لّلنّبی ﷺ وتعظیمًا، واللہ قدیثیبھم علٰی ھذہ المحبّۃ والاجتھاد لاعلی البدع من اتّخاذ مولد النبّی ﷺ عیدًا

ترجمہ: اور اسی طرح ان امور پر (ثواب دیا جاتا ہے) جو بعض لوگ ایجاد کر لیتے ہیں، میلاد عیسیٰ علیہ السلام میں نصاریٰ سے مشابہت کے لئے یا حضور ﷺ کی محبت اور تعظیم کے لئے۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں اس محبت اور اجتہاد پر ثواب عطا فرماتا ہے نہ کہ بدعت پر، ان لوگوں کو جنہوں نے یوم میلاد النبی ﷺ کو بہ طور عید اپنایا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

شیخ ابن تیمیہ اپنی کتاب ''اقتضاء الصراط المستقیم'' کے صفحہ نمبر 269 پر لکھتا ہے کہ میلاد شریف کی تعظیم اور اسے شعار بنالینا بعض لوگوں کا عمل ہے اس میں اجر ہے کیونکہ ایسا کرنے والوں کی نیت نیک ہے

اقتضاء الصراط المستقيم

لمخالفة أصحاب الجحيم

تأليف

شيخ الإسلام ... ابن تيمية

تحقيق

دار الفكر

إلا إلى شر منه، فلا تدعو إلى ترك منكر بفعل ما هو أنكر منه، أو بترك واجب أو مندوب تركه أضر من فعل ذلك المكروه، ولكن إذا كان في البدعة نوع من الخير، فعوض عنه من الخير المشروع بحسب الإمكان، إذ النفوس لا تترك شيئاً إلا بشيء، ولا ينبغي لأحد أن يترك خيراً إلا إلى مثله، أو إلى خير منه، فإنه كما أن الفاعلين لهذه البدع معيبون قد أتوا مكروهاً، فالتاركون أيضاً للسنن مذمومون، فإن منها ما يكون واجباً على الإطلاق، ومنها ما يكون واجباً على التقييد، كما أن الصلاة النافلة لا تجب، ولكن من أراد أن يصليها يجب عليه أن يأتي بأركانها، وكما يجب على من أتى الذنوب أن يأتي بالكفارات والقضاء والتوبة والحسنات الماحية، وما يجب على من كان إماماً، أو قاضياً، أو مفتياً، أو والياً من الحقوق، وما يجب على طالبي العلم، أو نوافل العبادة من الحقوق.

ومنها ما يكره تركه أو يجب فعله على الأئمة دون غيرهم. وعامتها يجب تعليمها والحض عليها والدعاء إليها.

وكثير من المنكرين لبدع العبادات تجدهم مقصرين في فعل السنن من ذلك، أو الأمر

ولعل حال كثير منهم يكون أسوأ من حال من يأتي بتلك العبادات المشتملة على نوع من الكراهة، بل الدين: هو الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، ولا قوام لأحدهما إلا بصاحبه، فلا ينهى عن منكر، ولا يؤمر بمعروف يغني عنه، كما يؤمر بعبادة الله وينهى عن عبادة ما سواه.

إذ رأس الأمر: شهادة أن لا إله إلا الله. والنفوس قد خُلقت لتعمل لا لتترك، وإنما الترك مقصود لغيره، فإن لم يشتغل بعمل صالح وإلا لم يترك العمل السيء أو الناقص، لكن لما كان من الأعمال السيئة ما يفسد عليها العمل الصالح نهيت عنه حماية للعمل الصالح.

تعظيم المولد واتخاذه موسماً: قد يفعله بعض الناس، ويكون له فيه أجر عظيم، لحسن قصده، وتعظيمه لرسول الله ﷺ كما قدمت لك أنه يحسن من بعض الناس ما يستقبح من المؤمن المسدد. ولهذا قيل للإمام أحمد عن بعض الأمراء: إنه أنفق على مصحف ألف دينار ونحو ذلك، فقال: دعه، فهذا أفضل ما أنفق فيه الذهب، أو كما قال.

مع أن مذهبه أن زخرفة المصاحف مكروهة. وقد تأول بعض الأصحاب أنه أنفقها في تجويد الورق والخط.

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اصل عبارت: فتعظیم المولد واتّخاذہ موسما ، قد یفعله بعض النّاس ، ویکون له یکون له فیه اجرٌ عظیم ، لحسن قصده ، وتعظیمه لرسول اللهﷺ کما قدمته لك انّه یحسن من بعض النّاس ما یستقبح من المومن المسدّد

ترجمہ: میلاد شریف کی تعظیم اور اسے شعار بنالینا بعض لوگوں کا عمل ہے اور اس میں اس کے لئے اجر عظیم بھی ہے، کیونکہ اس کی نیت نیک ہے اور رسول اللہ ﷺ کی تعظیم بھی ہے، جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے کہ بعض لوگوں کے نزدیک ایک امر اچھا ہے اور بعض مومن اسے قبیح کہتے ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

سرکار کریم ﷺ کی جائے ولادت

سوال 6: کیا علمائے اُمّت اور محدثین کے اقوال وافعال سے جشن عید میلاد النبی ﷺ منانے کا ثبوت ملتا ہے؟

جواب: اس اُمّت کے بڑے بڑے مفتیان کرام، علمائے کرام، مفسرین، محدثین، شارحین اور فقہاء نے اپنی اپنی کتابوں میں جشن عید میلاد النبی ﷺ منانے کو باعث اجر وثواب لکھا ہے چنانچہ اس ضمن میں علمائے اُمّت کے اقوال ملاحظہ ہوں:

جشن عید میلاد النبی ﷺ کے متعلق محدثین کے نظریات

1: حجۃ الدین امام محمد بن ظفر المکی علیہ الرحمہ کا نظریہ:

حجۃ الدین امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن ظفر المکی علیہ الرحمہ (متوفی 568ھ) کہتے ہیں کہ الدر المنتظم میں ہے:

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

وقد عمل المحبون للنبی ﷺ فرحاً بمولدہ الولائم، فمن ذلك ما عمله بالقاهرة المعزیة من الولائم الکبار الشیخ ابو الحسن المعروف بابن قفل قدس اللہ تعالٰی سرہ. شیخ شیخنا ابی عبداللہ محمد بن النعمان، وعمل ذلك قبل جمال الدین العجمی الهمذانی، ومن عمل ذلك علی قدر وسعه یوسف الحجار بمصر، وقد رأی النبی ﷺ وهو یحرض یوسف المذکور علی عمل ذلك

(سبل الہدیٰ الرشاد فی سیرۃ خیر العباد جلد اول، ص 363)

''اہل محبت حضور ﷺ کے میلاد کی خوشی میں دعوت طعام منعقد کرتے آئے ہیں۔ قاہرہ کے جن اصحاب محبت نے بڑی بڑی ضیافتوں کا انعقاد کیا، ان میں شیخ ابوالحسن بھی ہیں جو کہ ابن قفل قدس اللہ تعالیٰ سرہ کے نام سے مشہور ہیں اور ہمارے شیخ ابوعبداللہ محمد بن نعمان کے شیخ ہیں۔ یہ عمل مبارک جمال الدین عجمی ہمذانی نے بھی کیا اور مصر میں سے یوسف حجار نے اسے بہ قدر وسعت منعقد کیا اور پھر انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو (خواب میں) دیکھا کہ آپ ﷺ یوسف حجار کو عمل مذکور کی ترغیب دے رہے تھے''

2: شیخ معین الدین عمر بن محمد المَلّا علیہ الرحمہ (متوفی 570ھ) کا نظریہ

شیخ معین الدین ابوحفص عمر بن محمد بن خضر اربلی موصلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

وکان اول من فعل ذلك بالموصل الشیخ عمر بن محمد الملا احد الصالحین المشهورین وبه اقتدی فی ذلك صاحب اربل وغیرہ رحمهم اللہ تعالٰی

(ابوشامۃ، الباعث علی انکار البدع والحوادث، ص 24)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

''اور شہر موصل میں سب سے پہلے میلاد شریف کا اجتماع منعقد کرنے والے شیخ عمر بن محمد ملا تھے جن کا شمار مشہور صالحین میں ہوتا تھا اور شاہ اربل و دیگر لوگوں نے انہی کی اقتداء کی ہے۔ اللہ ان پر رحم فرمائے۔

3: علامہ ابن جوزی علیہ الرحمہ

(متوفی 579ھ) کا نظریہ

علامہ ابن جوزی بیان المیلاد النبوی ﷺ میں فرماتے ہیں:

لازال اهل الحرمين الشريفين والمصر واليمن والشام وسائر بلاد العرب من المشرق والمغرب يحتفلون بمجلس مولد النبی ﷺ ويفرحون بقدوم هلال شهر ربيع الاول ويهتمون اهتماماً بليغاً على السماع والقراة لمولد النبی ﷺ وينالون بذالك اجراً جزيلاً وفوزاً عظيماً
(بیان المیلاد النبی، ص 85)

''مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ، مصر، شام، یمن الغرض شرق تا غرب تمام بلادِ عرب کے باشندے ہمیشہ سے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفلیں منعقد کرتے آئے ہیں۔ وہ ربیع الاول کا چاند دیکھتے تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہتی۔ چنانچہ ذکرِ میلاد پڑھنے اور سننے کا خصوصی اہتمام کرتے اور اس کے باعث بے پناہ اَجر و کامیابی حاصل کرتے رہے ہیں۔''

4: امام کمال الدین الادفوی علیہ الرحمہ

(متوفی 748ھ) کا نظریہ

اِمام کمال الدین ابو الفضل جعفر بن ثعلب بن جعفر الادفوی ''الطالع السعید الجامع

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

لاسماء نجباء الصعید ''میں فرماتے ہیں:

حکی لنا صاحبنا العدل ناصر الدین محمود بن العماد ان ابا الطیب محمد بن ابراھیم السبتی المالکی نزیل قوص، احد العلماء العاملین، کان یجوز بالمکتب فی الیوم الذی ولد فیه النبی ﷺ فیقول: یافقیه! ھذا یوم سرور، اصرف الصبیان، فیصرفنا

وھذا منه دلیل علی تقریرہ وعدم انکارہ، وھذا الرجل کان فقیھاً مالکیاً متفنناً فی علوم، متورعاً، اخذ عنه ابو حیان وغیرہ، مات سنة خمس وتسعین وستمائة

(حسن المقصد فی عمل المولد، ص 67,66)

''ہمارے ایک مہربان دوست ناصر الدین محمود بن عماد حکایت کرتے ہیں کہ بے شک ابوطیب محمد بن ابراہیم سبتی مالکی۔ جو قوص کے رہنے والے تھے اور صاحبِ عمل علماء میں سے تھے۔ اپنے دارالعلوم میں حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت کے دن محفل منعقد کرتے اور مدرسے میں چھٹی کرتے۔ وہ (اساتذہ سے) کہتے: اے فقیہ! آج خوشی ومسرت کا دن ہے، بچوں کو چھوڑ دو۔ پس ہمیں چھوڑ دیا جاتا۔

''ان کا یہ عمل ان کے نزدیک میلاد کے اِثبات وجواز اور اِس کے عدم کے اِنکار پر دلیل وتائید ہے۔ یہ شخص (محمد بن ابراہیم) مالکیوں کے بہت بڑے فقیہ اور ماہرِ فن ہو گزرے ہیں جو بڑے زُہد وورع کے مالک تھے۔ علامہ ابوحیان اور دیگر علماء نے ان سے اِکتسابِ فیض کیا ہے اور انہوں نے 695ھ میں وفات پائی۔''

5: امام برہان الدین بن جماعہ علیہ الرحمہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

(متوفی 790ھ) کا نظریہ

اِمام برہان الدین ابو اِسحاق اِبراہیم بن عبد الرحیم بن اِبراہیم بن جماعہ الشافعی ایک نامور قاضی ومفسر تھے۔ آپ نے دس جلدوں پر مشتمل قرآن حکیم کی تفسیر لکھی۔ ملا علی قاری (م 1014ھ) ''المورد الروی فی مولد النبوی ونسبہ الطاھر'' میں آپ کے معمولاتِ میلاد شریف کی بابت لکھتے ہیں:

فقد اتصل بنا ان الزاهد القدوة المعمر ابا اسحاق ابراهيم بن عبدالرحيم بن ابراهيم جماعة لما كان بالمدينة النبوية، على ساكنها افضل الصلاة واكمل التحية، كان يعمل طعاماً فى المولد النبوى، ويطعم الناس، ويقول: لو تمكنت عملت بطول الشهر كل يوم مولداً

(المورد الروی فی مولد النبی ﷺ ونسبہ الطاہر، ص 17)

''ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ زاہد وقدوہ معمر ابو اِسحاق بن اِبراہیم بن عبد الرحیم جب مدینۃ النبی۔ اُس کے ساکن پر افضل ترین درود اور کامل ترین سلام ہو۔ میں تھے تو میلادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر کھانا تیار کر کے لوگوں کو کھلاتے تھے، اور فرماتے تھے: اگر میرے بس میں ہوتا تو پورا مہینہ ہر روز محفلِ میلاد کا اہتمام کرتا۔''

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

شیخ الاسلام والمسلمین ابوالفضل ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ دلائل دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میلاد کے موقع پر ذکر' تلاوت' ضیافت' صدقہ' نعتیں اور اچھے کام کرنا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہے

حسن المقصد في عمل المولد

للإمام جلال الدين عبد الرحمن السيوطي

٨٤٩ هـ - ٩١١ هـ

دراسة وتحقيق
مصطفى عبد القادر عطا

دار الكتب العلمية

— كلام الحافظ أبو الفضل ابن حجر في عمل المولد:

— وقد سئل شيخ الإسلام حافظ العصر أبو الفضل ابن حجر عن عمل المولد فأجاب بما نصه:

أصل عمل المولد بدعة لم ينقل عن أحد من السلف الصالح من القرون الثلاثة، ولكنها مع ذلك قد اشتملت على محاسن وضدها. فمن تحرى في عملها المحاسن، وتجنب ضدها، كان بدعة حسنة، وإلا فلا.

قال: وقد ظهر لي تخريجها على أصل ثابت، وهو ما ثبت في الصحيحين من «أن النبي ﷺ قدم المدينة، فوجد اليهود يصومون يوم عاشوراء، فسألهم فقالوا: هو[١٧٩] يوم أغرق الله فيه فرعون، ونجى موسى، فنحن نصومه شكراً لله تعالى»[١٨٠].

فيستفاد منه فعل الشكر لله [تعالى][١٨١] على ما منَّ به في يوم معين من إسداء[١٨٢] نعمة، أو دفع نقمة. ويعاد ذلك في نظير ذلك اليوم من كل سنة.

والشكر لله [تعالى][١٨٣] يحصل بأنواع العبادات كالسجود والصيام والصدقة والتلاوة، وأي نعمة أعظم من النعمة ببروز هذا النبي [ﷺ][١٨٤] [الذي هو][١٨٥] نبي الرحمة في ذلك اليوم.

(١٧٩) في أ: هذا يوم.
(١٨٠) أخرجه البخاري، في كتاب الصوم، باب ٦٩. وفي كتاب الأنبياء، باب ٩١، وابن ماجة في كتاب الصيام، باب ٤١. ومالك في الموطأ، في كتاب الصيام حديث ١٢٨. والإمام أحمد بن حنبل في المسند ١/ ٢٩١، ٣١٠، ٣٣٦، ٢/ ٣٥٩
(١٨١) ما بين المعقوفتين سقطت من ط.
(١٨٢) في أ: كلمة غير مقروءة رسمت هكذا في الأصول.
(١٨٣) ما بين المعقوفتين سقطت من أ.
(١٨٤) ما بين المعقوفتين سقطت من ط.
(١٨٥) ما بين المعقوفتين سقطت من ط.

٦٣

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حسن المقصد في عمل المولد

للإمام جلال الدين عبد الرحمن السيوطي
٨٤٩ هـ - ٩١١ هـ

دراسة وتحقيق
مصطفى عبد القادر عطا

دار الكتب العلمية

وعلى هذا فينبغي أن يتحرى اليوم بعينه، حتى يطابق قصة موسى عليه السلام في يوم عاشوراء.

ومن لم يلاحظ[١٨٦] ذلك لا يبالي بعمل المولد في أي يوم في الشهر، بل توسع قوم فنقلوه إلى يوم من السنة، وفيه ما فيه، فهذا ما يتعلق بأصل عمله.

ما يجب أن يقتصر عليه عمل المولد:

وأما ما يعمل فيه فينبغي أن يقتصر فيه على ما يفهم الشكر لله تعالى من نحو ما تقدم ذكره من التلاوة، والإطعام، والصدقة، وإنشاد شيء من المدائح النبوية والزهدية المحركة للقلوب إلى فعل الخير، والعمل للآخرة.

ما يجب تجنبه:

وأما ما يتبع ذلك من السماع واللهو وغير ذلك، فينبغي أن يقال: ما كان من ذلك مباحاً بحيث يقتضي السرور[١٨٧] بذلك اليوم، لا بأس بإلحاقه به، وما كان حراماً أو مكروهاً فيمنع، وكذا ما كان خلاف الأولى. انتهى.

ما ورد في عقيقة النبي ﷺ عن نفسه بعد البعث:

قلت: وقد ظهر لي تخريجه على أصل آخر، وهو ما أخرجه البيهقي، عن أنس رضي الله عنه «أن النبي ﷺ عق عن نفسه بعد النبوة»[١٨٨].

(١٨٦) في [illegible]: ومن لم.

(١٨٧) في [illegible]: لا يقتضي السرور.

(١٨٨) في السنن الكبرى ٩/ ٣٠٠. قال البيهقي: قال عبد الرزاق: إنما تركوا عبد الله بن محرر، وهو الذي روى عنه قتادة عن أنس من قتادة من عبد الله بن محرر، لحال هذا الحديث.
وفي مجمع الزوائد الهيثمي ٤/ ٥٩: عن أنس رضي الله عنه أن النبي ﷺ عق عن نفسه بعدما بعث نبياً. قال الهيثمي: رواه البزار والطبراني في الأوسط، ورجال الطبراني رجال الصحيح خلا الهيثم بن جميل وهو ثقة، وشيخ الطبراني أحمد بن مسعود الخياط المقدسي ليس هو في الميزان. اهـ.

٦٤

http://ataunnabi.blogspot.in

اصل عبارت: کلام الحافظ ابو الفضل ابن حجر فی عمل المولد:

وقد سئل شیخ الاسلام حافظ العصر ابوالفضل ابن حجرٍ من عمل المولد فاجاب بمانصنه:

اصل عمل المولد بدعةٌ لم ینقل عن احدٍ من السّلف الصّالح من القرون الثّلاثه، ولٰکنّھا مع ذٰلك فقد اشتملت علیٰ محاسنٍ وضدّھا، فمن تحرّی فی عملھا المحاسن، وتجنب ضدّھا، کان بدعةٌ حسنةٌ، والافلا

قال: وقد ظھر لی تخریجھا علیٰ اصل ثابتٍ، وھو ماثبت فی الصّحیحین من انّ النبی ﷺ قدم المدینة، فوجد الیھود یصومون یوم عاشوراء، فسالھم فقالوا ھو یوم اغرق فیہ فرعون، ونجّی موسیٰ، فنحن نصومه شکر اللہ تعالیٰ:

فسیتفاد منه فعل الشکر اللہ (تعالیٰ) علیٰ مامن بہ فی یوم معین من اسداء نقمة، اودفع نقمة، ویعاد ذٰلك فی نظیرٍ ذٰلك الیوم من کلّ سنةٍ والشّکر اللہ(تعالیٰ) یحصل بانواع العبادات کالسّجود والصّیام والصّدقة والتّلاوة، وای نعمة اعظمٍ من النّعمة ببروز ھٰذا النّبی ﷺ (الذی ھو) نبّی الرحمة فی ذٰلك الیوم:

وعلیٰ ھٰذا فینبغی ان یتحری الیوم بعینہحتّی یطابق قصّة موسیٰ علیه السّلام فی یوم عاشوراء

ومن لم یلاحظ ذٰلك لایبالی یعمل المولد فی ای یومٍ فی الشّھر، بل

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

توسّع قوم فنقوله الیٰ یوم من السنة، وفیه مافیه، فهٰذا مایتعلّق بأصل عمله

مایجب ان یقتصر علیه عمل المولد:

وامّاما یعمل فیه فینبغي ان یقتصر فیه علیٰ ما یفهم الشّکر الله تعالیٰ من نحوما تقدّم ذکره من التلاوة، والاطعام، والصّدقة، وانشاء شئ، من المدائح النبویّة والزّهدیّة المحرکة للقلوب الی فعل الخیر والعمل للّاخرة

ترجمہ: شیخ ابوالفضل ابن حجر عسقلانی (852ھ) سے میلاد کے عمل کے حوالے سے پوچھا گیا تو آپ نے اس کا جواب کچھ یوں دیا:

میرے نزدیک یوم میلاد النبی ﷺ منانے کی اساسی دلیل وہ روایت ہے جسے ''صحیحین'' میں روایت کیا گیا ہے کہ حضور ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے یہود کو عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ آپ نے ان سے پوچھا ایسا کیوں کرتے ہو؟ اس پر وہ عرض کناں ہوئے کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق کیا اور موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی، سو ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکر بجالانے اس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی احسان وانعام کے عطاء ہونے یا کسی مصیبت کے ٹل جانے پر کسی معین دن میں اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا اور ہر سال اس دن کی یاد تازہ کرنا مناسب تر ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اللہ تعالیٰ کا شکر نماز وسجدہ، روزہ، صدقہ اور تلاوت قرآن و دیگر عبادات کے ذریعہ بجالایا جاسکتا ہے اور حضور ﷺ کی ولادت سے بڑھ کر اللہ کی نعمتوں میں سے کون سی نعمت ہے؟ اس لئے اس دن ضرور شکر بجالانا چاہیئے۔

اس وجہ سے ضروری ہے کہ اسی معین دن کو منایا جائے تاکہ یوم عاشوراء کے حوالے سے حضرت موسیٰ کے واقعہ سے مطابقت ہو

اور اگر کوئی اس چیز کو ملحوظ نہ رکھے تو میلاد مصطفی ﷺ کے عمل کو ماہ کے کسی بھی دن منانے میں حرج نہیں بلکہ بعض نے تو اسے یہاں تک وسیع کیا ہے کہ سال میں سے کوئی بھی دن منالیا جائے۔ بس یہی ہے جو کہ عمل مولد کی اصل سے متعلق ہے۔

جبکہ وہ چیزیں جن پر عمل کیا جاتا ہے ضروری ہے کہ ان پر اکتفا کیا جائے جس سے شکر خداوندی سمجھ آئے۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ (ان میں) ذکر، تلاوت، ضیافت، صدقہ، نعتیں، صوفیانہ کلام جو کہ دلوں کو اچھے کاموں کی طرف راغب کرے اور آخرت کی یاد دلائے (وغیرہ جیسے امور شامل ہیں) (ص 63-64)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

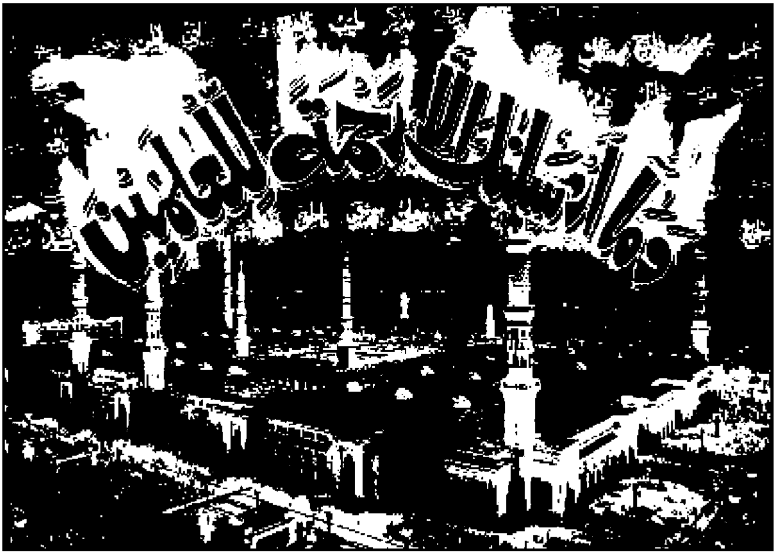

6: حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ

(متوفی 1034ھ)

گیارہویں صدی کے مجدد امام ربانی شیخ احمد سرہندی حضرت مجدد الف ثانی (1624-1564) اپنے ''مکتوبات'' میں فرماتے ہیں:

نفس قرآں خواندن بصوت حسن و در قصائد نعت و منقبت خواندن چہ مضائقہ است؟ ممنوع تحریف و تغییر حروف قرآن است، والتزام رعایۃ مقامات نغمہ و تردید صوت باآں، بہ طریق الحان با تصفیق مناسب آن کہ در شعر نیز غیر مباح است۔ اگر بہ نہجے خوانند کہ تحریف کلمات قرآنی نشود...... چہ مانع است؟

(مکتوبات دفتر سوم، مکتوب نمبر 72)

''اچھی آواز میں قرآن حکیم کی تلاوت کرنے، قصیدے اور منقبتیں پڑھنے میں کیا حرج

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہے؟ ممنوع تو صرف یہ ہے کہ قرآن مجید کے حروف کو تبدیل و تحریف کیا جائے اور اِلحان کے طریق سے آواز پھیرنا اور اس کے مناسب تالیاں بجانا جو کہ شعر میں بھی ناجائز ہے۔ اگر ایسے طریقہ سے مولود پڑھیں کہ قرآنی کلمات میں تحریف واقع نہ ہو اور قصائد پڑھنے میں مذکورہ (ممنوعہ) اُوامر نہ پائے جائیں تو پھر کون سا اَمر مانع ہے؟''

7: شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ (متوفی 1052ھ) کا نظریہ

گیارہویں صدی کے مجدد شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اپنی اپنی کتاب ماثَبَت مِنَ السُّنّة فی ایّام السَّنَة میں ہر مہینہ اور اس میں خاص خاص شب و روز کے فضائل اور ان میں کیے جانے والے اَعمال مفصل بیان کیے ہیں۔ اُنہوں نے ماہِ ربیع الاول کے ذیل میں میلاد شریف منانے اور شبِ قدر پر شبِ ولادت کی فضیلت ثابت کی ہے۔ اور بارہ (12) ربیع الاول کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا جشن منانا بہ طورِ خاص ثابت کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

وقد رؤی أبولهب بعد موته فی النوم، فقیل لـه: ما حالك؟ قال: فی النار، إلا أنه خُفّف كل لیلة اثنتین، وأمص من بین أصبعی هاتین مـاء. وأشار إلی رأس إصـبعیه. وإن ذلك بإعتاقی لثویبة عنـد مـا بشرتنی بولادة النبی صلی الله علیه وآله وسلم وبإرضاعها له.

قال ابن الجوزی: فإذا كان أبولهب الكافر الذی نزل القـران بذمّـه جُوزیَ فی النار بفرحه لیلة مولد النبی صلی الله علیه وآلـه وسـلم، فمـا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

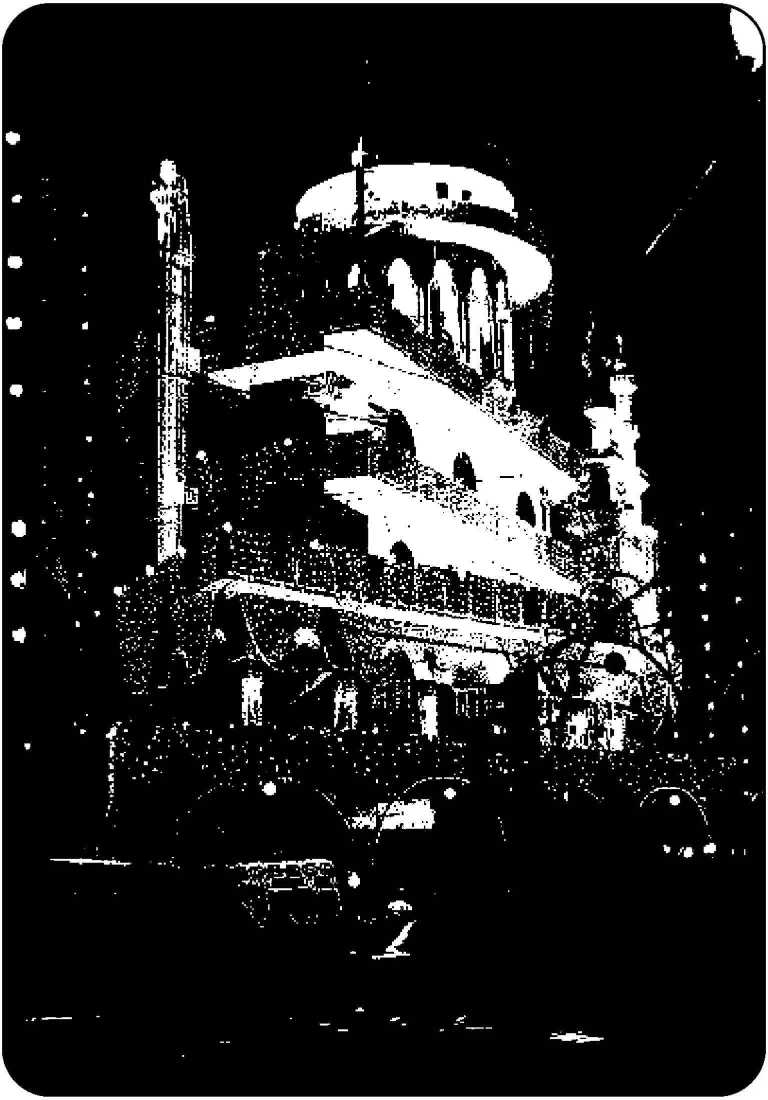

حال المسلم من أمته يسر بمولده، ويبذل ما تَصل إليه قدرته في
محبته صلى الله عليه وآله وسلم؟ لعمري! إنما كان جزاؤه من الله
الكريم أن يدخله بفضله جنات النعيم.

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ولا یزال أهل الاسلام یحتفلون بشهر مولده صلی الله علیه وآله وسلم ویعملون الولایم ویتصدقون فی لیالیه بأنواع الصدقات ویظهرون السرور ویزیدون فی المبرّات ویعتنون بقراءة مولده الکریم ویظهر علیهم من مکانه کل فضل عمیم.

وهما جرّب من خواصه أنه أمان فی ذلك العام وبشری عاجل بنیل البغیة والمرام. فرحم الله امرأ اتخذ لیالی شهر مولده المبارك أعیاداً لیکون أشد غلبة علی من فی قلبه مرض عناد

(ما ثبت من السنۃ فی ایام السنۃ ص 60)

''ابولہب کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو اس سے پوچھا گیا: اب تیرا کیا حال ہے؟ کہنے لگا: آگ میں جل رہا ہوں، تاہم ہر پیر کے دن (میرے عذاب میں) تخفیف کر دی جاتی ہے اور۔ اُنگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا کہ: میری ان دو انگلیوں کے درمیان سے پانی (کا چشمہ) نکلتا ہے (جسے میں پی لیتا ہوں) اور یہ (تخفیفِ عذاب میرے لیے) اس وجہ سے ہے کہ میں نے ثویبہ کو آزاد کیا تھا جب اس نے مجھے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ولادت کی خوش خبری دی اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ بھی پلایا تھا۔

''ابن جوزی (متوفی 579ھ) کہتے ہیں: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کے موقع پر خوشی منانے کے اَجر میں ابولہب کے عذاب میں بھی تخفیف کر دی جاتی ہے جس کی مذمت (میں) قرآن حکیم میں (ایک مکمل) سورت نازل ہوئی ہے۔ تو اُمتِ محمدیہ کے اُس مسلمان کو ملنے والے اَجر و ثواب کا کیا عالم ہوگا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد کی خوشی مناتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت وعشق میں حسبِ اِستطاعت خرچ کرتا ہے؟ خدا کی قسم! میرے نزدیک اللہ تعالیٰ ایسے مسلمان کو (اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی منانے کے طفیل) اپنے فضل کے ساتھ اپنی نعمتوں بھری جنت عطا فرمائے گا۔

''اور ہمیشہ سے مسلمانوں کا یہ دستور رہا ہے کہ ربیع الاول کے مہینے میں میلاد کی محفلیں منعقد کرتے ہیں، دعوتیں کرتے ہیں، اس کی راتوں میں صدقات وخیرات اور خوشی کے اِظہار کا اہتمام کرتے ہیں۔ ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ ان دنوں میں زیادہ سے زیادہ نیک کام کریں۔ اس موقع پر وہ ولادت باسعادت کے واقعات بھی بیان کرتے ہیں۔

''میلاد شریف منانے کے خصوصی تجربات میں محفلِ میلاد منعقد کرنے والے سال بھر امن و عافیت میں رہتے ہیں اور یہ مبارک عمل ہر نیک مقصد میں جلد کامیابی کی بشارت کا سبب بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس پر رحمتیں نازل فرماتا ہے جو میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شب بہ طور عید مناتا ہے، اور جس (بدبخت) کے دل میں عناد اور دشمنی کی بیماری ہے وہ اپنی دشمنی میں اور زیادہ سخت ہو جاتا ہے۔''

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

نویں صدی کے محدث امام زرقانی علیہ الرحمہ المواہب اللدنیہ کی شرح میں فرماتے ہیں۔ اہل اسلام ان ابتدائی تین ادوار کے بعد سے ہمیشہ ماہِ میلادالنبی ﷺ میں محافلِ میلاد منعقد کرتے چلے آرہے ہیں

شرح العلامة الزرقاني

المتوفى سنة ١١٢٢ هـ

على

المواهب اللدنية بالمنح المحمدية

للعلامة القسطلاني

المتوفى سنة ٩٢٣ هـ

ضبطه وصححه

محمد عبد العزيز الخالدي

الجزء الأول

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

الإسلام يحتفلون بشهر مولده عليه الصلاة والسلام، ويعملون الولائم، ويتصدقون في لياليه بأنواع الصدقات، ويظهرون السرور، ويزيدون في المبرات، ويعتنون بقراءة مولده الكريم، ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم.

ومما جرب من خواصه أنه أمان في ذلك العام، وبشرى عاجلة بنيل البغية والمرام، فرحم الله امرأ اتخذ ليالي شهر مولده المبارك أعيادا، ليكون أشد علة

الإسلام) بعد القرون الثلاثة التي شهد المصطفى ﷺ بخيريتها، فهو بدعة. وفي أنها حسنة، قال السيوطي: وهو مقتضى كلام ابن الحاج في مدخله فإنه إنما ذمّ ما احتوى عليه من المحرمات مع تصريحه قبل بأنه ينبغي تخصيص هذا الشهر بزيادة فعل البرّ وكثرة الصدقات والخيرات وغير ذلك من وجوه القربات، وهذا هو عمل المولد المستحسن والحافظ أبي الخطاب بن دحية. ألف في ذلك التنوير في مولد البشير النذير، فأجازه الملك المظفّر صاحب أربل بألف دينار، واختاره أبو الطيب السبتي نزيل قوص وهؤلاء من أجلّة المالكية أو مذمومة وعليه التاج الفاكهاني وتكفل السيوطي، لردّ ما استند إليه حرفًا حرفًا، والأول أظهر، لما اشتمل عليه من الخير الكثير.

(يحتفلون) يهتمون (بشهر مولده عليه الصّلاة والسّلام، ويعملون الولائم ويتصدّقون في لياليه بأنواع الصدقات، ويظهرون السرور) به (ويزيدون في المبرّات ويعتنون بقراءة) قصة (مولده الكريم، ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم) وأوّل من أحدث فعل ذلك الملك المظفر أبو سعيد صاحب أربل، قال ابن كثير في تاريخه: كان يعمل المولد الشريف في ربيع الأوّل ويحتفل فيه احتفالاً هائلاً وكان شهمًا شجاعًا بطلاً عاقلاً عالمًا عادلاً، وطالت مدّته في الملك إلى أن مات وهو محاصر الفرنج بمدينة عكا في سنة ثلاثين وستّمائة محمود السيرة والسريرة، قال سبط بن الجوزي في مرآة الزمان: حكى لي بعض من حضر سماط المظفر في بعض المواليد أنه عدّ فيه خمسة آلاف رأس غنم شواء وعشرة آلاف دجاجة، ومائة فرس، ومائة ألف زبدية، وثلاثين ألف صحن حلوى، وكان يحضر عنده في المولد أعيان العلماء والصوفية فيخلع عليهم، ويطلق لهم البخور وكان يصرف على المولد ثلاثمائة دينار، انتهى.

(ومما جرب من خواصه) أي: عمل المولد (أنه أمان في ذلك العام وبشرى عاجلة بنيل البغية) بكسر الباء وضمها لغة الحاجة التي تبغيها، وقيل: بالكسر الهيئة وبالضم الحاجة، قاله المصباح. (والمرام) أي: المطلوب فهو تفسيري، إلى هنا كلام ابن الجوزي في مولده المسمّى عرف التعريف بالمولد الشريف.

(فرحم الله امرأ اتخذ ليالي شهر مولده المبارك أعيادًا) جمع عيد (ليكون) الاتخاذ (أشدّ علّة) بكسر العين في أكثر النسخ، أي: مرضًا، وفي بعضها بغين معجمة مضمومة، أي:

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

على من في قلبه مرض وأعيى داء.

ولقد أطنب ابن الحاج في «المدخل» في الإنكار على ما أحدثه الناس من البدع والأهواء والغناء بالآلات المحرمة عند عمل المولد الشريف، فالله تعالى يثيبه على قصده الجميل، ويسلك بنا سبيل السنة، فإنه حسبنا ونعم الوكيل.

احتراق قلب، فكلاهما صحيح. (على من في قلبه مرض، وأعيى) بفتح الهمزة وسكون العين مضافًا إلى (داء) المنصور للسجع، وأصله المدّ عطف على أشدّ علّة، أي بما يعميه من الغيظ الحاصل له بمولده ﷺ. (ولقد أطنب ابن الحاج) أبو عبد الله محمد بن محمد العبدري الفارسي أحد العلماء العاملين المشهورين بالزهد والصلاح من أصحاب ابن أبي حمزة، كان فقيهًا عارفًا بمذهب مالك وصحب جماعة من أرباب القلوب، مات بالقاهرة سنة سبع وثلاثين وسبعمائة. (في) كتاب (المدخل) إلى تنمية الأعمال بتحسين النيات والتنبيه على كثير من البدع المحدثة والعوائد المنتحلة، قال ابن فرحون: وهو كتاب حفيل جمع فيه علمًا غزيرًا، والاهتمام بالوقوف عليه متعيّن ويجب على من ليس له في العلم قدم راسخ أن يهتم بالوقوف عليه، انتهى.

(في الإنكار على ما أحدثه الناس) البشر، وقد يكون من الإنس والجنّ، قيل: مشتق من ناس ينوس إذا تحرك، وقيل: من النسيان وإلى ترجيحه يومىء كلام المنجد، قال أبو تمام:

لا تنسين تلك العهود فإنما سميت إنسانا لأنك ناسي

(من البدع والأهواء) أي: المفاسد التي تميل إليها النفس، فهو مساوٍ للبدع المرادة هنا، (والغناء) مثل كتاب الصوت وقياسه الضم؛ لأنه صوت وغنّي بالتشديد: ترنّم بالغناء، كذا في المصباح. (بالآلات المحرّمة) كالعود والطنبور (عند عمل المولد الشريف، فالله تعالى يثيبه على قصده الجميل) الجنّة ونعيمها (ويسلك بنا سبيل السنّة) أي: الطريق الموصلة إليها من فعل الطاعات واجتناب المعاصي، والمراد: طلب الهداية إلى ذلك، وفي نسخة: بنا وبه والمراد بسلوكها بالنسبة لابن الحاج جعله في زمرة المتقين في الآخرة، (فإنه) سبحانه (حسبنا) كافينا (ونعم الوكيل) الموكول إليه هو، والحاصل: أن عمله بدعة لكنه اشتمل على محاسن وضدّها، فمن تحرّى المحاسن واجتنب ضدّها كانت بدعة حسنة، ومن لا فلا.

قال الحافظ ابن حجر في جواب سؤال: وظهر لي تخريجه على أصل ثابت، وهو ما في الصحيحين: أن النبي ﷺ قدم المدينة فوجد اليهود يصومون يوم عاشوراء فسألهم، فقالوا: هو يوم أغرق الله فيه فرعون ونجّى موسى ونحن نصومه شكرًا، قال: فيستفاد منه فعل الشكر على ما منّ به في يوم معيّن، وأي نعمة أعظم من بروز نبي الرحمة والشكر يحصل بأنواع العبادة كالسجود والصيام والصدقة والتلاوة، وسبقه إلى ذلك الحافظ ابن رجب. قال السيوطي: وظهر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اصل عبارت: استمر اهل الاسلام بعد القرون الثلاثة التی شهد المصطفی صلی اللہ علیه وسلم بخیریتها، فهو بدعة، وفی انها حسنة، قال السیوطی: وهو متقضی کجلام ابن الحاج فی مدخله فانه انما ذم ما احتوی علیه من المحرمات مع تصریحه قبل بانه ینبغی تخصیص هذا الشهر بزیادة فعل البر و کثرة الصدقات والخیرات وغیر ذلک من وجوه القربات۔ وهذا هو عمل المولد مستحسن والحافظ ابی الخطاب بن دحیة الف فی ذلک "التنویر فی المولد البشیر النذیر" فاجازه الملک المظفر صاحب اربل بالف دینار، واختاره ابو الطیب السبتی نزیل قوص وهولاء من ارجلة المالکیة او مذمومة وعلیه التاج الفاکهانی وتکفل السیوطی لردما استند الیه حرفا حرفا والاول اظهر، لما اشتمل علیه من الخیر الکثیر

یحتفلون: یهتمون بشهر مولده علیه الصلوٰة والسلام ویعملون الولائم ویتصدقون فی لیالیه بانواع الصدقات ویظهرون السروریه، ویزیدون فی المبرات ویعتنون بقرأة قصة مولده الکریم ویظهر علیهم من برکاته کل فضل عمیم

ترجمہ: اہل اسلام ان ابتدائی تین ادوار (جنہیں حضور ﷺ نے خیر القرون فرمایا ہے) کے بعد سے ہمیشہ ماہ میلاد النبی ﷺ میں محافل میلاد منعقد کرتے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

چلے آرہے ہیں۔ یہ عمل (اگرچہ) بدعت ہے مگر ''بدعت حسنہ'' ہے (جیسا کہ امام سیوطی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے اور ''المدخل'' میں ابن الحاج کے کلام سے بھی یہی مراد ہے کہ اس ماہ مبارک کو اعمال صالحہ اور صدقہ وخیرات کی کثرت اور دیگر اچھے کاموں کے لئے خاص کر دینا چاہئے۔ میلاد منانے کا یہی طریقہ پسندیدہ ہے۔ حافظ ابو خطاب بن دحیہ کا بھی یہی موقف ہے جنہوں نے اس موضوع پر ایک مستقل کتاب ''التنویر فی المولد البشیر والنذیر'' تالیف فرمائی جس پر مظفر شاہ اربل نے انہیں ایک ہزار دینار (بطور انعام) پیش کئے اور یہی رائے ابو طیب سبتی کی ہے جو قوص کے رہنے والے تھے۔ یہ تمام علماء جلیل القدر مالکی ائمہ میں سے ہیں یا پھر یہ (عمل مذکور) بدعت مذمومہ ہے جیسا کہ تاج فاکہانی کی رائے ہے۔ لیکن امام سیوطی نے ان کی طرف منسوب عبارات کا حرف بہ حرف رد فرمایا ہے (بہرحال) پہلا قول ہی زیادہ راجح اور واضح تر ہے۔ بایں وجہ یہ اپنے دامن میں خیر کثیر رکھتا ہے۔

لوگ (آج بھی) ماہ میلاد النبی ﷺ میں اجتماعات کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں اور اس کی راتوں میں طرح طرح کے صدقات وخیرات دیتے ہیں اور خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔ کثرت کے ساتھ نیکیاں کرتے ہیں اور مولود شریف کے واقعات پڑھنے کا اہتمام کرتے ہیں جس کے نتیجے میں اس کی خصوصی برکات اور بے پناہ فضل وکرم ان پر ظاہر ہوتا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

9: حضرت شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی علیہ الرحمہ (متوفی 1131ھ) کا نظریہ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے والد گرامی شاہ عبدالرحیم دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

كنت أصنع في أيام المولد طعاماً صلة بالنبي صلى الله عليه وآله وسلم، فلم يفتح لي سنة من السنين شيء أصنع به طعاماً. فلم أجد إلا حمصًا مقليا فقسمته بين الناس، فرأيته صلى الله عليه وآله وسلم وبين يديه هذا الحمص متبهجاً بشاشا.

(الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین ص 40)

''میں ہر سال حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد کے موقع پر کھانے کا اہتمام کرتا تھا، لیکن ایک سال (بوجہ عسرت شاندار) کھانے کا اہتمام نہ کر سکا، تو میں نے کچھ بھنے ہوئے چنے لے کر میلاد کی خوشی میں لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے وہی چنے رکھے ہوئے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش وخرم تشریف فرما ہیں۔''

برصغیر میں ہر مسلک اور طبقہ فکر میں یکساں مقبول و مستند ہستی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا اپنے والد گرامی کا یہ عمل اور خواب بیان کرنا اِس کی صحت اور حسبِ اِستطاعت میلاد شریف منانے کا جواز ثابت کرتا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

10: مفسر قرآن شیخ اسماعیل حقّی علیہ الرحمہ (متوفی 1137ھ) کا نظریہ

حضرت شیخ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ "تفسیر روح البیان" میں لکھتے ہیں:

ومن تعظیمه عمل المولد إذا لم یکن فیه منکر. قال الإمام السیوطی قُدّس سرہ: یستحب لنا إظهار الشکر لمولدہ علیه السلام.

(تفسیر روح البیان جلد 9 ص 56)

"اور میلاد شریف منانا آپ ﷺ کی تعظیم میں سے ہے جب کہ وہ منکرات سے پاک ہو۔ امام سیوطی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے۔ ہمارے لئے آپ ﷺ کی ولادت باسعادت پر اظہارِ تشکر کرنا مستحب ہے۔

11: حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ (متوفی 1174ھ) کا نظریہ

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنے والد گرامی اور صلحاء و عاشقان کی راہ پر چلتے ہوئے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محافل میں شریک ہوتے تھے۔ آپ مکہ مکرمہ میں اپنے قیام کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

و کنت قبل ذلك بمکة المعظمة فی مولد النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم فی یوم ولادته، والناس یصلون علی النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم ویذکرون إرهاصاته التی ظهرت فی ولادته ومشاهدة قبل بعثته، فرأیت

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

أنوارا سطعت دفعة وحداة لا أقول إني أدركتها ببصر الجسد، ولا أقول أدركتها ببصر الروح فقط، والله أعلم كيف كان الأمر بين هذا وذلك، فتأملت تلك الأنوار فوجدتها من قبل الملائكة المؤكلين بأمثال هذه المشاهد وبأمثال هذه المجالس، ورأيت يخالطه أنوار الملائكة أنوار الرحمة. (فيوض الحرمين، ص 80-81)

''اس سے پہلے میں مکہ مکرمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے دن ایک ایسی میلاد کی محفل میں شریک ہوا جس میں لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں ہدیہ درود وسلام عرض کررہے تھے اور وہ واقعات بیان کررہے تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے موقعہ پر ظاہر ہوئے اور جن کا مشاہدہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے ہوا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ اس محفل پر انوار وتجلیات کی برسات شروع ہوگئی۔ میں نہیں کہتا کہ میں نے یہ منظر صرف جسم کی آنکھ سے دیکھا تھا، نہ یہ کہتا ہوں کہ فقط روحانی نظر سے دیکھا تھا، اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان دو میں سے کون سا معاملہ تھا۔ بہرحال میں نے ان اَنوار میں غوروخوض کیا تو مجھ پر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ یہ اَنوار اُن ملائکہ کے ہیں جو ایسی مجالس اور مشاہد میں شرکت پر مامور ومقرر ہوتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ اَنوارِ ملائکہ کے ساتھ ساتھ اَنوارِ رحمت کا نزول بھی ہورہا تھا۔''

12: حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ (متوفی 1239ھ) کا نظریہ

تیرہویں صدی کے مجدّد شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی علیہ الرحمہ اپنے فتاوی میں لکھتے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہیں:

وبركة ربيع الأول بمولد النبي صلى الله عليه وآله وسلم فيه ابتداء وبنشر بركاته صلى الله عليه وآله وسلم على الأمة حسب ما يبلغ عليه من هدايا الصلوٰة والإطعامات معا.

(فتاوٰی عزیزی، 163 : 1)

''اور ماہِ ربیع الاول کی برکت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میلاد شریف کی وجہ سے ہے۔ جتنا اُمت کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیۂ درود وسلام اور طعاموں کا نذرانہ پیش کیا جائے اُتنا ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکتوں کا اُن پر نزول ہوتا ہے۔''

☆میلاد کی خوشی منانے پر کافر کے عذاب میں تخفیف:

☆ حدیث شریف: فلما مات ابولهب اريه اهله بشر حيبة. قال له ماذا القيت؟ قال ابو لهب لم الق بعد كم غير انى سقيت فى هذه بعتاقتى ثويبة

ترجمہ: جب ابولہب مرگیا تو اس کے اہل خانہ میں سے کسی کو اسے خواب میں دکھایا گیا۔ وہ برے حال میں تھا (دیکھنے والے نے) اس سے پوچھا، کیسے ہو؟ ابولہب نے کہا میں بہت سخت عذاب میں ہوں۔ اس سے کبھی چھٹکارا نہیں ملتا۔ ہاں مجھے (اس عمل کی جزا کے طور پر) اس (انگلی) سے قدرے سیراب کردیا جاتا ہے جس سے میں نے (محمد ﷺ کی ولادت کی خوشی میں) ثویبہ کو آزاد کیا تھا (بخاری، کتاب النکاح، باب وامھاتکم اللاتی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ار ضعنکم جلد 5، حدیث 4813، ص 1961)

اس روایت کے تحت محدثین کے اقوال پیش کئے جارہے ہیں جنہوں نے اس روایت سے جشن میلاد النبی ﷺ کو باعث اجر و ثواب لکھا ہے۔

3: گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ (متوفی 1052ھ) ابولہب والی بخاری شریف کی روایت کا تذکرہ کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

در اینجا سند است مراھل موالید را که در شب میلاد آنحضرت ﷺ سرور کنند و بذل اموال نمایند یعنی ابولھب که کافر بود، و قرآن بمذمت وے نازل شدہ، چوں بسرور میلاد آنحضرت ﷺ جزادادہ شد تاحال مسلماں که مملوست بمحبت و سرور و بذل مال درو ے چه باشد۔ ولیکن

http://ataunnabi.blogspot.in
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

باید کہ ازبدعتہا کہ عوام احداث کردہ انداز تغنی وآلات محرمہ ومنکرات خالی باشد تاموجب حرمان از طریقہ اتباع نگردد

(مدارج النبوت، جلد2،ص19)

ترجمہ: یہ روایت موقع میلاد پر خوشی منانے اور مال صدقہ کرنے والوں کے لئے دلیل اور سند ہے۔ ابولہب جس کی مذمت میں ایک مکمل سورت قرآنی نازل ہوئی جب وہ حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی میں لونڈی آزاد کرکے عذاب میں تخفیف حاصل کرلیتا ہے تو اس مسلمان کی خوش نصیبی کا کیا عالم ہوگا جو اپنے دل میں موجزن محبت رسول ﷺ کی وجہ سے ولادت مصطفی ﷺ کے دن مسرت اور عقیدت کا اظہار کرے۔ ہاں بدعات مثلاً رقص اور غیر اسلامی اعمال وغیرہ سے اجتناب ضروری ہے کیونکہ انسان اس کے باعث میلاد کی برکات سے محروم ہوجاتا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آٹھویں صدی کے مجدد علامہ حافظ شمس الدین محمد بن عبداللہ جزری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ جب ابولہب کو ولادت رسول پر خوشی منانے پر عذاب میں تخفیف کی صورت میں فائدہ پہنچا تو اگر کوئی مسلمان میلاد کی خوشی میں خرچ کرے تو اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں بھری جنت عطا فرمائے گا

حسن المقصد في عمل المولد

للإمام جلال الدين عبد الرحمن السيوطي

٨٤٩ هـ - ٩١١ هـ

دراسة وتحقيق

مصطفى عبد القادر عطا

دار الكتب العلمية

مع أنه قد ورد أن جده عبد المطلب عقّ عنه في سابع ولادته، والعقيقة لا تعاد مرة ثانية، فيحمل ذلك على أن الذي فعله النبي ﷺ إظهاراً للشكر على إيجاد الله تعالى إياه، رحمة للعالمين، وتشريفاً[189] لأمته، كما كان يصلي على نفسه، لذلك[190] فيستحب لنا أيضاً إظهار الشكر بمولده باجتماع الإخوان[191]، وإطعام الطعام، ونحو ذلك من وجوه القربات، وإظهار المسرات.

قول الحافظ شمس الدين الجزري:

ثم رأيت إمام القراء الحافظ شمس الدين الجزري[192] قال في كتابه [النشر][193] عرف التعريف بالمولد الشريف، ما نصه:

وقد رؤي أبو لهب [بعد موته][194] في النوم فقيل له: ما حالك؟ فقال: في النار، إلا أنه يخفف عني كل ليلة اثنين، وأمص من بين أصبعي هاتين ماء بقدر هذا - وأشار برأس إصبعه - وإن ذلك بإعتاقي لثويبة عندما بشرتني بولادة النبي ﷺ وبإرضاعها له.

فإذا كان أبو لهب الكافر، الذي نزل القرآن بذمه جوزي [في النار][195].

---

(189) في ط: تشريع.

(190) في ب: كذلك.

(191) في ط: بالاجتماع وإطعام الطعام.

(192) هو: محمد بن عبد الله، شمس الدين، مقرئ الشافعي، محدث، حافظ، من أهل الجزيرة، رحل إلى عدن، وكتب بعض ... إلى الملك الظافر [الرسولي] بعدن، مات بعد سنة ٦٦٠هـ، له (المختصر في الرد على ابن الجوزي ...) انظر: تاريخ ... BROCK I 346، والإعلام للزركلي ٦/٢٣٣).

(193) ما بين المعقوفتين سقطت من ا.

(194) ما بين المعقوفتين سقطت من ا.

(195) ما بين المعقوفتين سقطت من (ا) وكتب على الهامش

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حُسن المقصد في عمل المولد

للإمام جلال الدين عبد الرحمن السيوطي

٨٤٩ هـ - ٩١١ هـ

دراسة وتحقيق
مصطفى عبد القادر عطا

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

بفرحة ليلة مولد النبي ﷺ به، فما حال المسلم الموحّد من أمة النبي ﷺ، يسر بمولده، ويبذل ما تصل إليه قدرته في محبته ﷺ.

ولعمري إنما يكون جزاؤه من المولى الكريم، أن يدخله بفضله جنات النعيم.

قول الحافظ شمس الدين بن ناصر الدين الدمشقي:

وقال الحافظ شمس الدين بن ناصر الدين الدمشقي في كتابه المسمى بـ «مورد الصادي(196) في مولد الهادي»:

ـــ وقد صح أن أبا لهب يخفف عنه عذاب [النار](197) في مثل يوم الاثنين، لإعتاقه ثويبة سروراً بميلاد النبي ﷺ، ثم أنشد:

إذا كان هذا كافراً جاء ذمه ... وتبت يداه في الجحيم مخلدا
أتى أنه في يوم الاثنين دائماً ... يخفف عنه للسرور بأحمدا
فما الظن بالعبد الذي طول عمره ... بأحمد مسروراً ومات موحدا

قول الكمال الأدفوي:

وقال الكمال الأدفوي(198) في «الطالع السعيد»:

ـــ حكى لنا صاحبنا العدل ناصر الدين محمود بن العماد أن أبا الطيب محمد بن

---

[196] في أ: مولد الصادي.

[197] ما بين المعقوفين سقطت من أ.

[198] هو: جعفر بن ثعلب بن جعفر الأدفوي، أبو الفضل، كمال الدين: مؤرخ، له علم بالأدب والفقه والفرائض والموسيقى. ولد في أدفو بصعيد مصر سنة ٦٨٥هـ وتوفي في سنة ٧٤٨هـ. من كتبه: الطالع السعيد الجامع لأسماء نجباء الصعيد، والبدر السافر وتحفة المسافر، والإمتاع بأحكام السماع وغيرهم. (انظر: ديوان الإسلام، رقم ٣/١٩٠، وشذرات الذهب ٦/١٥٣، والدرر الكامنة ١/٥٣٥، والبدر الطالع ١/١٨٩، والأعلام للزركلي ٢/١٢٢، ١٢٣).

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اصل عبارت: فاذا کان ابولھب الکافر، الّذی نزل القرآن بذمّہٖ جوزی (فی النار)
بفرحۃ لیلۃ مولدّ النبیّ ﷺ بہٖ فما حال المسلم الموحد من امّۃ النّبی ﷺ، یسرّ بمولدہٖ، ویبذل ما تصّل الیہٖ قدرتہ فی محبّتہٖ ﷺ
ولعمری انّما یکون جزاؤہ من المولی الکریم، ان یدخلہ بفضلہٖ جنّات النعیمہ

ترجمہ: علامہ حافظ شمس الدین محمد بن عبداللہ جزری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

حضور علیہ وسلم ﷺ کی ولادت باسعادت کے موقع پر خوشی منانے کے بدلے میں اس ابولہب کے عذاب میں بھی تخفیف کردی جاتی ہے جس کی مذمت میں قرآن میں ایک مکمل سورت نازل ہوئی ہے تو امّت محمدیہ کے اس مسلمان کو ملنے والے اجر وثواب کا کیا عالم ہوگا جو آپ ﷺ کے میلاد کی خوشی مناتا ہے اور آپ ﷺ کی محبت وعشق میں حسب استطاعت خرچ کرتا ہے؟ خدا کی قسم! میرے نزدیک اللہ تعالیٰ ایسے مسلمان کو اپنے حبیب مکرم ﷺ کی خوشی منانے کے طفیل اپنی نعمتوں بھری جنت عطا فرمائے گا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے آٹھویں صدی کے بزرگ حافظ شمس الدین بن ناصر دمشقی علیہ الرحمہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ جب ولادت کی خوشی منا کر ابولہب کے عذاب میں تخفیف ہو سکتی ہے تو اگر ایک مسلمان ولادت کی خوشی منائے تو اس کو کس قدر برکتیں ملیں گی اور اکابر علماء اس دن اپنے مدارس میں چھٹی دیتے تھے اور کہتے کہ آج خوشی کا دن ہے

حُسن المقصد في عمل المولد

للإمام جلال الدين عبد الرحمن السيوطي

٨٤٩ هـ - ٩١١ هـ

دراسة وتحقيق

مصطفى عبد القادر عطا

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

بفرحة ليلة مولد النبي ﷺ به، فما حال المسلم الموحّد من أمة النبي ﷺ، يسر بمولده، ويبذل ما تصل إليه قدرته في محبته ﷺ.

ولعمري إنما يكون جزاؤه من المولى الكريم، أن يدخله بفضله جنات النعيم

قول الحافظ شمس الدين بن ناصر الدين الدمشقي:

وقال الحافظ شمس الدين بن ناصر الدين الدمشقي في كتابه المسمى بـ «مورد الصادي»[196] في مولد الهادي»:

— وقد صح أن أبا لهب يخفف عنه عذاب [النار][197] في مثل يوم الاثنين، لإعتاقه ثويبة سروراً بميلاد النبي ﷺ، ثم أنشد:

إذا كان هذا كافراً جاء ذمه … وتبت يداه في الجحيم مخلدا

أتى أنه في يوم الاثنين دائماً … يخفف عنه للسرور بأحمدا

فما الظن بالعبد الذي طول عمره … بأحمد مسروراً ومات موحدا

قول الكمال الأدفوي:

وقال الكمال الأدفوي[198] في «الطالع السعيد»:

— حكى لنا صاحبنا العدل ناصر الدين محمود بن العماد أن أبا الطيب محمد بن

(١٩٦) في د: مولد الصادي.

(١٩٧) ما بين المعقوفتين سقطت من د.

(١٩٨) هو جعفر بن ثعلب بن جعفر الأدفوي، أبو الفضل، كمال الدين: مؤرخ، له علم بالأدب والفقه والفرائض والموسيقى. ولد في أدفو بصعيد مصر سنة ٦٨٥هـ، وتوفي في سنة ٧٤٨هـ. من كتبه: الطالع السعيد الجامع لأسماء نجباء الصعيد، والبدر السافر وتحفة المسافر، والإمتاع بأحكام السماع وغيرهم. (انظر: ميزان الإسلام، وأعيان العصر ٣/ ٦٦٠، وشذرات الذهب ٦/ ١٥٣، والدرر الكامنة ١/ ٥٣٥، والبدر الطالع ١/ ١٨٢، والأعلام للزركلي ٢/ ١٢٢، ١٢٣).

٦٦

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حُسنُ المقصد في عمل المولد

للإمام جلال الدين عبد الرحمن السيوطي

٨٤٩ هـ - ٩١١ هـ

دراسة وتحقيق

مصطفى عبد القادر عطا

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

إبراهيم التسيني المالكي نزيل قوص، أحد العلماء العاملين، كان يجوز بالمكتب في اليوم الذي ولد فيه النبي ﷺ فيقول: يا فقيه، هذا يوم سرور، اصرف الصبيان، فيصرفنا.

وهذا منه دليل على تقريره وعدم إنكاره، وهذا الرجل كان فقيهاً مالكياً متفنناً في علوم، متورعاً، أخذ عنه أبو حيان وغيره، مات سنة خمس وتسعين وستمائة.

حكمة مولده ﷺ في يوم الاثنين من شهر ربيع الأول:

قال ابن الحاج[199]: فإن قيل: ما الحكمة في كونه عليه الصلاة والسلام خُصَّ مولده الكريم بشهر ربيع الأول، ويوم الاثنين، ولم يكن في شهر رمضان الذي أنزل فيه القرآن، وفيه ليلة القدر، ولا في الأشهر الحرم، ولا في ليلة النصف من شعبان[200]، ولا في يوم الجمعة وليلتها؟

فالجواب من أربعة أوجه:

الأول: ما ورد في الحديث من أن الله [سبحانه وتعالى][201] خلق الشجر في يوم الاثنين، وفي ذلك تنبيه عظيم وهو أن خلق الأقوات والأرزاق والفواكه والخيرات التي يمتد[202] بها بنو آدم ويحيون، وتطيب بها نفوسهم [فيه][203].

الثاني: أن في لفظة «ربيع» إشارة وتفاؤلاً حسناً بالنسبة إلى اشتقاقه، وقد قال أبو عبد الرحمن الصقلي: لكل إنسان من اسمه نصيب.

---

(١٩٩) سبقت ترجمته.

(٢٠٠) في (أ، ط: الشعبان).

(٢٠١) ما بين المعقوفتين سقطت من م.

(٢٠٢) في أ: تمير.

(٢٠٣) ما بين المعقوفتين سقطت من ط.

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اصل عبارت: وقد صحّ انّ اباّلهب يخفّف عنه عذاب (النار) فی مثل يوم الاثنين، لاعتاقة ثوبية سروراً بميلا د النبیﷺ، ثمّ انشد:

اذا كان هٰذا كافراً جاء ذمّه وتبّت يداه فی الجحيم مخلدا

اتی انّه فی يوم الاثنين دائماً يخفّف عنه للسّرور باحمدا

فما الظّنّ بالعبد الذّی طول عمره باحمد مسروراً ومات موحدا

حکی لناصاحبنا العدل ناصر الدين محمود بن العماد ان اباالطيب محمد بن ابراهيم السبتی المالكی نزيل قوص، احد العلماء العاملين، كان يجوز بالمكتب فی اليوم الذی ولدفيه النبیﷺ فيقول: يافقيه، هذا يوم سرور، اصرف الصيبان، فيصرفنا

وهٰذا منه دليل علٰی تقريره وعدم انكاره، وهٰذا الرّجل كان فقيها مالكيّا متفنّنًافی علوم، متورّعًا اخذعنه ابو حيّان وغيره، مات سنة خمسٍ وتسعين وستمائة

ترجمه: حافظ شمس الدین بن ناصر دمشقی (842م) اپنی کتاب ”مورد الصادی فی مولد الهادی“ میں فرماتے ہیں:

یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ میلاد النبی ﷺ کی خوشی میں ثویبہ کو آزاد

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کرنے کے صلے میں ہر پیر ابولہب کے عذاب میں کمی کی جاتی ہے" جب ابولہب جیسے کافر کے لئے، جس کی مذمت قرآن میں کی گئی ہے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں اس کے ہاتھ ٹوٹتے رہیں گے۔ حضور ﷺ کے میلاد کی خوشی منانے کی وجہ سے ہر سوموار کو اس کے عذاب میں تخفیف کردی جاتی ہے" تو کتنا خوش نصیب ہوگا وہ مسلمان جس کی ساری زندگی عبادت الٰہی میں میلاد کی خوشیوں میں بسر ہوئی اور وہ حالت ایمان پر فوت ہوا (ص 67-66)

ہمارے ایک مہربان دوست ناصر الدین محمود بن عماد حکایت کرتے ہیں کہ بے شک ابوطیب محمد بن ابراہیم سبتی مالکی، جو قوص کے رہنے والے تھے اور صاحب عمل علماء میں سے تھے۔ اپنے دارالعلوم میں نبی پاک ﷺ کی ولادت کے دن محفل منعقد کرتے اور مدرسے میں چھٹی کرتے۔ وہ (اساتذہ) سے کہتے: اے فقیہ! آج خوشی و مسرت کا دن ہے، بچوں کو چھوڑ دو۔ پس ہمیں چھوڑ دیا جاتا۔

(ان کا یہ عمل ان کے نزدیک میلاد کے جواز کا ثبوت ہے یہ شخص (محمد بن ابراہیم) مالکیوں کے بہت بڑے فقیہ اور ماہر فن ہو گزرے ہیں جو بڑے زہدورع کے مالک تھے۔ علامہ ابوحیان اور دیگر علماء نے ان سے اکتساب فیض کیا ہے اور انہوں نے 695ھ میں وفات پائی)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

شاہ عبدالحق دہلوی کی کتاب سے ثبوت: شب ولادت شب قدر سے بھی افضل ہے، مسلمان ہمیشہ سے محفل میلاد النبی پر خوشیاں مناتے چلے آرہے ہیں

مومن کے ماہ و سال

افضلیت شب ولادت

☆ کیا گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ پر بھی فتویٰ لگاؤ گے؟

یاد رہے کہ یہ امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ سے بھی پہلے کے بزرگ ہیں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والد شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی ہر سال میلاد النبی کے دن خوشی میں کھانا کھلاتے تھے

[illegible]

الدر الثمین
فی مبشرات النبی الامین

تصنیف لطیف
حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

[illegible]
[illegible] صاحب دہلوی

ترتیب و ترجمہ
حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب

الناشر
سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائل پور

(بائیسویں حدیث: میرے والد بزرگوار نے مجھے خبر دی فرمایا کہ میں ہر سال میلاد النبی کے روز کھانا پکوایا کرتا تھا۔ ایک سال [illegible] کھانا [illegible] بھنے ہوئے چنے [illegible] لوگوں کو تقسیم کیے تو [illegible] دیکھا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو یہ چنے رکھے ہوئے ہیں اور آپ بہت خوش و بشاش ہیں)

تیئیسویں حدیث

خبر دی مجھے والد بزرگوار نے [illegible] خواب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ [illegible] سوال کیا [illegible] نسبت [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] نسبت [illegible] آپ نے فرمایا [illegible] نسبت کا استفسار کر [illegible] نسبت [illegible]

☆ کیا ان پر بھی بدعت کا فتویٰ لگاؤ گے؟

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں: عید میلاد النبی کے دن مکہ کے لوگ مقامِ ولادت پر جمع ہو کر صلوٰۃ و سلام بھیجتے ہیں

مشاہدات و معارف

فیوض الحرمین (اردو)

مصنف: حضرت شاہ ولی اللہ

ترجمہ: پروفیسر محمد سرور

مقدمہ: جمیل النقوی صاحب

دار الاشاعت

اردو بازار، کراچی ۱ فون ۲۶۳۱۸۶۱

۱۰۵

روح کی آنکھ سے دیکھتا ہوں۔ چنانچہ پھر میں نے اس پر غور کیا
اور سوچنے لگا کہ آخر اس نور کی نوعیت کیا ہے۔ مجھے معلوم ہوتا
کہ یہ نور انوار رحمت میں سے ہے۔ بعد ازاں جب میں نے مقام
صفراء میں اس قبر کی زیارت کی جو حضرت ابوذر غفاریؓ کی بتائی جاتی
ہے (اس کی اصل حقیقت اللہ ہی بہتر جانتا ہے) الغرض جب میں
اس قبر کے پاس بیٹھا۔ اور میں نے حضرت ابوذر غفاریؓ کی روح
کی طرف توجہ کی تو ان کی روح میرے سامنے تیسری رات کے چاند
کی طرح ظاہر ہوئی۔ میں نے جب اس میں مزید غور کیا تو مجھ پر کھلا
کہ حضرت ابوذرؓ کی روح کا یہ نور، "نورِ اعمال" اور "نورِ رحمت" دونو
پر جامع ہے۔ البتہ اس میں "نورِ رحمت" "نورِ اعمال" پر غالب ہے۔

(اس سے پہلے میں مکہ معظمہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام ولادت پر حاضر ہوا تھا۔
یہ دن آپ کی ولادت مبارکہ کا دن تھا اور لوگ وہاں جمع تھے اور آپ پر درود و سلام بھیج رہے
تھے اور آپ کی ولادت پر آپ کی بعثت سے پہلے جو معجزات خوارق ظاہر ہوئے تھے ان کا
ذکر کر رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ اس موقعہ پر یکبارگی انوار روشن ہوئے ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا
کہ ان انوار کو میں نے جسم کی آنکھ سے دیکھا یا ان کو صرف روح کی آنکھ سے مشاہدہ کیا۔ بہر حال
اس مسئلہ کو صرف اللہ ہی جانتا ہے کہ جسم کی آنکھ اور روح کی آنکھ کے ذریعہ ان کو کس
طرح دیکھا ہے۔ میں نے ان انوار کو دیکھا پھر میں نے ان پر مزید توجہ کی تو مجھے ان
فرشتوں کا فیض نظر آیا جو ان مقدس مقامات اور اس طرح کی مجالس پر متوکل ہوتے ہیں
اور میں نے دیکھا کہ فرشتوں کے انوار بھی انوار رحمت سے مخلوط ہیں۔

☆ یہ وہی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ ہیں جن کو اکابر دیوبند اور غیر مقلد اہلحدیث اپنے اسلاف میں شمار کرتے ہیں، چنانچہ یہ دونوں فرقوں کے مسلمہ بزرگ ہیں۔ کیا ان کی بات کو بھی نہیں مانو گے؟

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

نواب سید محمد صدیق حسن خان کی کتاب میں ذکر میلاد مصطفی ﷺ کرنے کی تاکید

ماہ ربیع الاول میں ذکر ولادت رسول ضرور کریں

بوقت ولادت حضرت آمنہ کے شکم سے ایک نور نکلا

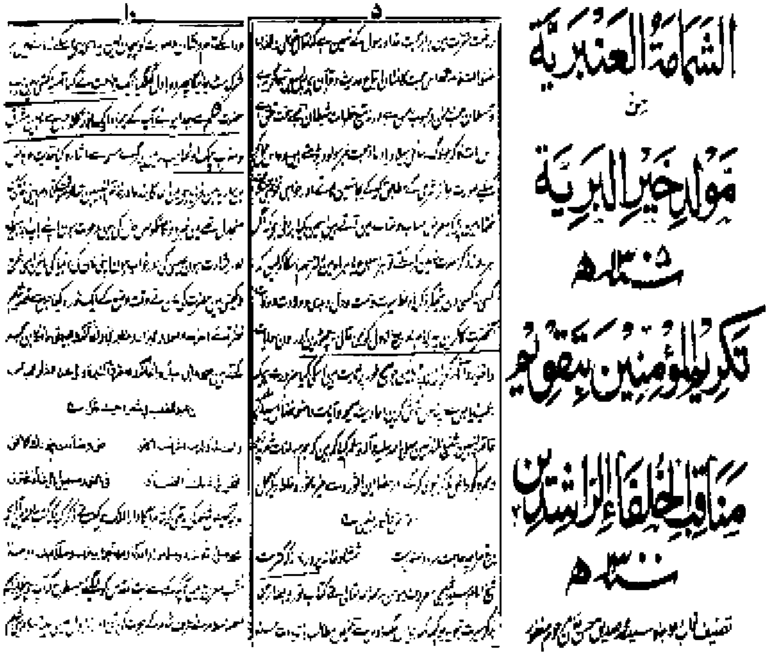

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

نواب سید محمد صدیق حسن خان لکھتا ہے کہ میلاد کا ذکر سن کر جس کے دل کو فرحت حاصل نہ ہو، وہ مسلمان نہیں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

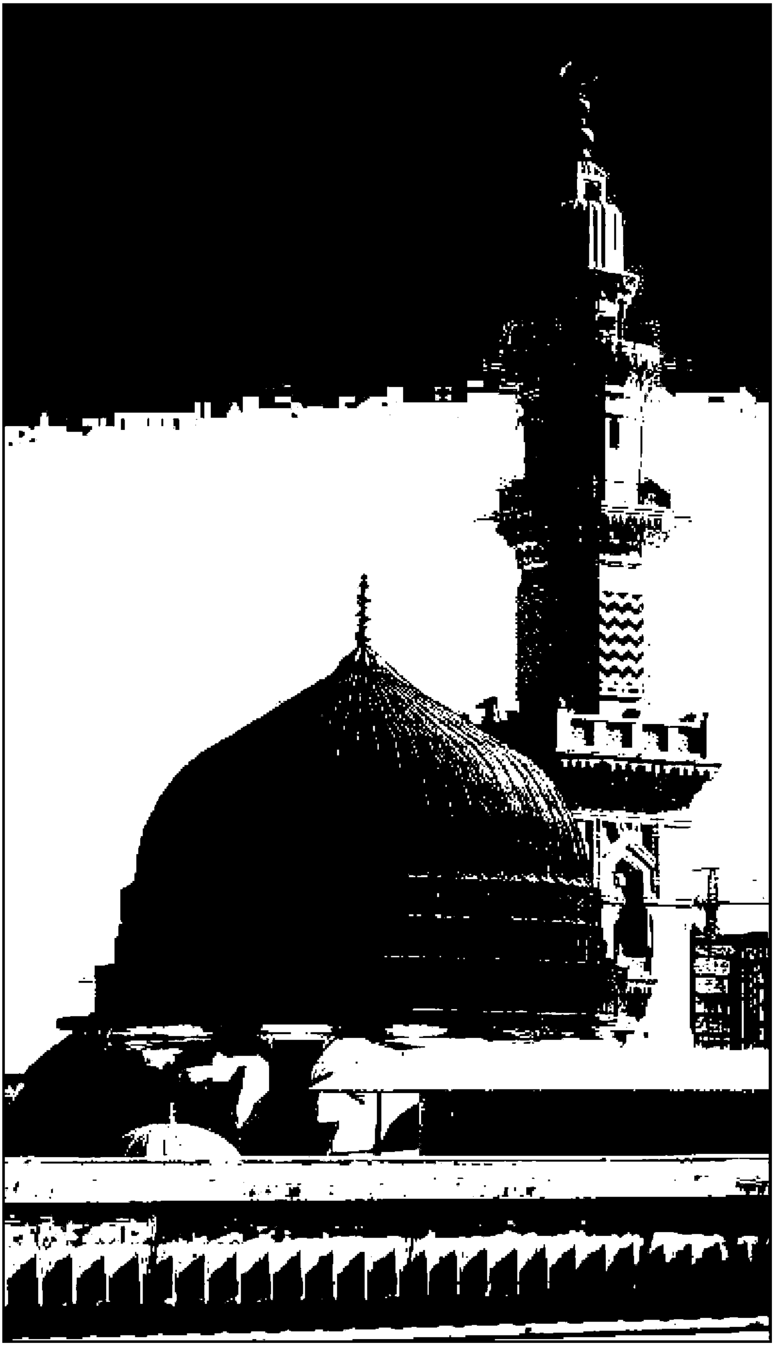

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

سوال 7: لفظ ''میلاد النبی ﷺ'' آپ لوگوں نے ایجاد کیا ہے حالانکہ بڑے بوڑھے بارہ ربیع الاول کو ''بارہ وفات'' کہتے تھے؟

جواب: چند بڑے بوڑھوں کی بات مان کر ہم اگر بارہ ربیع الاول کو بارہ وفات کہیں گے تو پھر آپ لوگوں کو بڑے بوڑھوں کی ساری باتیں ماننی پڑیں گی۔

☆ بڑے بوڑھے ماہ صفر کو منحوس کہتے تھے۔

☆ بڑے بوڑھے ماہ صفر کو بلاؤں کے نزول کا مہینہ کہتے تھے۔

☆ بڑے بوڑھے ماہ صفر کی تیرہ تاریخ کو تیرہ تیجی کہہ کر چنے بانٹتے تھے۔

☆ بڑے بوڑھے ماہ محرم اور صفر میں شادی کرنے سے روکتے تھے۔

☆ بڑے بوڑھے شیشہ ٹوٹنے کو فائدہ تصور کرتے تھے۔

☆ بڑے بوڑھے عید الاضحیٰ کے دن قربانی کے گوشت کے انتظار کو روزہ قرار دیتے تھے۔

ایسی کئی باتیں ہیں جو بڑے بوڑھے کہتے تھے کیا سب باتوں کو مان لیا جائے گا؟ اب ہم بوڑھوں سے سوال کرتے ہیں کہ آپ ''بارہ وفات'' کے الفاظ کسی حدیث کی کتاب سے ثابت کردیں؟ آپ ثابت نہیں کرسکیں گے۔ اس لئے کہ یہ الفاظ کسی حدیث کی کتاب میں نہیں ہے۔ اس کے برعکس ہم لفظ ''میلاد النبی ﷺ'' حدیث کی مستند کتاب ترمذی شریف سے ثابت کرتے ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

جامع ترمذی کا ٹائٹل صفحہ جس میں امام ترمذی نے میلاد النبی ﷺ کی نام سے باب باندھا

بسم الله الرحمن الرحيم

ما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا

جامع الترمذي

وفي آخره

شمائل الترمذي

للإمام العلام أبي عيسى محمد بن عيسى بن سورة الترمذي

المحشى

بالحواشي المفيدة القديمة لمولانا المحدث أحمد علي السهارنفوري

مع

العرف الشذي

للعلامة المحدث الكبير مولانا محمد أنور شاه ابن معظم شاه الكشميري

وبعده

نفع قوت المغتذي

للعلامة الشيخ علي بن سليمان الدمنتي البجمعوي المغربي الشاذلي المالكي

مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترمذی شریف کا اصل عکس جس میں امام ترمذی نے "باب ما جاء فی میلاد النبی ﷺ" کے نام سے باندھا، لفظ میلاد محدثین کی ایجاد ہے

وآدم اصطفاه الله وهو كذلك الا وانا حبيب الله ولا فخر وانا حامل لواء الحمد يوم القيامة ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع يوم القيامة ولا فخر وانا اول من
يحرك حلق الجنة فيفتح الله لي فيدخلنيها ومعي فقراء المؤمنين ولا فخر وانا اكرم الاولين والآخرين ولا فخر هذا حديث غريب حدثنا زيد بن اخزم
الطائي البصري نا ابو قتيبة سلم بن قتيبة قال ثني ابو مودود المدني نا عثمان بن الضحاك عن محمد بن يوسف بن عبد الله بن سلام عن ابيه عن جده
قال مكتوب في التوراة صفة محمد وعيسى بن مريم يدفن معه قال فقال ابو مودود وقد بقي في البيت موضع قبر هذا الحديث حسن غريب هكذا قال عثمان
بن الضحاك والمعروف الضحاك بن عثمان المديني حدثنا بشر بن هلال الصواف البصري نا جعفر بن سليمان الضبعي عن ثابت عن انس بن مالك قال لما
كان اليوم الذي دخل فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة اضاء منها كل شيء فلما كان اليوم الذي مات فيه اظلم منها كل شيء وما نفضنا عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم الايدي وانا لفي دفنه حتى انكرنا قلوبنا هذا حديث صحيح غريب باب ما جاء في ميلاد النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا محمد بن بشار العبدي نا وهب بن
جرير نا ابي قال سمعت محمد بن اسحاق يحدث عن المطلب بن عبد الله بن قيس بن مخرمة عن ابيه عن جده قال ولدت انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم عام
الفيل قال وسأل عثمان بن عفان قباث بن اشيم اخا بني يعمر بن ليث اانت اكبر ام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكبر مني وانا اقدم منه
في الميلاد قال ورأيت خذق الطير اخضر محيلا هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث محمد بن اسحاق باب ما جاء في بدء نبوة النبي صلى الله عليه
وسلم حدثنا الفضل بن سهل ابو العباس الاعرج البغدادي نا عبد الرحمن بن غزوان نا يونس بن ابي اسحاق عن ابي بكر بن ابي موسى الاشعري عن ابيه
قال خرج ابو طالب الى الشام وخرج معه النبي صلى الله عليه وسلم في اشياخ من قريش فلما اشرفوا على الراهب هبطوا فحلوا رحالهم فخرج اليهم الراهب وكانوا قبل
ذلك يمرون به فلا يخرج اليهم ولا يلتفت قال فهم يحلون رحالهم فجعل يتخللهم الراهب حتى جاء فأخذ بيد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال هذا سيد
العالمين هذا رسول رب العالمين يبعثه الله رحمة للعالمين فقال له اشياخ من قريش ما علمك فقال انكم حين اشرفتم من العقبة لم يبق حجر ولا شجر
الا خر ساجدا ولا يسجدان الا لنبي واني اعرفه بخاتم النبوة اسفل من غضروف كتفه مثل التفاحة ثم رجع فصنع لهم طعاما فلما اتاهم به وكان هو في
رعية الابل فقال ارسلوا اليه فاقبل وعليه غمامة تظله فلما دنا من القوم وجدهم قد سبقوه الى فيء الشجرة فلما جلس مال فيء الشجرة عليه فقال انظروا
الى فيء الشجرة مال عليه قال فبينما هو قائم عليهم وهو يناشدهم ان لا يذهبوا به الى الروم فان الروم ان رأوه عرفوه بالصفة فيقتلونه فالتفت فاذا بسبعة
قد اقبلوا من الروم فاستقبلهم فقال ما جاء بكم قالوا جئنا ان هذا النبي خارج في هذا الشهر فلم يبق طريق الا بعث اليه باناس وانا قد اخبرنا خبره بعثنا الى
طريقك هذا فقال هل خلفكم احد هو خير منكم قالوا انما اخترنا خيرة لطريقك هذا قال افرأيتم امرا اراد الله ان يقضيه هل يستطيع احد من الناس رده
قالوا لا قال فبايعوه واقاموا معه قال انشدكم بالله ايكم وليه قالوا ابو طالب فلم يزل يناشده حتى رده ابو طالب وبعث معه ابو بكر بلالا وزوده الراهب من
الكعك والزيت هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه باب ما جاء في مبعث النبي صلى الله عليه وسلم وابن كم كان حين بعث حدثنا محمد بن
اسمعيل نا محمد بن بشار نا ابن ابي عدي عن هشام بن حسان عن عكرمة عن ابن عباس قال انزل على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو ابن اربعين فاقام
بمكة ثلاث عشرة وبالمدينة عشرا وتوفي وهو ابن ثلاث وستين هذا حديث حسن صحيح حدثنا محمد بن بشار نا ابن ابي عدي عن هشام عن عكرمة

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

☆ سعودی عرب کا موجودہ اسلامی کلینڈر آپ ملاحظہ کریں، اس کلینڈر میں ربیع الاول میں مہینے کی جگہ ''میلادی'' یا ''مولوذ'' لکھا ہوا ہے یعنی یہ میلاد النبی ﷺ کا مہینہ ہے۔

☆ پوری دنیا کے تعلیمی نصاب کو دیکھ لیں۔ تمام نصاب میں اسلامیات کے باب میں ''میلاد النبی ﷺ'' کے نام سے باب ملے گا۔ بارہ وفات کے نام سے نہیں ملے گا۔

اب آپ خود فیصلہ کرلیں کہ چند بوڑھوں کی بات مانی جائے یا اکابر محدثین کی بات مانی جائے؟

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

سوال 8: اسلام میں یادگار منانے کی کوئی حیثیت نہیں لہذا یادگار منانا ناجائز ہے؟

جواب: ایسی بات کرنا کم علمی کی دلیل ہے۔ اگر وہ قرآن وسنت کا مطالعہ کرتے تو کبھی ایسی بات نہ کرتے۔

اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی یاد منانا جائز بلکہ ثواب ہے۔

القرآن: وذکرھم بایم اللہ

ترجمہ: اور انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ (سورۂ ابراہیم، آیت 5، پارہ 13)

اللہ تعالیٰ کے دن سے مراد وہ ایام ہیں جن ایام میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر انعام و اکرام کیا، یعنی جس دن کو اہل اللہ سے نسبت ہوجائے، وہ ''ایام اللہ'' بن جاتے ہیں۔

☆ سرور کونین ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی یاد منانے کا حکم دیا:

حدیث شریف: کان یوم عاشوراء تعدہ الیھود عیداً، قال النبی ﷺ: فصوموہ انتم (بخاری، کتاب الصوم، حدیث 1901، جلد 2، ص 704)

ترجمہ: یوم عاشورہ کو یہود یوم عید شمار کرتے تھے، حضور اکرم ﷺ نے (مسلمانوں کو حکم دیتے ہوئے) فرمایا تم ضرور اس دن روزہ رکھا کرو۔

☆ حضرت نوح علیہ السلام کی یاد:

حضرت امام احمد ابن حنبل علیہ الرحمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث روایت کی ہے جسے حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے فتح الباری میں نقل کیا ہے۔ اس میں یوم عاشورہ منانے کا یہ پہلو بھی بیان ہوا کہ عاشورہ حضرت نوح علیہ السلام اور آپ کے ساتھیوں پر اللہ تعالیٰ کے فضل و انعام کا دن تھا۔ اس روز وہ بہ حفاظت جودی پہاڑ پر لنگر انداز ہوئے تھے۔ اس پر حضرت نوح علیہ السلام کی جماعت اس دن کو یوم تشکر کے طور پر منانے لگی، اور یہ دن بعد میں آنے والوں کے لئے باعث احترام بن گیا۔

☆غلاف کعبہ کا دن حضور ﷺ نے منایا:

حدیث شریف: کانوایصومون عاشوراء قبل ان یفرض رمضان، وکان یوما تسترفیه الکعبة، فلما فرض الله رمضان، قال رسول اللهﷺ من شاء ان یصومه فلیصمه، ومن شاء ان یترکه فلیترکه (بخاری، کتاب الحج، حدیث 1515، جلد 2، ص 578)

ترجمہ: اہل عرب رمضان کے روزے فرض ہونے سے قبل یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور (اس کی وجہ یہ ہے کہ) اس دن کعبہ پر غلاف چڑھایا جاتا تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کردیئے تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو اس دن روزہ رکھنا چاہے وہ روزہ رکھ لے اور جو ترک کرنا چاہے، وہ ترک کردے۔

امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ درج بالا حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فانه یفید ان جاهلیة کانوا یعظمون الکعبة قدیما بالستور ویقومون بها (فتح الباری، جلد 3، ص 455)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ زمانہ جاہلیت سے ہی وہ کعبہ پر غلاف چڑھا کر اس کی تعظیم کرتے تھے اور یہ معمول وہ قائم رکھے ہوئے تھے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

☆ جمعہ کا دن، ولادت آدم علیہ السلام کی یاد:

حدیث شریف: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ سے فرمایا۔

ان من افضل ایامکم یوم الجمعة، فیه خلق آدم، وفیه قبض، وفیه النفخة، وفیه الصعقة فاکثروا علی من الصلاة فیه، فان صلاتکم معروضة علی

(ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، حدیث 1047، جلد اول، ص 275)

ترجمہ: تمہارے دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ کا ہے، اس دن حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت ہوئی (یعنی اس دن حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت ہوئی اور آپ کو لباس بشریت سے سرفراز کیا گیا) اس روز ان کی روح قبض کی گئی اور اسی روز صور پھونکا جائے گا۔ پس اس روز کثرت سے مجھ پر درود شریف بھیجا کرو، بے شک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

☆ ہر پیر کو روزہ رکھ کر رسول اللہ ﷺ اپنی ولادت کی یاد مناتے تھے (مسلم شریف، جلد دوم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلثۃ ایام من کل شہر، حدیث 2646، ص 88، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

☆ بکرے ذبح کر کے رسول پاک ﷺ نے اپنا میلاد منایا (حسن المقصد فی عمل المولد ص 64)

معلوم ہوا کہ یادگار منانا جائز بلکہ حضور ﷺ کی سنت ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

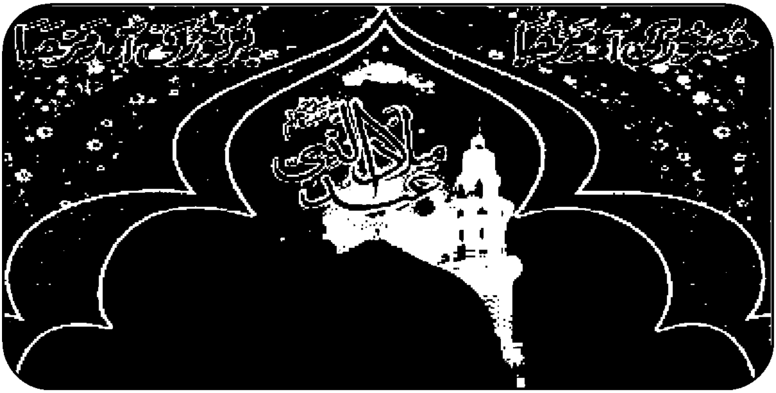

سوال 9: مروجہ میلاد النبی ﷺ ایک ظالم، عیاش بادشاہ شاہِ اربل کی ایجاد ہے؟

جواب: شاہ اربل مظفر الدین بن زین الدین عیاش نہیں عادل تھا

عید میلاد النبی ﷺ کا انکار کرنے والے ایک من گھڑت بات یہ بھی پیش کرتے ہیں۔ میلاد کی ابتداء عیاش اور ظالم بادشاہ مظفر الدین نے کی حالانکہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ مظفر الدین شاہ اربل عیاش نہ تھا بلکہ عادل تھا چنانچہ ابن کثیر اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔

شاہ اربل مظفر الدین بن زین الدین ربیع الاول میں میلاد شریف مناتا اور عظیم الشان جشن برپا کرتا تھا، وہ ایک نڈر، بہادر، جانباز، عاقل، عالم اور عادل بادشاہ تھے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اور انہیں بلند درجہ عطا فرمائے۔ شیخ ابو الخطاب ابن دحیہ نے ان کے لئے میلاد شریف کی ایک کتاب تصنیف کی اور اس کا نام "التنویر فی مولد البشیر والنذیر" رکھا تو انہوں نے شیخ کو ایک ہزار دینار پیش کیا۔ انہوں نے ایک طویل عرصے تک حکمرانی کی اور سات سو تیس ہجری میں جب وہ عکا شہر میں فرنگیوں کے گرد حصار ڈالے ہوئے تھے۔ ان کا انتقال ہوگیا۔ وہ اچھی سیرت وخصلت کے حامل تھے۔ (بحوالہ: البدایہ والنہایہ جلد سوم ص 136)

میلاد کا انکار کرنے والے اپنے علم کو ذرا وسیع کریں تا کہ انہیں ذلیل نہ ہونا پڑے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

نویں صدی کے مجدد امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ اپنی کتاب ''حسن المقصد فی عمل المولد'' کے صفحہ نمبر 42 پر ابن کثیر کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ شاہِ اربل مظفر الدین' حضور ﷺ کا میلاد ربیع الاول میں شایان شان طریقے سے مناتا تھا جو کہ عالم اور عادل بادشاہ تھا

حُسن المقصد في عمل المولد

للإمام جلال الدين عبد الرحمن السيوطي

٨٤٩ هـ - ٩١١ هـ

دراسة وتحقيق

مصطفى عبد القادر عطا

دار الكتب العلمية

تاريخ عمل المولد النبوي الشريف:

وأول من أحدث فعل ذلك [صاحب اربل][6] الملك المظفر أبو سعيد كوكبري[7] بن زين الدين علي بن بكتكين، أحد الملوك الأمجاد، والكبراء الأجواد، وكان له آثار حسنة، وهو الذي عمر الجامع المظفري بسفح قاسيون[8].

قال ابن كثير[9] في تاريخه: كان يعمل المولد الشريف في ربيع الأول، ويحتفل به احتفالاً هائلاً، وكان [شهماً][10] شجاعاً بطلاً، عاقلاً، عالماً، عادلاً رحمه الله وأكرم مثواه.

قال: وقد صنف [له][11] الشيخ أبو الخطاب ابن دحية[12] مجلداً في

---

(٦) ما بين المعقوفين سقطت من ب.

(٧) في ا: كوكبوري.

(٨) في ا: قاسيون.

(٩) هو: إسماعيل بن عمر بن كثير بن ضو بن درع القرشي البصروي ثم الدمشقي، أبو الفداء، عماد الدين، حافظ مؤرخ فقيه. ولد في قرية من أعمال بصرى الشام، ورحل في طلب العلم، ولد سنة ٧٠١، وتوفي بها سنة ٧٧٤. تناقل الناس تصانيفه في حياته ومن كتبه: البداية والنهاية، وشرح صحيح البخاري لم يكمله، وطبقات الفقهاء الشافعيين، وتفسير القرآن الكريم، وغيرها من الكتب. (أنظر: ذيل تذكرة الحفاظ للحسيني والسيوطي والدرر الكامنة ١/٣٧٣ والبدر الطالع ١/١٥٣، والفارس ١/٣٦٨، والأعلام ١/٣٢٠) وغيرهم.

(١٠) ما بين المعقوفين سقطت من ا.

(١١) ما بين المعقوفين سقطت من ا.

(١٢) هو: عمر بن الحسن بن علي بن محمد، أبو الخطاب، ابن دحية الكلبي، أديب، مؤرخ، حافظ للحديث، من أهل سبتة بالأندلس. ولي قضاء دانية، ورحل إلى مراكش والشام والعراق وخراسان، واستقر بمصر، ولد سنة ٥٤٤هـ، وتوفي سنة ٦٣٣هـ. (أنظر ترجمته في: وفيات الأعيان ١/٣٨١، ونفح الطيب ١/٣٦٨، وميزان الاعتدال ٢/٢٤٤، ولسان الميزان ٤/٢٩٥، وإنباه الرواة ٢/٣١٢، وشذرات الذهب ٥/١٦٠، والأعلام ٥/٤٤).

٤٢

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حسن المقصد في عمل المولد

للإمام جلال الدين عبد الرحمن السيوطي

٨٤٩ هـ - ٩١١ هـ

دراسة وتحقيق

مصطفى عبد القادر عطا

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

المولد النبوي[13] [ﷺ][14] سماه «التنوير في مولد البشير النذير»، فأجازه على ذلك بألف دينار. وقد طالت مدته في الملك إلى أن مات وهو محاصر[15] الفرنج بمدينة عكا[16]، عام[17] ثلاثين وستمائة، محمود السيرة[18] والسريرة.

ـ وقال سبط ابن الجوزي[19] في «مرآة الزمان»: حكى لي بعض من حضر سماط المظفر في بعض الموالد[20] أنه عد في ذلك السماط: خمسة آلاف رأس غنم شوي، وعشرة آلاف دجاجة، [ومائة][21] فرس، ومائة ألف زبدية، وثلاثين ألف صحن حلوى. قال: وكان يحضر عنده في المولد أعيان العلماء [و][22] الصوفية، فيخلع عليهم، ويطلق لهم[23] ويعمل للصوفية سماعاً من الظهر إلى الفجر، ويرقص بنفسه معهم، وكان يصرف على المولد في[24] كل سنة ثلاثمائة

---

(١٣) في ا: مولد النبي.

(١٤) ما بين المعقوفتين سقطت من ا

(١٥) في ا: حاصر.

(١٦) في ا: عكاكة.

(١٧) في ط: سنة.

(١٨) في ا: السير.

(١٩) هو: يوسف بن قزأوغلي ـ أو قزغلي ـ ابن عبد الله، أبو المظفر، شمس الدين، سبط أبي الفرج ابن الجوزي، مؤرخ، من الكتاب الوعاظ، ولد ونشأ ببغداد سنة ٥٨١ هـ، وتوفي في دمشق سنة ٦٥٤ هـ، من مصنفاته: مرآة الزمان في تاريخ الأعيان، وتذكرة خواص الأئمة بذكر خصائص الأئمة، وكنز الملوك في كيفية السلوك، ومنتهى السول في سيرة الرسول، وغيرها. (أنظر ترجمته في: مفتاح السعادة ١: ٢٠٨، و[illegible] ١٧٩، والسلوك ١: ٤٠٦، والبداية والنهاية ١٣: ١٩٤، والجواهر المضية ٢: ٢٣٠، وذيل مرآة الزمان ١: ٣٩، والأعلام ٨/٢٤٦).

(٢٠) في ا: المواليد.

(٢١) ما بين المعقوفتين سقطت من ا.

(٢٢) ما بين المعقوفتين سقطت من ا.

(٢٣) في ا: ويطلبهم.

(٢٤) في ا: على مولده كل سنة.

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اصل عبارت: قال ابن کثیر فی تاریخہٖ کان یعمل المولد الشریف فی ربیع الاوّل، ویحتفل بہٖ احتفالًا ھائلا، وکان (شھما) شجاعاً بطلاً، عاقلاً، عالماً رحمہ اللہ واکرم مثواہ

قال: وقد صنّف (لہ) الشیخ ابو الخطّاب ابن دحیۃ مجلداً فی المولد النبوی سمّاہ "التنویر فی مولد البشیر النذیر" فاجازہ علی ذلک بألف دینار، وقد طالت مدّتہ فی الملک الی ان مات وھو محاصر الفرنج بمدینۃ عکا، عام ثلاثین وستّمائۃٍ محمود السّیرۃ والسریرۃ

وقال سبط ابن الجوزی فی "مراۃ الزمان" حکی ان بعض من حضر سماط

المظفّر فی بعض الموالد انّہ عدّ فی ذلک السّماط: خمسۃ آلافٍ راس غنمٍ مشوی، وعشرۃ آلافٍ دجاجۃٌ (ومائۃ) فرس، ومائۃ الف زبدیۃ، وثلاثین الف صحن حلوی قال: وکان یحضر عندہٖ فی المولد اعیان العلماء (و) الصوفیہ

ترجمہ: ابن کثیر شاہ اربل کے بارے میں لکھتے ہیں: شاہ اربل مظفر الدین بن زین الدین ربیع الاول میں میلاد شریف مناتا تھا اور عظیم الشان جشن برپا کرتا تھا۔ وہ ایک نڈر، بہادر، جانباز، عاقل، عالم اور عادل بادشاہ تھے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اور انہیں بلند درجہ عطا فرمائے۔ شیخ ابو الخطاب ابن دحیہ نے ان

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کے لئے میلاد شریف کی ایک کتاب تصنیف کی اور اس کا نام ''التنویر فی مولد البشیر والنذیر'' رکھا تو انہوں نے شیخ کو ایک ہزار دینار پیش کیا۔ انہوں نے ایک طویل عرصے تک حکمرانی کی اور سات سوتیس ہجری میں وہ عکا شہر میں فرنگیوں کے گرد حصار ڈالے ہوئے تھے۔ ان کا انتقال ہو گیا، وہ اچھی سیرت و خصلت کے حامل تھے۔ (ص42)

سبط ابن جوزی نے مرأۃ الزمان میں ذکر کیا ہے کہ شاہ اربل کے یہاں میلاد شریف میں بڑے بڑے علماء وصوفیاء شرکت کرتے تھے۔ (ص43)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

نویں صدی کے مجدد امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب ''حسن المقصد فی عمل المولد'' کے صفحہ نمبر 44 پر فرماتے ہیں کہ چھٹی صدی میں سلطان مظفر الدین میلاد منانے میں مصروف تھا۔ اس وقت حافظ ابو الخطاب بن دحیہ کلبی علیہ الرحمہ نے میلاد کے موضوع پر شاندار کتاب تحریر کی

حسن المقصد في عمل المولد

للإمام جلال الدين عبد الرحمن السيوطي

٨٤٩ هـ - ٩١١ هـ

دراسة وتحقيق

مصطفى عبد القادر عطا

دار الكتب العلمية

ألف دينار، وكانت له دار ضيافة للوافدين من أي جهة، على أي صفة، فكان يصرف على هذه الدار في كل سنة مائة ألف دينار، وكان يستفك[٢٥] من الفرنج في كل سنة أسارى بمائة ألف دينار، وكان يصرف على الحرمين [الشريفين][٢٦]، والمياه بدرب الحجاز في كل سنة[٢٧] ثلاثين ألف[٢٨] دينار، هذا كله سوى صدقات السر.

وحكت زوجته ربيعة خاتون بنت أيوب [أخت الملك الناصر صلاح الدين][٢٩] أن قميصه كان من كرباس[٣٠] غليظ، لا يساوي[٣١] خمسة دراهم، قالت: فعاتبته في ذلك، فقال:

لبسي قميص[٣٢] بخمسة، وأتصدق بالباقي، خير من أن ألبس ثوباً مثمناً، وأدع[٣٣] الفقير والمسكين.

وقال ابن خلكان[٣٤] في ترجمة الحافظ أبي الخطاب بن دحية: كان من أعيان العلماء، ومشاهير الفضلاء، قدم من المغرب، فدخل الشام والعراق، واجتاز بإربل[٣٥] سنة أربع وستمائة، فوجد[٣٦] ملكها المعظم مظفر الدين بن زين الدين

(٢٥) في ا: ينفق.
(٢٦) ما بين المعقوفتين سقطت من ط
(٢٧) في ا: وهذه كل سنة
(٢٨) في ا ثلاثة آلاف دينار.
(٢٩) ما بين المعقوفتين سقطت من ا.
(٣٠) الكرباس هو الثوب الخشن.
(٣١) في ي: لا يسوى.
(٣٢) في ط: ثوباً.
(٣٣) في ي: وأفرح.
(٣٤) هو: أحمد بن محمد بن إبراهيم بن أبي بكر ابن خلكان البرمكي الإربلي، أبو العباس، المؤرخ الحجة، الأديب الماهر، صاحب وفيات الأعيان، ولد سنة ٦٠٨، وتوفي سنة ٦٨١ (انظر ترجمته في: وفيات الأعيان ... ، وفوات الوفيات ١ / ٥٥، والأعلام ١ / ٢٢٠)
(٣٥) في ا: إربل: بلد بإربل بعد بالقرب من الموصل على شاطئ دجلة الشرقي.
(٣٦) في ا: موجد.

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حُسن المقصد في عمل المولد

للإمام جلال الدين عبد الرحمن السيوطي

٨٤٩ هـ - ٩١١ هـ

دراسة وتحقيق

مصطفى عبد القادر عطا

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

يعتني بالمولد النبوي[٣٧]، فعمل له[٣٨] كتاب «التنوير في مولد البشير النذير» وقرأه عليه بنفسه، فأجازه بألف دينار.

قال: وقد سمعناه على السلطان في ستة مجالس، في سنة خمس وعشرين وستمائة [انتهى][٣٩].

قول الشيخ تاج الدين اللخمي في عمل المولد:

وقد ادعى الشيخ تاج الدين عمر بن علي اللخمي السكندري[٤٠] المشهور بالفاكهاني من متأخري المالكية - أن عمل المولد بدعة مذمومة، وألف في ذلك كتاباً سماه «المورد في الكلام على عمل المولد»، وأنا أسوقه هنا برمته، وأتكلم عليه حرفاً حرفاً.

قال رحمه الله [تعالى][٤١]: «الحمد لله الذي هدانا لاتباع سيد المرسلين، وأيدنا بالهداية إلى دعائم الدين، ويسر لنا اقتفاء آثار[٤٢] السلف الصالحين، حتى

---

(٣٧) في ا: النبي.

(٣٨) في ا: فعمل في.

(٣٩) ما بين المعقوفتين سقطت من الأصل.

(٤٠) هو: عمر بن علي بن سالم بن صدقة اللخمي الإسكندري، تاج الدين الفاكهاني: عالم بالنحو، من أهل الإسكندرية، زار دمشق سنة ٧٣١هـ واجتمع به ابن كثير صاحب البداية والنهاية، وقال: سمعنا عليه وبحثنا. ورجع إلى الإسكندرية، وصلي عليه بدمشق لما وصل خبر وفاته. ولد سنة ٦٥٤هـ وتوفي سنة ٧٣١هـ. له كتب منها: (الإشارة) في النحو، و(المنهج المبين) و(التحرير والتحبير) و(رياض الأفهام في شرح عمدة الأحكام) و(الفجر المنير في الصلاة على البشير النذير) و(التحفة المختصرة في الكلام عن آيات الفترى). انظر ترجمته في: البداية والنهاية ١٤: ١٦٨، والدرر الكامنة ٣/١٧٨، [illegible]، وشجرة النور ٢٠٤، والأعلام ٥/٥٦.

(٤١) ما بين المعقوفتين سقطت من ط.

(٤٢) في ط: أثر.

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اصل عبارت:وقال ابن خلکان فی ترجمۃ الحافظِ ابی الخطّاب بن دحیۃ: کان من اعیانِ العلماء، ومشاهیر الفضلاء، قدم من المغرب، فدخل الشام والعراق، واجتاز باربل سنۃً اربع وستمائۃٍ، فوجد ملکها المعظّم مظفّر الدّین بن زین الدین یعتنی بالمولدِ النّبوی فعمل له کتاب "التّنویر فی مولد البشیر النذیرؐ" وقراه علیه بنفسه، فاجازه بالف دینارٍ

قال: وقد سمعناء علی السّلطان فی ستۃٍ مجالسٍ، فی سنۃٍ خمس وعشرین وستّمائۃ (انتهی)

ترجمہ: امام ابن خلکان علیہ الرحمہ اپنی کتاب ''وفیات الاعیان وانباء وابناء الزمان تیسری جلد ص 449 میں حافظ ابوالخطاب بن دحیہ کلبی علیہ الرحمہ کے سوانحی خاکہ میں لکھتے ہیں کہ ان کا شمار بلند پایہ علماء اور مشہور محققین میں ہوتا ہے۔ وہ مراکش سے شام اور عراق کی سیاحت کے لئے روانہ ہوئے۔ 604ھ میں ان کا گزر اربل کے علاقے سے ہوا، جہاں ان کی ملاقات عظیم المرتبت سلطان مظفر الدین سے ہوئی جو یوم میلاد النبی کے انتظامات میں مصروف تھا۔ اس موقع پر انہوں نے ''التنویر فی مولد البشیر النذیر'' کتاب لکھی، انہوں نے یہ کتاب خود سلطان کو پڑھ کر سنائی۔ پس بادشاہ نے ان کی خدمت میں ایک ہزار دینار بطور انعام پیش کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے 625ھ میں سلطان کے ساتھ اسے چھ نشستوں میں سنا تھا۔

(ص 44-45)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

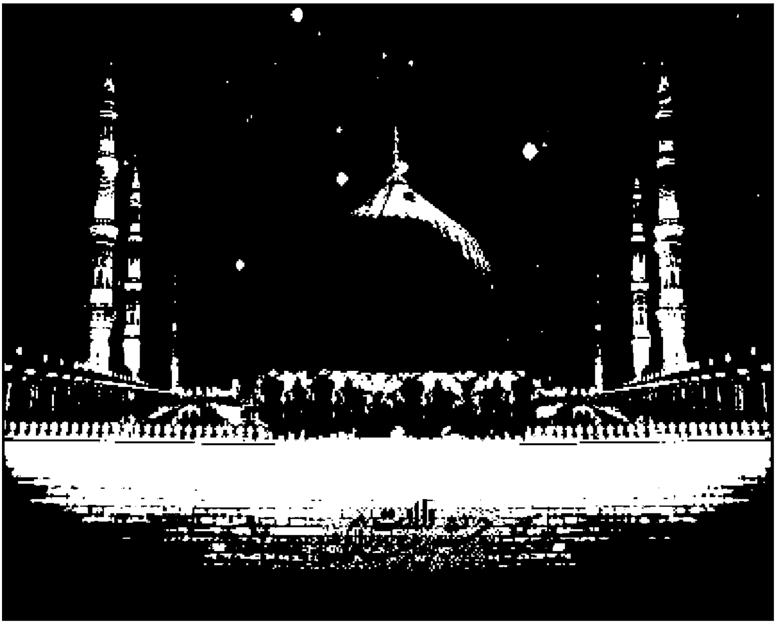

سوال 10: آپ لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ محافل میلاد میں حضور ﷺ کی آمد ہوتی ہے، اس لئے کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں؟

جواب: ہم حضور ﷺ کی آمد کے لئے نہیں بلکہ ذکر رسول ﷺ کے ادب کے لئے کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں

القرآن: والصفت صفا ہ (سورۃ الصفت، آیت 1 پارہ 23)

ترجمہ: قسم صف بستہ جماعتوں کی کہ صف باندھیں۔

تفسیر: اس آیت کے تحت مفسرین فرماتے ہیں کہ اس آیت میں ان فرشتوں کا ذکر ہے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

جو سرکار اعظم ﷺ کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پیش کرتے ہیں۔

حدیث شریف: جب آپ ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کے جسم اطہر کو کفنا کر تخت پر لٹا دیا گیا تو اس موقع پر حضرت جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام نے فرشتوں کے لشکروں کے ساتھ (کھڑے ہو کر) صلوٰۃ وسلام پیش کیا (بحوالہ، بیہقی، حاکم، طبرانی شریف)

دلیل: ہر مسلمان مرد، عورت اور بچیوں نے باری باری کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پیش کیا (بحوالہ: مدارج النبوت جلد دوم ص 440)

دلیل: حضرت امام تقی الدین سبکی علیہ الرحمہ کی محفل میں کسی نے یہ شعر پڑھا ''بے شک عزت وشرف والے لوگ سرکار اعظم ﷺ کا ذکر سن کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت امام سبکی علیہ الرحمہ اور تمام علماء ومشائخ کھڑے ہو گئے۔ اس وقت بہت سرور اور سکون حاصل ہوا (بحوالہ: سیرت حلبیہ، جلد اول ص 80)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں کہ میں میلاد کے موقع پر کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور میرا یہ عمل شاندار ہے

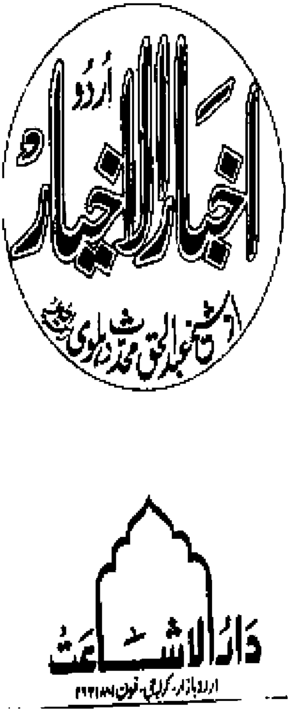

وفیات و حالات ۱۸۱

[illegible] نہیں ہوتی اور کوئی فائدہ بھی نہیں دیتی۔ اس پر بھی انسان بے چارہ مجبور ہے جو اپنی خواہشات پر صبر نہیں کر سکتا اور آرزو اور طول امل تجھ سے حضور پیش کرتا ہے۔

اے اللہ میں تجھے قرآن کریم اور تیرے حبیب کی ملت کے وسیلے سے [illegible] ہوں کہ تو میری دعا قبول فرما۔

اے خدا میں جب دعا کی قبولیت کی شرطوں کو دیکھتا ہوں تو مایوس ہو جاتا ہوں اور دعا کرنے میں سستی کرتا ہوں لیکن [illegible] قبول نہیں کرتا تو مجھے شرمندگی [illegible] جلد از جلد کفایت کر اور پھر میری دعائیں قبول کرلے اور میرے [illegible] مقصود سے میری [illegible] محروم ہے۔

اے خدا جب تک تیرے مطلوب کی بشارت [illegible] سے حاصل نہیں کرلے گا اس وقت تک [illegible] تیرے دربار میں اسی طرح [illegible] اور گریہ و زاری کرتا رہے گا کیونکہ [illegible] قرار نہیں آتا۔ اگر میری دعائیں تیرے دربار میں قبول نہ ہوئیں [illegible]

اے خدا تو مجیب الدعوات ہے اور میری دعائیں قبول کر۔ تو کریم اور رحیم ہے اس لئے اپنے فضل سے قبول فرمالے۔

اے اللہ نفس و شیطان کے خوف سے میرے اوقات [illegible] نفس و شیطان غلبہ کرے تو اس وقت قرآن کریم کی تلاوت کرنے کی توفیق دے تاکہ تلاوت کلام پاک کے ذریعہ [illegible] رحمت قلبی حاصل ہو۔

اے خدا اپنے کلام سے محبت و انس عطا فرما [illegible]

اے اللہ میرے قلبی یقین و حقیقت تیرے سوا کوئی نہیں [illegible] اپنی مشکلات بیان کروں [illegible] تیرے سوا کوئی نہیں [illegible] غرض تجھے ہی ہے۔

اے خدا تو میرے قلبی حالات، میری غرض، میرے مقصود، میرے مطلب اور میری نیت سے بخوبی واقف ہے [illegible] تجھ سے کوئی بات مخفی نہیں ہے۔ اسی لئے [illegible] سوال کر رہا ہوں۔

اے اللہ میرا کوئی عمل ایسا نہیں ہے جسے تیرے دربار کے لائق سمجھوں، میرے تمام اعمال میں فساد نیت کی آمیزش ہے۔ البتہ مجھ حقیر فقیر کا ایک عمل صرف تیری ہی عنایت کی وجہ سے بہت شاندار ہے اور وہ یہ ہے کہ مجلس میلاد مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر میں کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور نہایت ہی عاجزی و انکساری، محبت و خلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتا ہوں۔

اے اللہ وہ کون سا مقام ہے جہاں میلاد مبارک صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تیری خیر و برکت اور رحمت کا نزول ہوتا ہے [illegible] اسی لئے اے ارحم الراحمین مجھے پکا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی بیکار نہ جائے گا بلکہ یقیناً تیری بارگاہ میں قبول ہوگا اور جو کوئی درود و سلام پڑھے گا اور اس کے ذریعہ سے دعا کرے گا وہ کبھی مسترد نہیں ہو سکتی۔

اے اللہ میرے سوال طلب میں اور اضافہ کر اور صدقت [illegible] بخش [illegible] کہ اسے ظاہر کرے اور [illegible]

http://ataunnabi.blogspot.in

اصل عبارت: اے اللہ تو میری حقیقی حالت، میری غرض، میرے مقصد، میرے مطلب اور میری نیت سے بخوبی واقف ہے۔ میں اپنی سچی نیت کا تو دعویٰ نہیں کرتا کیونکہ تجھ سے کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے۔ اس پر بھی میں اپنی سچی نیت اور اچھے اعمال کا تجھ رحیم وکریم سے سوال کر رہا ہوں۔

اے اللہ! میرا کوئی عمل ایسا نہیں ہے جو تیرے دربار کے لائق ہو کیونکہ میرے تمام اعمال میں فساد نیت وکمی عمل شریک ہے۔ البتہ مجھ حقیر فقیر کا ایک عمل صرف تیری ذات پاک کی عنایت کی وجہ سے بہت شاندار ہے اور وہ یہ ہے کہ میلاد مبارک ﷺ کے موقع پر میں کھڑے ہو کر سلام پڑھتا اور نہایت ہی عاجزی وخاکساری، محبت وخلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک ﷺ پر درود وسلام بھیجتا رہا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

معلوم ہوا کہ کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھنا حضور ﷺ کی ذکر کی تعظیم و ادب ہے۔

اہل حق یعنی اہلسنت و جماعت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ تمام انبیائے کرام علیہم السلام آج بھی دنیاوی حیات کی طرح زندہ ہیں، ان کی دنیاوی اور موجودہ زندگی میں یہی فرق ہے کہ ذمہ داری کا دور ختم ہو گیا تو وہ اپنے پروردگار جل جلالہ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور دنیا والوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہیں۔ مسلمانوں کا ہمیشہ سے یہی اجماعی عقیدہ رہا ہے۔ جس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

الحدیث: حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں، میں حضرت ام سلمٰی رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ وہ رو رہی تھیں۔ میں نے پوچھا آپ کیوں رو رہی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ آپ ﷺ کی داڑھی مبارک اور سر انور گرد آلود تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا بات ہے؟

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

آپ ﷺ نے فرمایا میں ابھی حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت میں شریک ہوا ہوں (بحوالہ: ترمذی ابواب المناقب، حدیث 1706، ص 731، مطبوعہ فرید بک لاہور)

فائدہ: حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے خواب میں مجھے دیکھا بلا شبہ اس نے مجھے ہی دیکھا، شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا لہذا حضرت ام سلمٰی رضی اللہ عنہا نے یقیناً حضور ﷺ کو ہی دیکھا۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ حضور ﷺ بعد از وصال بھی اپنے غلاموں پر ہونے والے ظلم سے آگاہ ہیں۔ تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ حضور ﷺ بعد از وصال بھی جسم وجسمانیت کے ساتھ حیات ہیں اور جب چاہیں، جہاں چاہیں اپنے رب جل جلالہ کی عطا کی ہوئی طاقت سے تشریف لے جاسکتے ہیں ورنہ مقتل حسین (کربلا) میں کیسے تشریف لاتے۔

سوال 11: جس طرح عیسائی حضرت عیسٰی علیہ السلام کی پیدائش کا دن مناتے ہیں، اسی طرح آپ لوگ بارہ ربیع الاول کے دن حضور ﷺ کا یوم ولادت مناتے ہیں، لہذا یہ عیسائیوں کی رسم ہے؟

جواب: مسلمانوں پر اتنا بڑا بہتان لگانے والوں کو شرم آنی چاہئے۔ چنانچہ مالکی فقہاء اور شافعی فقہاء مثلاً زین العراقی، امام جلال الدین سیوطی، ابن حجر الہیتمی، علامہ سخاوی، ابن جوزی، حنبلیوں میں سے حضور ﷺ کی ولادت کی تقریب منانے اور اس میں جمع ہونے کو بہتر عمل قرار دیتے ہیں لیکن جو لوگ اس میں غلو کرتے ہیں اور اس کو نصرانیوں کی طرح عیسٰی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

علیہ السلام کی ولادت کی تقریب سے مشابہہ قرار دیتے ہیں۔ وہ قیاس مع الفارق کرتے ہیں (اور غلط مثال دیتے ہیں) کیونکہ (عیسائی) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یوم (نعوذ باللہ) ان کے خدا ہونے یا خدا کا بیٹا ہونے یا تیسرا خدا ہونے کے لحاظ سے مناتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے "بے شک کفر کیا ان لوگوں نے جنہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تین میں تیسرا ہے" اللہ تعالیٰ وہ جو کچھ کہتے ہیں اس سے اعلیٰ وارفع ہے۔

لیکن مسلمان اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کی ولادت پر خوشی مناتے ہیں اور مسرت کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام انسانوں میں افضل بنایا اور آپ ﷺ کو وہ سب کچھ عطا فرمایا جو کسی اور کو نہیں عطا فرمایا۔

محترم حضرات! کتنا بڑا فرق ہے مسلمانوں کا اپنے مولیٰ ﷺ کا یوم ولادت منانے اور عیسائیوں کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا دن منانے میں۔ وہ خدا کا بیٹا مان کر مناتے ہیں اور ہم مسلمان اللہ تعالیٰ کا بندہ، رسول اور محبوب مان کر مناتے ہیں۔

سوال 12: عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر آپ لوگ جو جھنڈے لگاتے ہیں اس کی کیا اصل ہے؟

جواب: عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر جھنڈے لگانا ملائکہ (فرشتوں) کا طریقہ ہے۔

عید میلاد النبی ﷺ پر جھنڈے لگانے کی اصل

دلیل: سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے تین جھنڈے بھی دیکھے، ایک

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

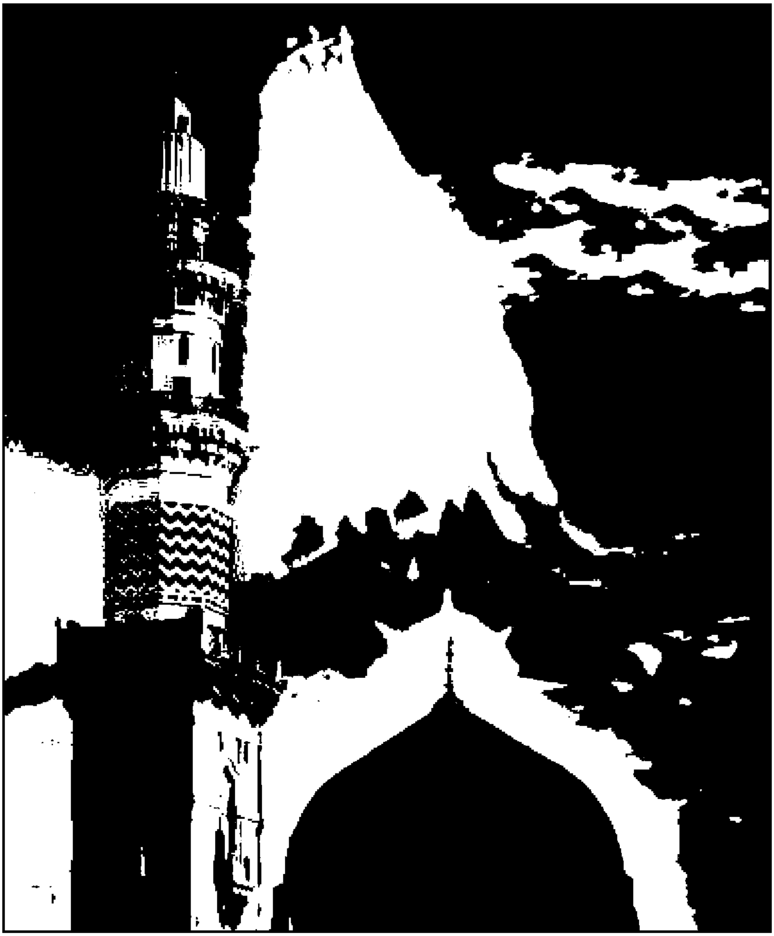

مشرق میں گاڑا گیا تھا، دوسرا مغرب میں اور تیسرا جھنڈا خانہ کعبہ کی چھت پر لہرا رہا تھا

(بحوالہ: سیرت حلبیہ جلد اول ص 109)

دلیل: آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی میں جھنڈے لہرائے گئے۔ ایک مشرق میں، دوسرا مغرب میں اور تیسرا کعبۃ اللہ کی چھت پر (بحوالہ: بیان المیلاد النبی، محدث ابن جوزی ص 51، خصائص الکبریٰ جلد اول ص 48، مولد العروس ص 71، معارج النبوت جلد دوم ص 16)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

سوال 13: جو نبی ﷺ بہتے دریا سے وضو کرنے والوں کو بھی پانی کے اسراف سے بچنے کی تعلیم دے کر گئے، آپ ﷺ کا نام لیکر وسائل کا اسراف (چراغاں) کہ اگر اس خرچ کو جمع کیا جائے تو ہزاروں، بیروزگاروں کو کاروبار کرایا جا سکتا ہے، جائز ہے؟

جواب: محسن انسانیت ﷺ کی ذات اور آپ ﷺ کا مرتبہ و مقام اس قدر بلند ہے کہ جس قدر ان کی ولادت کی خوشی میں چراغاں کیا جائے، کم ہے جہاں تک اسراف (فضول خرچی) کا تعلق ہے تو یاد رکھئے جو کام کسی نیک مقصد کے لئے کیا جائے وہ اسراف (فضول خرچی) نہیں ہوتا۔

سال کے بارہ مہینوں میں صرف ایک ربیع الاول کے مہینے کے بارہ دن غریبوں کا خیال آنے والے مالداروں سے ہمارے سوالات:

پوری دنیا کے یتیم، مسکین، بیوہ، نادار، بے روزگار اور غریبوں کا خیال صرف ربیع الاول میں ہی آتا ہے؟

☆ اپنے بیٹے یا بیٹی کی منگنی میں لاکھوں روپے خرچ کرتے وقت یہ خیال نہیں آتا؟

☆ اپنے بیٹے یا بیٹی کی شادی کے موقع پر لاکھوں روپے خرچ کرتے وقت یہ خیال نہیں آتا؟

☆ روزانہ ہوٹلوں پر اور اپنے دفاتر میں ہزاروں روپے لنچ اور ڈنر پر خرچ کرتے وقت یہ خیال نہیں آتا؟

☆ اپنی اولاد کی سالگرہ کے موقع پر لاکھوں روپے خرچ کرتے وقت یہ خیال نہیں آتا؟

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

☆ اپنے محلات، بنگلوں، کوٹھیوں اور گھروں پر کروڑوں روپے خرچ کرتے وقت یہ خیال نہیں آتا؟

اپنے گھر کے ہر فرد کے لئے علیحدہ علیحدہ گاڑیاں رکھتے وقت یہ خیال نہیں آتا؟

☆ اپنے گھروں میں پارٹیوں کے انعقاد پر لاکھوں روپے خرچ کرتے وقت یہ خیال نہیں آتا؟

☆ اپنے جلسوں پر لاکھوں روپے خرچ کرتے وقت یہ خیال نہیں آتا؟

☆ ہر سال گرمیوں کی چھٹیوں میں بیرون ملک پکنک پر جانے کی غرض سے لاکھوں روپے خرچ کرتے وقت یہ خیال نہیں آتا؟

کیسے آئے گا؟ اور کیوں کر آئے گا؟ اس لئے کہ وہاں واہ واہ ہوتی ہے۔

نادانو! ذرا سوچو! جس محسن انسانیت کے صدقے تمہیں سب کچھ ملا، اس کی ولادت کی خوشی میں خرچ تمہیں اسراف نظر آتا ہے، یقیناً یہ تمہاری بدبختی ہے۔

سوال 14: کیا رحمت کائنات ﷺ کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو عظیم نعمت عطا فرمائی ہے اس نعمت پر اللہ کی شکر گزاری کرنے کا طریقہ اس رسول ﷺ کے اسوہ کو اور اس کی لائی ہوئی شریعت کو اختیار کرنا نہیں ہے؟

جواب: میلاد منانا ہی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہے۔ عید میلاد النبی ﷺ میں اللہ تعالیٰ کی نعمت رسول ﷺ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ ذکر رسول ﷺ کر کے محفلیں منعقد کر کے اللہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

تعالیٰ کی نعمت کا چرچہ کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نعمت ہیں، اس نعمت کا ذکر کرتے ہیں، نئے کپڑے پہن کر، چراغاں کر کے صدقہ و خیرات کر کے اللہ تعالیٰ کی نعمت پر خوشی مناتے ہیں۔ اس کا حکم قرآن مجید میں خود اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔

ترجمہ: تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہئے کہ خوشی کریں۔

(سورہ یونس آیت 58 پارہ 11)

سوال 15: کیا رحمت عالم ﷺ سے محبت کا سب سے بڑا ثبوت زندگی گزارنے کے لئے آپ کے طریقوں پر چلنا نہیں ہے؟

جواب: سرکار ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنا واقعی میں محبت کی بنیاد ہے مگر یاد رہے جس سے محبت ہو، اس سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے محبت ہونی چاہئے، میلاد سے عداوت رکھ کر سنتوں پر عمل کرنا یہ سچی محبت نہیں ہے، عیب والی محبت ہے۔

سوال 16: آپ لوگ شب میلاد النبی ﷺ کو شب قدر سے بھی افضل کہتے ہیں اور اس رات کو شب بیداری بھی کرتے ہیں؟

جواب: صرف ہم لوگ شب میلاد النبی ﷺ کو شب قدر سے افضل نہیں کہتے بلکہ علمائے اُمّت کا متفقہ فتویٰ ہے کہ شب میلاد، شب قدر سے بھی افضل ہے۔

اکابر محدثین حضرت امام قسطلانی علیہ الرحمہ، شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

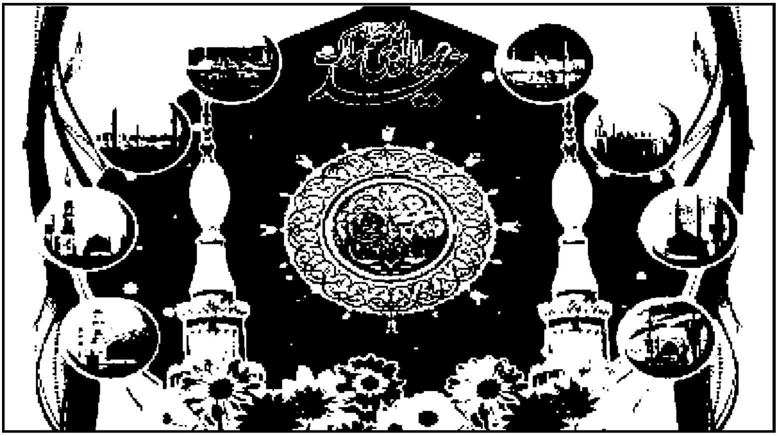

الرحمہ، امام زرقانی علیہ الرحمہ اور حضرت امام نبہانی علیہ الرحمہ نے اپنی اپنی کتابوں میں شب میلاد کو شب قدر سے افضل قرار دیا ہے۔

1: حضرت امام قسطلانی علیہ الرحمہ

(متوفی 923ھ) اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔

إذا قلنا بأنه عليه الصلاة والسلام ولد ليلاً، فأيما أفضل: ليلة القدر أو ليلة مولده صلى الله عليه وآله وسلم؟ أجيب: بأن ليلة مولده عليه الصلاة والسلام أفضل من ليلة القدر من وجوه ثلاثة:

أحدها: أن ليلة المولد ليلة ظهوره صلى الله عليه وآله وسلم، وليلة القدر معطاة له، وما شرف بظهور ذات المشرف من أجله أشرف مما شرف بسبب ما أعطيه، ولا نزاع في ذلك، فكانت ليلة المولد. بهذا الاعتبار. أفضل.

الثاني: أن ليلة القدر شرفت بنزول الملائكة فيها، وليلة المولد شرفت

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

بظهوره صلى الله عليه وآله وسلم فيها. وممن شرفت به ليلة المولد أفضل ممن شرفت به ليلة القدر، على الأصح المرتضى۔ (أى عند جمهور أهل السنة) فتكون ليلة المولد أفضل.

الثالث: ليلة القدر وقع التفضل فيها على أمة محمد صلى الله عليه وآله وسلم، وليلة المولد الشريف وقع التفضل فيها على سائر الموجودات، فهو الذى بعثه الله تعالى رحمة للعالمين، فعمّت به النعمة على جميع الخلائق، فكانت ليلة المولد أعم نفعاً، فكانت أفضل من ليلة القدر بهذا الاعتبار.

(المواہب اللدنیہ بالمنح المحمدیۃ جلد اول، ص 145)

''جب ہم یہ کہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کے وقت پیدا ہوئے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ شبِ میلادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل ہے یا لیلۃ القدر؟ میں اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میلاد کی رات تین وجوہ کی بناء پر شبِ قدر سے اَفضل ہے:

(1) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور شبِ میلاد میں ہوا جب کہ لیلۃ القدر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کی گئی، لہٰذا وہ رات جس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کا شرف ملا اُس رات سے زیادہ شرف والی ہوگی جسے اِس رات میں تشریف لانے والی ہستی کے سبب سے شرف ملا، اور اِس میں کوئی نزاع نہیں۔ لہٰذا اِس اِعتبار سے شبِ میلاد شبِ قدر سے افضل ہوئی۔

(2) اگر لیلۃ القدر کی عظمت اِس بناء پر ہے کہ اِس میں فرشتوں کا نزول ہوتا ہے تو شبِ ولادت کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کائنات میں جلوہ فرما ہوئے۔ جمہور اہلِ سنت کے قول کے مطابق شبِ میلاد کو جس ہستی (یعنی حضور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے شرف بخشا وہ شبِ قدر کو شرف بخشنے والی ہستیوں (یعنی فرشتوں) سے کہیں زیادہ بلند و برتر اور عظمت والی ہے۔ لہٰذا شبِ ولادت ہی افضل ہے۔

(3) شبِ قدر کے باعث اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فضیلت بخشی گئی اور شبِ میلاد کے ذریعے جمیع موجودات کو فضیلت سے نوازا گیا۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے رحمۃً للعالمین بنا کر بھیجا، اور اِس طرح نعمتِ رحمت جمیع کائنات کے لیے عام کردی گئی۔ لہٰذا شبِ ولادت نفع رسانی میں کہیں زیادہ ہے، اور اِس اعتبار سے بھی یہ لیلۃ القدر سے افضل ٹھہری۔''

2۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 321ھ) بعض شوافع سے نقل کرتے ہیں:

أن أفضل الليالي ليلة مولده صلى الله عليه وآله وسلم، ثم ليلة القدر، ثم ليلة الإسراء والمعراج، ثم ليلة عرفة، ثم ليلة الجمعة، ثم ليلة النصف من شعبان، ثم ليلة العيد.

(رد المحتار علی در المختار علی تنویر الابصار، جلد دوم، ص 511)

''راتوں میں سے افضل ترین شبِ میلادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے، پھر شبِ قدر، پھر شبِ اِسراء و معراج، پھر شبِ عرفہ، پھر شبِ جمعہ، پھر شعبان کی پندرہویں شب اور پھر شبِ عید ہے۔''

3۔ امام نبہانی علیہ الرحمہ (متوفی 1350ھ) اپنی مشہور تصنیف ''الانوار المحمدیۃ من المواہب اللدنیۃ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

(ص:28 میں لکھتے ہیں:)

وليلة مولده صلى الله عليه وآله وسلم أفضل من ليلة القدر.

”اور شبِ میلادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شبِ قدر سے افضل ہے۔“

4۔مولانا محمد عبدالحیٔ فرنگی محلی لکھنوی علیہ الرحمہ (متوفی 1304ھ) شبِ قدر اور شبِ میلاد میں سے زیادہ فضیلت کی حامل رات کے بارے میں پوچھے جانے والے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

”تمام راتوں پر شبِ قدر کی بزرگی منصوص اور کئی طرح سے ثابت ہے:

1۔اِس رات میں اَرواح اور ملائکہ کا نزول زمین پر ہوتا ہے۔

2۔شام سے صبح تک تجلی باری تعالیٰ آسمانِ اَوّل پر ہوتی ہے۔

3۔لوحِ محفوظ سے آسمانِ اَوّل پر نزولِ قرآن اِسی رات میں ہوا ہے۔

اور انہی بزرگیوں کی وجہ سے تسکین اور تسلی اُمتِ محمدیہ کے لیے اس ایک رات کی عبادت ثواب میں ہزار مہینوں کی عبادت سے زائد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝

”شبِ قدر (فضیلت و برکت اور اَجر و ثواب میں) ہزار مہینوں سے بہتر ہے“

(سورۃ القدر، پارہ 30، آیت 3)

اور حدیث میں بھی اِس رات کے جاگنے کی تاکید آئی ہے اور بعض محدثین نے جو شبِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

میلاد کو شبِ قدر پر فضیلت دی ہے تو اُن کا یہ منشا نہیں کہ شبِ میلاد کی عبادت ثواب میں شبِ قدر کی عبادت کے برابر ہے کیوں کہ ثواب اور عقاب کی حالت یہ ہے کہ جب تک نصِ قطعی نہ پائی جائے کسی کام کو باعثِ ثواب نہیں قرار دے سکتے۔ مگر شبِ میلاد کو شبِ قدر پر اپنے اِفتخارِ ذاتی سے خدا کے سامنے فضیلت حاصل ہے۔''

(مجموعہ فتاویٰ، جلد اول، ص 86)

سوال 17: کیا عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر چراغاں کرنا جائز ہے؟

جواب: خوشی کے مواقع پر خوشی کا اظہار چراغاں کے ذریعے کرنا جائز ہے، ہر دور میں اس دور کے مطابق موجود سامان مسرت کے ذریعے خوشی کا اظہار کیا جاتا تھا۔ کسی دور میں چراغ روشن ہوتے تھے، کسی دور میں فانوس روشن کئے جاتے تھے، کسی دور میں قندیلیں روشن کی جاتی تھیں، کسی دور میں مشعلیں روشن کی جاتی تھیں، کسی دور میں شمعیں روشن کی جاتی تھیں اور موجودہ دور میں بجلی موجود ہے لہذا ہر مقام پر چراغاں کے ذریعہ خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے۔

لیلۃ القدر میں مساجد پر لائٹنگ کی جاتی ہے، ختم قرآن کی محافلوں میں بڑی بڑی لائٹیں لگائی جاتی ہیں، مذہبی، سیاسی اور سماجی اجتماعات کے مواقع پر لائٹیں لگائی جاتی ہیں، اولاد کی منگنی کے موقع پر گھر کو برقی قمقموں سے سجایا جاتا ہے، ختنہ اور عقیقہ کے مواقع پر خوب روشنی کی جاتی ہے۔ اولاد کی شادی کے موقع پر شادی ہال، شادی لانز اور گلیوں اور عمارتوں کو برقی قمقموں سے سجایا جاتا ہے اور یہ سب خوشی کے اظہار کے لئے کیا جاتا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

یاد رہے! یہ ساری خوشیاں جو اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں اور اس نعمت کی آمد پر چراغاں کیا جاتا ہے تو پھر جو نعمت عظمیٰ و نعمت کبریٰ (سب سے بڑی نعمت) یعنی سرکار کائنات ﷺ کی ذات ہیں، اس نعمت کبریٰ کی آمد کی خوشی اور یاد میں کس قدر چراغاں کرنا چاہئے۔

1: حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کے حوالہ سے حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت عبداللہ ثقفیہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی ولادت کے وقت حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھیں۔ آپ شب ولادت کی بابت فرماتی ہیں۔

فما ولدته خرج منها نور اضاء له البيت الذى نحن فيه والدار، فما شئ انظر اليه الانور

(المعجم الکبیر جلد 25، رقم 457-355ص 186-147)

"پس جب آپ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو سیدہ آمنہ کے جسم اطہر سے ایسا نور نکلا جس سے پورا گھر اور حویلی جگمگ کرنے لگی اور مجھے ہر ایک شے میں نور ہی نور نظر آیا"

2۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت یوں مروی ہے:

انى رأيت حين ولدته انه خرج منى نور اضاء ت منه قصور بصرى من ارض الشام

(المعجم الکبیر، جلد 24، رقم 545، ص 214)

"جب میں نے آپ ﷺ کو جنم دیا تو میں نے دیکھا کہ بے شک مجھ سے ایسا نور نکلا جس کی ضیاء پاشیوں سے سرزمین شام میں بصرہ کے محلات روشن ہو گئے"

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اتر آئے ستارے قمقمے بن کر

انسان جب جشن مناتے ہیں تو اپنی بساط کے مطابق روشنیوں کا اہتمام کرتے ہیں، قمقمے جلاتے ہیں، اپنے گھروں، محلوں اور بازاروں کو ان روشن قمقموں اور چراغوں سے مزین ومنور کرتے ہیں، لیکن وہ خالق کائنات جس کی بساط میں شرق وغرب ہے، اس نے جب چاہا کہ اپنے حبیب ﷺ کے میلاد پر چراغاں کروں تو نہ صرف شرق تا غرب زمین کو منور کر دیا بلکہ آسمانی کائنات کو بھی اس خوشی میں شامل کرتے ہوئے ستاروں کو قمقمے بنا کر زمین کے قریب کر دیا۔

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی والدہ فاطمہ بنت عبداللہ ثقیفہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

حضرت ولادة رسول اللهﷺ فرأيت البيت حين وضع قد امتلأ نوراً، ورأيت النجوم تدنو حتى ظننت انها ستقع على

(الروض الانف فی تفسیر السیر ۃ النبویۃ لابن ہشام، جلد اول، ص 279-278)

"جب آپ ﷺ کی ولادت ہوئی تو (میں خانہ کعبہ کے پاس تھی) میں نے دیکھا کہ خانہ کعبہ نور سے منور ہو گیا ہے اور ستارے زمین کے اتنے قریب آ گئے کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ کہیں مجھ پر نہ گر پڑیں"

جشن میلاد النبی ﷺ کے موقع پر مکہ مکرمہ میں چراغاں

عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر اہل مکہ ہمیشہ جشن مناتے اور چراغاں کا خاص اہتمام کرتے۔ ائمہ نے اس کا تذکرہ اپنی کتب میں کیا ہے۔ نمونے کے طور پر چند روایات درج

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ذیل ہیں:

حضرت امام محمد جار اللہ بن ظہیرہ حنفی علیہ الرحمہ (متوفی 986ھ) اہل مکہ کے جشن میلاد کے بارے میں لکھتے ہیں:

وجرت العادة بمكة ليلة الثانی عشر من ربيع الاول فی كل عام ان قاضی مكة الشافعي يتهيا لزيارة هذا المحل الشريف بعد صلاة المغرب فی جمع عظيم، منهم الثلاثة القضاة واكثر الاعيان من الفقهاء والفضلاء، وذوی البيوت بفوانيس كثيرة وشموع عظيمة وزحام عظيم، ويدعى فيه للسلطان ولامير مكة، وللقاضی الشافعي بعد تقدم خطبة مناسبة للمقام، ثم يعود منه الى المسجد الحرام قبيل العشاء، ويجلس خلف مقام الخليل عليه السلام بازاء قبة الفراشين، ويدعو الداعی لمن ذكر آنفاً بحضور القضاة واكثر الفقهاء ثم يصلون العشاء وينصرفون، ولم اقف علی اول من سن ذالك، سألت مورخي العصر فلم اجد عندهم علماً بذلك

(الجامع اللطیف فی فضل مکۃ واہلہا وبناء البیت الشریف، ص202-201)

''ہر سال مکہ مکرمہ میں بارہ ربیع الاول کی رات اہل مکہ کا یہ معمول ہے کہ قاضی مکہ۔ جو کہ شافعی ہیں۔ مغرب کی نماز کے بعد لوگوں کے ایک جم غفیر کے ساتھ مولود شریف کی زیارت کے لئے جاتے ہیں۔ ان لوگوں میں تینوں مذاہب فقہ کے قاضی، اکثر فقہاء، فضلاء اور اہل شہر ہوتے ہیں جن کے ہاتھوں میں فانوس اور بڑی بڑی شمعیں ہوتی ہیں۔ وہاں جا کر مولد شریف کے موضوع پر خطبہ دینے کے بعد بادشاہ وقت، امیر مکہ اور شافعی قاضی کے لئے (منتظم ہونے کی وجہ سے) دعا کی جاتی ہے۔ پھر وہ وہاں سے عشاء سے تھوڑا پہلے مسجد

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حرام میں آجاتے ہیں اور صفائی کرنے والوں کے قبہ کے مقابل مقام ابراہیم کے پیچھے بیٹھتے ہیں۔ بعدازاں دعا کرنے والا کثیر فقہاء اور قضاۃ کی موجودگی میں دعا کہنے والوں کے لئے خصوصی دعا کرتا ہے اور پھر عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد سارے الوداع ہوجاتے ہیں۔ (مصنف فرماتے ہیں کہ) مجھے علم نہیں کہ یہ سلسلہ کس نے شروع کیا تھا اور بہت سے اہم عصر مورخین سے پوچھنے کے باوجود اس کا پتہ نہیں چل سکا"

حضرت علامہ قطب الدین حنفی علیہ الرحمہ (متوفی 988ھ) نے کتاب الاعلام باعلام بیت اللہ الحرام فی تاریخ مکۃ المشرفۃ میں اہل مکہ کی محافل میلاد کی بابت تفصیل سے لکھا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

يزار مولد النبي صلى الله عليه وآله وسلم المكاني في الليلة الثانية عشر من شهر ربيع الأول في كل عام، فيجتمع الفقهاء والأعيان على نظام المسجد الحرام والقضاة الأربعة بمكة المشرفة بعد صلاة المغرب بالشموع الكثيرة والمفرغات والفوانيس والمشاغل وجميع المشائخ مع طوائفهم بالأعلام الكثيرة ويخرجون من المسجد إلى سوق الليل ويمشون فيه إلى محل المولد الشريف بازدحام ويخطب فيه شخص ويدعو للسلطنة الشريفة، ثم يعودون إلى المسجد الحرام ويجلسون صفوفا في وسط المسجد من جهة الباب الشريف خلف مقام الشافعية ويقف رئيس زمزم بين يدي ناظر الحرم الشريف والقضاة ويدعو للسلطان ويلبسه الناظر خلعة ويلبس شيخ الفراشين خلعة. ثم يؤذن للعشاء ويصلي الناس على عادتهم، ثم يمشي الفقهاء مع ناظر الحرم إلى الباب الذي يخرج منه من المسجد، ثم

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

يتفرقون. وهذه من أعظم مواكب ناظر الحرم الشريف بمكة المشرفة ويأتى الناس من البدو والحضر وأهل جدة، وسكان الأودية فى تلك الليلة ويفرحون بها.

(کتاب الاعلام باعلام بیت اللہ الحرام فی تاریخ مکۃ المشرفۃ ص 355)

''ہر سال باقاعدگی سے بارہ ربیع الاول کی رات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جائے ولادت کی زیارت کی جاتی ہے۔ (تمام علاقوں سے) فقہاء، گورنر اور چاروں مذاہب کے قاضی مغرب کی نماز کے بعد مسجد حرام میں اکٹھے ہوتے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں کثیر تعداد میں شمعیں، فانوس اور مشعلیں ہوتیں ہیں۔ یہ (مشعل بردار) جلوس کی شکل میں مسجد سے نکل کر سوق اللیل سے گزرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جائے ولادت کی زیارت کے لیے جاتے ہیں۔ پھر ایک عالم دین وہاں خطاب کرتا ہے اور اس سلطنتِ شریفہ کے لیے دعا کرتا ہے۔ پھر تمام لوگ دوبارہ مسجد حرام میں آنے کے بعد باب شریف کی طرف رُخ کرکے مقامِ شافعیہ کے پیچھے مسجد کے وسط میں بیٹھ جاتے ہیں اور رئیسِ زَم زَم حرم شریف کے نگران کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ بعد ازاں قاضی بادشاہِ وقت کو بلاتے ہیں، حرم شریف کا نگران اس کی دستار بندی کرتا ہے اور صاحبانِ فراش کے شیخ کو بھی خلعت سے نوازتا ہے۔ پھر عشاء کی اذان ہوتی اور لوگ اپنے طریقہ کے مطابق نماز ادا کرتے ہیں۔ پھر حرم پاک کے نگران کی معیت میں مسجد سے باہر جانے والے دروازے کی طرف فقہاء آتے اور اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں۔ یہ اتنا بڑا اجتماع ہوتا کہ دور دراز دیہاتوں، شہروں حتیٰ کہ جدہ کے لوگ بھی اس محفل میں شریک ہوتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت پر خوشی کا اِظہار کرتے تھے۔''

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

سوال 18: کیا جشن عیدمیلادالنبی ﷺ کے موقع پر بجلی چوری کرکے چراغاں کرنا ناجائز نہیں؟

جواب: جشن عیدمیلادالنبی ﷺ کے پرمسرت موقع پر ہم جو چراغاں کرتے ہیں، وہ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے ہوتا ہے لہذا چوری کی بجلی استعمال نہ کی جائے کیونکہ بجلی چوری کرنا حرام ہے اور حرام کام سے بچنا چاہیئے۔ ہمارے علماء اس بات پر عوام کی توجہ دلاتے ہیں کہ عوام اہلسنت چراغاں کرتے وقت بجلی کی چوری سے بچیں۔

الحمدللہ! ثم الحمدللہ! گزشتہ کئی سالوں سے ہمارے بھائی میلادالنبی ﷺ کے موقع پر ہونے والے چراغاں کا بل KESC اور واپڈا کو ادا کرتے ہیں اور اس بل کی کاپی اسی مقام پر ہمارے بھائی چسپاں کردیتے ہیں۔ ہر شہر، ہر علاقے میں پابندی کے ساتھ یہ کام ہونا چاہیئے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

میلاد منانے والے جہاں اپنی حلال طیب کمائی میں سے چراغاں کا سامان خریدتے ہیں یا کرایہ پر لیتے ہیں، وہاں بجلی کے بل کی ادائیگی کا بھی اہتمام کریں۔ کئی علاقوں میں تو یہ سلسلہ شروع ہو چکا ہے، ہر جگہ کرنا چاہئے۔ اس کے علاوہ اس بات پر بھی توجہ دیں کہ صبح ہوتے ہی لائٹیں بند کردیں تاکہ بجلی بھی ضائع نہ ہو اور کسی کو انگلی اٹھانے کا موقع بھی نہ ملے۔

سوال 19: کیا کبھی صحابہ کرام علیہم الرضوان نے آمد رسول ﷺ کا جلوس نکالا؟

جواب: جشن آمد رسول ﷺ کا جلوس نکالنا اب تقریبات میلاد کا ضروری حصہ بن چکا ہے اور سرکار کریم ﷺ کی محبت میں مسلمانان عالم جشن عید میلاد النبی ﷺ کا جلوس نکالتے ہیں۔ مسلمانان عالم کا یہ عمل یعنی جلوس نکالنا صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سنت ہے۔

حدیث شریف: فی ابلك فقدمنا المدينة ليلا فتنازعوا ايهم ينزل عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انزل على بنى النجار اخوال عبدالمطلب اكرمهم بذلك فصعد الرجال والنساء فوق البيوت و تفرق الغلمان والخدم فى الطرق ينادون يا محمد يا رسول الله يا محمد يا رسول الله ﷺ (مسلم شریف، کتاب الزہد والرقائق، باب فی حدیث الہجرۃ ویقال لہ حدیث الرحل بالحاء، حدیث 7480، جلد سوم، ص 744، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ: (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) پھر ہم رات کے وقت مدینہ منورہ پہنچے تو ان کے درمیان یہ اختلاف ہو گیا کہ نبی کریم ﷺ کس کے ہاں قیام کریں گے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا: میں (اپنے دادا) عبدالمطلب کی ننھیال ''بنونجار'' کے ہاں قیام کر کے ان کی عزت افزائی کروں گا (مدینہ میں ہمارے داخل کے وقت) عورتیں چھتوں پر چڑھی ہوئی تھیں، لڑکے اور خادم گلیوں میں تھے اور وہ سب یہ نعرہ لگا رہے تھے یا محمد (ﷺ) یارسول اللہ (ﷺ)! یا محمد (ﷺ)! یارسول اللہ (ﷺ)

☆امام رویانی علیہ الرحمہ کے مطابق اہالیان مدینہ جلوس کی شکل میں یہ نعرہ لگا رہے تھے ''جاء محمد رسول اللہ ﷺ'' یعنی اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت محمد مصطفی ﷺ تشریف لے آئے ہیں (مسند الصحابہ جلد اول، ص 138)

حدیث شریف: کان النبی ﷺ اذا قدم من سفر استقبل بنا فاینا استقبل اولا جعله امامه فاستقبل بی فعملنی امامه ثم استقبل بحسن او حسین فجعله خلفه فدخلنا المدینة وانا لکذلك (ابوداؤد، کتاب الجہاد، حدیث 794، ص 300، مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ: جب نبی کریم ﷺ سفر سے تشریف لاتے تو لوگ آپ کے استقبال کے لئے جاتے، ایک بار میں اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے استقبال کے لئے چلے۔ آپ ﷺ نے ہم میں سے ایک کو آگے بٹھایا اور ایک کو پیچھے، حتی کہ ہم مدینہ پہنچے۔

فائدہ: جب تاجدار مدینہ ﷺ کی مکہ سے مدینہ آمد ہو، غزوہ یا سفر سے آمد ہو یا فتح مکہ کے موقع پر مکۃ المکرمہ میں آمد ہو تو جلوس نکالا جائے، نعرۂ رسالت یارسول اللہ ﷺ لگائے جائیں تو اس پر سرکار ﷺ منع بھی نہ فرمائیں۔ ثابت ہوا کہ آمد رسول ﷺ کی خوشی میں جلوس نکالنا جائز ہے۔

جلوس میلاد پر اعتراضات کرنے والے چاروں خلفائے راشدین کے ایام میں جلوس

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

نکالتے ہیں، تحفظ ناموس رسالت، تحفظ حرمین، تحفظ پاکستان، یوم کشمیر، ملین مارچ اور یوم تکبیر پر جلوس نکالتے ہیں۔

سوال 20: کیا جشن عید میلاد النبی ﷺ منانا فرض یا واجب ہے، جس کے منانے پر اتنا زور دیتے ہو اور نہ منانے والوں کو برا بھلا کہتے ہو؟

جواب: ہمارے علماء نے جشن عید میلاد النبی ﷺ منانے کو اپنی کسی بھی کتاب اور بیان میں فرض یا واجب قرار نہیں دیا بلکہ ایک مستحب عمل قرار دیا ہے۔ مطلب یہ کہ اگر کسی مسلمان نے اپنی پوری زندگی میں کبھی جشن عید میلاد النبی ﷺ نہیں منایا، نہ اپنے گھروں پر جھنڈے لگائے، نہ چراغاں کیا، نہ جلوس میں شرکت کی، نہ شب میلاد شب بیداری کی، مگر میلاد منانے کو ناجائز اور بدعت قرار نہیں دیتا اور نہ ہی بدعت سمجھتا ہے، تو ایسا شخص ہرگز ہرگز گنہ گار نہیں ہوگا۔ اس لئے جشن ولادت منانا ایسا عمل ہے جو اس کا انعقاد کرے وہ ثواب پاتا ہے اور جو نہیں مناتا، اس پر کوئی گناہ نہیں۔

ہاں البتہ اگر کوئی جشن ولادت منانے کو بدعت، ناجائز کہے یا سمجھے ایسا شخص ضرور گنہ گار ہوگا، اس کو توبہ کرنی ہوگی کیونکہ اس نے ایک مستحب عمل کو بدعت و ناجائز کہا۔ لہٰذا جشن ولادت کے متعلق اپنی زبانوں کو غلط استعمال کرنے والے ہوش کے ناخن لیں۔

ہم اہلسنت جشن عید میلاد النبی ﷺ نہ منانے والوں کو برا بھلا نہیں کہتے بلکہ جو اس مستحب عمل کو بدعت و ناجائز کہتے ہیں، ان کے اعتراضات کے جوابات دیتے ہیں جو کہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

آپ کے سامنے ہے۔

سوال 21: دن مقرر کر کے میلاد کیوں مناتے ہو؟ دن مقرر کر کے عبادت کرنا ناجائز ہے؟

جواب: عقل کا تقاضا یہ ہے کہ جس کی یاد منانی ہو تو اسی دن منائی جائے جس دن کو، جس تاریخ کو اس شخصیت سے نسبت ہو۔

اعمال صالح کے لئے دن مقرر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

☆ سید عالم ﷺ نے شہدائے احد کی زیارت کے لئے سر سال کا وقت مقرر فرمایا تھا (صحیح مسلم، باب فضل مسجد قباء، جلد اول، 448، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی)

☆ حضور اکرم ﷺ کا سنیچر (ہفتہ) کے دن مسجد قباء میں تشریف لانا (بخاری شریف، مسلم شریف)

☆ حضور اکرم ﷺ کا ہر پیر کو اپنی ولادت کا روزہ رکھنا (مسلم، باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام، جلد اول، ص 368، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی)

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے دینی مشاورت کے لئے وقت صبح و شام کا تعین (بخاری، باب ہجرۃ النبی واصحابہ الی المدینہ جلد اول، ص 552، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی)

☆ سفر جہاد شروع کرنے کے لئے پنج شنبہ (جمعرات) کا تعین (بخاری، باب ہجرۃ النبی واصحابہ الی المدینہ، جلد اول، ص 414، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ)

☆ طلب علم کے لئے دوشنبہ (پیر) کا تعین (الفردوس بماء ثور الخطاب، جلد اول، ص

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

78، حدیث 237، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

☆ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے وعظ وتذکیر کے لئے پنج شنبہ (جمعرات) کا دن مقرر کیا (بخاری، باب من جعل لاہل ایاما معلومۃ، جلد اول، ص 16، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

☆ علماء نے سبق شروع کرنے کے لئے بدھ کا دن رکھا (تعلیم المتعلم، فصل فی بدایۃ السبق، ص 93، مطبوعہ مطبع علیمی دہلی)

سوال 22: کیا نبی علیہ السلام کا مقام ولادت مقدس جگہ ہے؟ کیا اس کی تعظیم ہم پر لازم ہے؟

جواب: انبیاء کرام کا مقام ولادت بابرکت اور مقدس جگہ ہے اور ہم سب مسلمانوں پر لازم ہے کہ ہم ایسی متبرک جگہ کا احترام کریں۔

مقام ولادت عیسیٰ علیہ السلام کی اہمیت وفضیلت:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے اپنا سفر معراج بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے بیت اللحم کے مقام پر مجھ سے کہا: آپ براق سے اتریئے اور نماز پڑھیئے، میں نے اتر کر نماز ادا کی، پس اس نے کہا:

"اتدری این صلیت؟ صلیت بیت لحم حیث ولد عیسیٰ"

پس اس نے کہا، کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے کہاں نماز ادا کی ہے؟ آپ نے بیت اللحم میں نماز ادا کی ہے جہاں عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی تھی (سنن نسائی شریف،

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کتاب الصلوٰۃ، باب فرض الصلوٰۃ، جلد اوّل، ص 222، حدیث 480)

اس حدیث سے نبی کی جائے ولادت کی اہمیت اور فضیلت ثابت ہوتی ہے، جب حضرت عیسٰی علیہ السلام کے مقام ولادت کا یہ عالم ہے تو محبوب خدا ﷺ کی جس جگہ ولادت باسعادت ہوئی، اس مکان کی برکتوں کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ اس لئے عاشقان رسول عرصۂ دراز سے مکۃ المکرمہ میں واقع ولادت گاہ مصطفی ﷺ پر ادب واحترام کے ساتھ درود وسلام کے پھول نچھاور کرتے ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

نبی ﷺ کی تلواریں

حضور اکرم ﷺ کے پاس کئی تلواریں تھیں۔ آیئے! ان کے مختصر تذکرے سے اپنے ایمان کو جلا بخشتے ہیں۔

الماثور: یہ آپ کو اپنے والد کی طرف سے وراثت میں ملی تھی اور آپ ﷺ اسے اپنے ساتھ مدینہ منورہ لائے تھے۔

العضب: غزوہ بدر میں جاتے وقت یہ تلوار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے پیش کی تھی۔

ذوالفقار: غزوہ بدر کے مال غنیمت میں ہاتھ آئی اور پھر تمام جنگوں میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ رہی، اس کا وسط ریڑھ کی ہڈی کے مشابہ تھا۔ اس تلوار کے قبضے، دھار، پٹے اور نیام کے نچلے حصے میں چاندی استعمال ہوئی تھی۔

الصمصام: (کاٹنے والی مضبوط، جو کبھی نہ مڑ سکے) یہ حضرت عمر بن معدی کرب رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو ہدیہ کی تھی۔

القلعی: یہ قلعہ نامی جگہ سے ملی تھی۔

البتار: بہت خوب کاٹنے والی

الرسوب: جسم میں گھس کر ڈوبنے والی۔ ایک روایت کے مطابق یہ وہ تلوار ہے جو ملکہ سبا نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو تحفہ میں دی تھی۔

المخذم: کاٹنے والی تلوار

القضیب: بہت زیادہ کاٹنے والی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

نبی الملاحم ﷺ کے نیزے اور برچھیاں

حضور اکرم ﷺ کے پاس پانچ نیزے تھے جن میں تین تو آپ ﷺ کو بنو قینقاع سے ہاتھ لگے تھے۔ ایک نیزہ المثوی نام کا تھا۔ یہ نام اس لئے پڑا کہ یہ نیزہ جسے لگتا تھا، وہ اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتا تھا (بلکہ وہیں دم توڑ دیتا تھا) باقی نیزوں کے نام ''ریان، ابیضاء، اطہر، المز'' تھے۔

آپ ﷺ کے پاس برچھی تھی جس کا نام ''البنعہ'' تھا۔ اس کا تذکرہ علامہ سہیلی علیہ الرحمہ نے کیا ہے اور ایک بڑی برچھی تھی اس کا نام ''البیضاء'' تھا جبکہ ایک چھوٹی برچھی ''العزہ'' نام کی تھی۔ آپ ﷺ چلتے وقت اسے ہاتھ میں رکھتے اور عید کے دن آپ ﷺ کے آگے نیزہ بردار کے ہاتھ میں یہی نیزہ ہوتا تھا، اسی نیزے کو عیدگاہ میں بطور سُترہ گاڑ دیا جاتا تھا۔

رسول اللہ ﷺ کی زرہیں

آپ ﷺ کے پاس سات زرہیں تھیں:

1۔ ذات الوصول

2۔ ذات الوشاح

3۔ ذات الحواشی

4۔ السعدیہ: یہ سعد نامی ایک علاقہ کی طرف منسوب ہے، جہاں زرہیں بنتی تھیں، بعض حضرات کا کہنا ہے کہ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کی زرہ تھی، جو آپ علیہ السلام نے جالوت کو قتل کرتے وقت پہن رکھی تھی۔

5۔ فضہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

6۔البتراء

7۔الخزیق

آپ ﷺ کے خود (جنگی ٹوپیاں)

آپ ﷺ کے پاس لوہے کے دو خود (جنگی ٹوپیاں) تھیں۔

1۔الموشح

2۔السبوغ یا ذوالسبوغ، یہی خود فتح مکہ کے دن آپ ﷺ کے سر مبارک پر تھا۔

رسول اللہ ﷺ کی کمانیں

حضور اکرم ﷺ کے پاس پانچ کمانیں تھیں۔

1۔الروحاء

2۔الصفراء

3۔البیضاء۔یہ آپ ﷺ کو بنوقینقاع سے ملی تھی۔

4۔الزوراء

5۔الکتوم، اس کا یہ نام اس لئے پڑا کہ تیر مارتے وقت اس کی آواز بہت کم ہوتی تھی، یہ غزوہ احد میں ٹوٹ گئی۔اسے الزوہرا بھی کہا گیا۔

بعض روایات میں ایک اور کمان کا بھی تذکرہ ہے، اس کا نام ''السداد'' تھا اور اس کے ساتھ جو ترکش تھا اس کا نام ''الکافور'' تھا اور اس کے ساتھ پٹہ بھی تھا جس کا حلقہ چمڑے کا اور سرا چاندی کا تھا اور آپ ﷺ کے ایک ترکش کا نام ''ذوالجمع'' تھا (حضور اکرم ﷺ کی یہ تمام کمانیں نبع اور سوحظ نامی درختوں کی لکڑی سے بنی ہوئی تھی۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حضور علیہ ﷺ کے 38 نامور کمانڈر صحابہ رضی اللہ عنہم

نمبر	اسمائے گرامی	کب اسلام لائے	مقام شہادت یا وفات	سن شہادت و وفات
1	حمزة بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ	ابتداً۔ بدری صحابی	شہادت بمقام احد	3ھ/624ء
2	عبیدة بن الحارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ	ابتداً۔ بدری صحابی	شہادت بمقام بدر	2ھ/623ء
3	عبداللہ بن جحش الاسدی رضی اللہ عنہ	ابتداً۔ بدری صحابی	شہادت بمقام احد	3ھ/624ء
4	عمیر بن عدی الخطمی الاوسی رضی اللہ عنہ	ابتداً	شہادت بمقام احد	3ھ/624ء
5	سالم بن عمیر الاوسی رضی اللہ عنہ	ابتداً۔ بدری صحابی	وفات بمقام مدینہ	دور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ
6	محمد بن مسلمہ الاوسی الانصاری رضی اللہ عنہ	ابتداً۔ بدری صحابی	وفات بمقام مدینہ	64ھ/623ء
7	سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	ابتداً۔ بدری صحابی	وفات بمقام مدینہ	55ھ/675ء
8	زید بن حارثہ الکلبی رضی اللہ عنہ	ابتداً۔ بدری صحابی	شہادت بمقام موتہ	8ھ/629ء
9	عبداللہ بن انیس الجہنی رضی اللہ عنہ	ابتداً	وفات بمقام غزة	54ھ/673ء
10	عبداللہ بن جبیر الاوسی الانصاری رضی اللہ عنہ	ابتداً۔ بدری صحابی	شہادت بمقام احد	3ھ/624ء
11	ابوسلمہ بن عبدالاسد المخزومی رضی اللہ عنہ	ابتداً۔ بدری صحابی	شہادت بمقام مدینہ	4ھ/625ء
12	المنذر بن عمر الساعدی الخزرجی رضی اللہ عنہ	ابتداً۔ بدری صحابی	شہادت بمقام بیرٔ معونہ	4ھ/625ء
13	مرثد بن ابی مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ	ابتداً۔ بدری صحابی	شہادت بمقام الرجیع	4ھ/625ء
14	حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ	ابتداً۔ بدری صحابی	شہادت بمقام بزاختہ	11ھ/632ء
15	ابوعبیدة بن الجراح رضی اللہ عنہ	ابتداً۔ بدری صحابی	وفات بمقام عمواس	18ھ/639ء
16	عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ	ابتداً۔ بدری صحابی	وفات بمقام مدینہ	32ھ/652ء
17	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	ابتداً۔ بدری صحابی	شہادت بمقام کوفہ	40ھ/660ء
18	عبداللہ بن عتیک الخزرجی رضی اللہ عنہ	ابتداً	شہادت بمقام یمامہ	11ھ/632ء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

19	عبداللہ بن رواحۃ الخزرجی رضی اللہ عنہ	ابتدأ۔ بدری صحابی	شہادت بمقام موتہ	8ھ/629ء
20	کرز بن جابر رضی اللہ عنہ	ہجرت کے بعد	شہادت بمقام مکہ	8ھ/629ء
21	عمرو بن امیۃ الضمری رضی اللہ عنہ	غزوہ احد کے بعد	وفات بمقام مدینہ	دور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ
22	عمرو بن الخطاب رضی اللہ عنہ	ابتدأ۔ بدری صحابی	شہادت بمقام مدینہ	23ھ/643ء
23	ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	ابتدأ۔ بدری صحابی	وفات بمقام مدینہ	13ھ/534ء
24	بشیر بن سعد الخزرجی رضی اللہ عنہ	ابتدأ۔ بدری صحابی	شہادت بمقام عین التمر	12ھ/633ء
25	غالب بن عبداللہ اللیثی رضی اللہ عنہ	ابتدأ	وفات بمقام عین التمر	12ھ/633ء
26	ابن ابی العوجاء السلمی رضی اللہ عنہ	فتح مکہ سے قبل	شہادت بمقام دیار بنی سلیم	7ھ/628ء
27	شجاع بن وہب الاسدی رضی اللہ عنہ	ابتدأ۔ بدری صحابی	شہادت بمقام یمامہ	11ھ/629ء
28	کعب بن عمیر الغفاری رضی اللہ عنہ	ابتدأ	شہادت بمقام ذات اطلاح	8ھ/629ئ
29	جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	ابتدأ	شہادت بمقام موتہ	8ھ/629ء
30	ابوقتادۃ بن ربعی الانصاری رضی اللہ عنہ	ابتدأ	وفات بمقام مدینہ	54ھ/673ء
31	خالد بن الولید رضی اللہ عنہ	فتح مکہ سے قبل	وفات بمقام حمص	21ھ/641ء
32	عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ	فتح مکہ سے قبل	وفات بمقام قاہرہ	43ھ/664ء
33	سعد بن زید الاوسی رضی اللہ عنہ	ابتدأ۔ بدری صحابی	وفات بمقام قاہرہ	43ھ/664ء
34	الطفیل بن عمرو الدوسی رضی اللہ عنہ	ابتدأ	شہادت بمقام یمامہ	11ھ/632ء
35	عیینۃ بن حصن الفزاری رضی اللہ عنہ		فتح مکہ سے قبل	وفات بمقام مدینہ
	دور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ			
36	قطبہ بن عامر الخزرجی رضی اللہ عنہ	ابتدأ۔ بدری صحابی	وفات بمقام مدینہ	دور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
37	الضحاک بن سفیان الکلانی رضی اللہ عنہ	ابتدأ	شہادت بمقام بلاد بنی سلیم	11ھ/632ء
38	علقمہ بن مجزز المدلجی رضی اللہ عنہ	فتح مکہ سے قبل	شہادت بمقام بلاد حبشہ	20ھ/640ء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari